تہجد کی فضیلت

اور

اسلاف امت کی شب بیداری اور ذوق عبادت

قرآن وحدیث اور حضرات صحابہ کرام وسلف کے اقوال کی روشنی میں تہجد کی اہمیت
وفضیلت، تہجد کے دنیوی واخروی فوائد وثمرات، تہجد کے اہتمام کے اسباب وموانع،
صحابہ کرام اور اسلاف امت کے شب بیداری اور ذوق عبادت کے ایمان
افروز واقعات

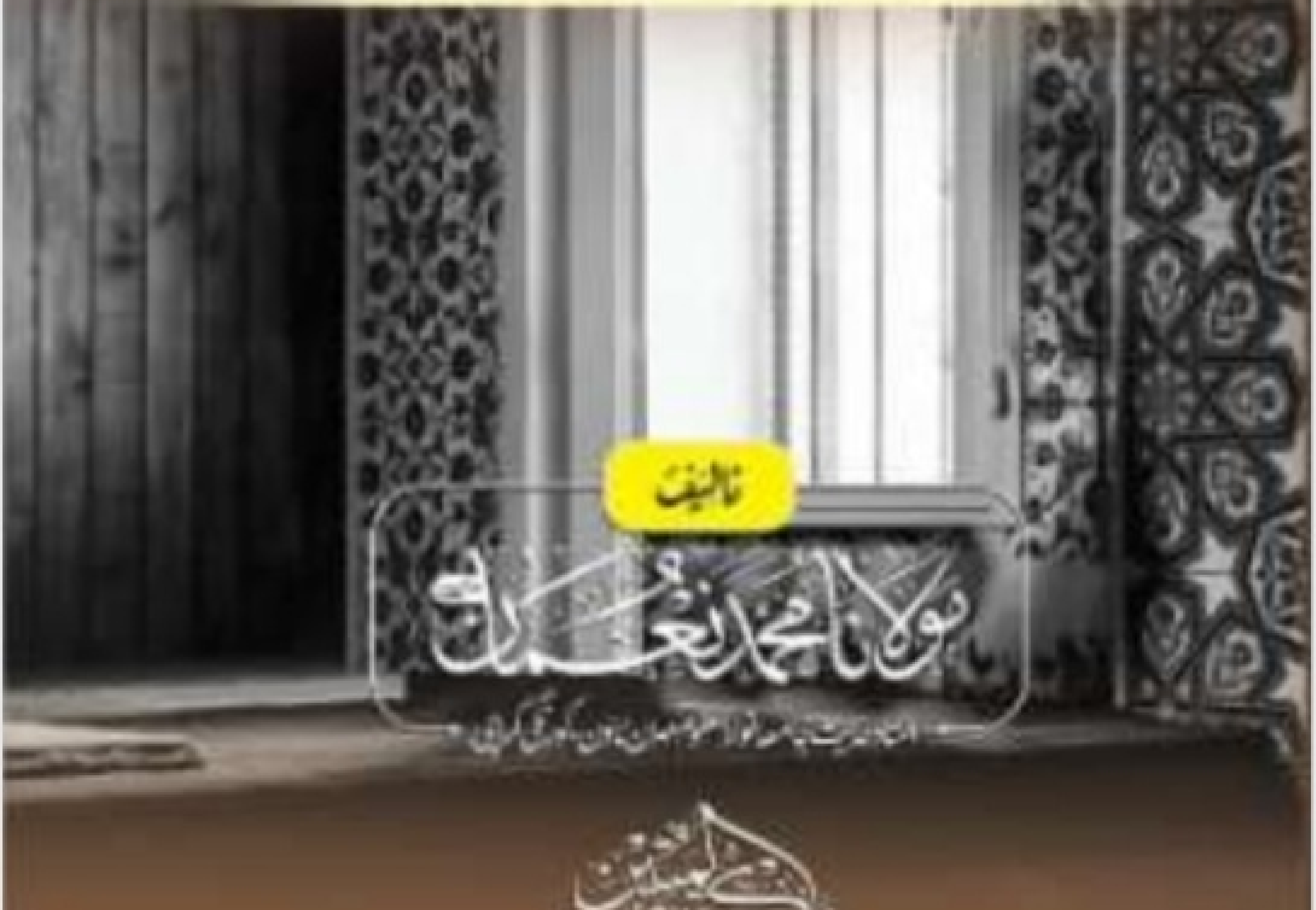

تالیف
مولانا محمد نعمان

تہجد کی فضیلت اور اسلافِ امت کی شب بیداری

اور ذوقِ عبادت

علماء دیوبند کے علوم کا پاسبان
دینی وعلمی کتابوں کا عظیم مرکز ٹیلیگرام چینل
حنفی کتب خانہ محمد معاذ خان
درس نظامی کیلئے ایک مفید ترین
ٹیلیگرام چینل

تالیف

مولانا محمد نعمان صاحب

استاذ حدیث جامعہ انوار العلوم مہران ٹاؤن کورنگی کراچی

ناشر

مکتبۃ المتین کراچی

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب	تہجد کی فضیلت اور اسلافِ امت کی شب بیداری اور ذوقِ عبادت
مؤلف	مولانا محمد نعمان صاحب زید مجدہ
ضخامت	208 صفحات
تعداد	500
طبع اول	۱۰ ربیع الاول ۱۴۴۵ھ/ 27 ستمبر، 2023ء
ناشر	مکتبۃ المتین نزد جامعہ انوار العلوم مہران ٹاؤن کورنگی کراچی
اوقات رابطہ	ظہر تا مغرب (0332-2557675)

اسٹاکسٹ

مکتبۃ المتین نزد جامعہ انوار العلوم مہران ٹاؤن کورنگی کراچی

0311-2645500

ادارۃ المعارف کراچی (احاطہ جامعہ دار العلوم کراچی، کورنگی انڈسٹریل ایریا۔ کراچی)

021-35123161,021-35032020,0300-2831960

مولانا محمد ظہور صاحب (جامعہ سراج الاسلام، پارہوتی، مردان)

0334-8414660,0313-1991422

فہرست

صفحہ نمبر	مضامین
	تہجد کی فضیلت اور اسلافِ امت کی شب بیداری اور ذوقِ عبادت
۲۵	نمازِ تہجد کا وقت اور رکعتیں
	قرآنِ کریم کی روشنی میں نمازِ تہجد کی اہمیت وفضیلت
۲۶	نمازِ تہجد ایک اضافی عبادت ہے
۲۶	عبادالرحمٰن کی راتیں عبادت میں گزرتی ہیں
۲۶	ایمان والون کے پہلو بستروں سے جدا رہتے ہیں
۲۷	رات کی گھڑیوں میں عبادت کرنے والے
۲۷	پرہیزگار لوگ راتوں کو کم سوتے ہیں
۲۸	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تہجد کا حکم
۲۸	تہجد کی نماز نفس کے کچلنے اور زبان کی درستگی میں معاون ہے
	احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں تہجد کی اہمیت وفضیلت
۲۸	دخولِ جنت کے اعمال
۲۹	نمازِ تہجد کے فوائد
۳۰	فرض نماز کے بعد تہجد افضل عبادت ہے
۳۰	نمازِ تہجد مؤمن کا شرف واعزاز ہے
۳۰	تہجد پڑھنے والوں کے لیے جنت کے خوبصورت بالاخانے
۳۱	نمازِ تہجد اللہ کو محبوب ہے

شب بیداری تقرب الٰہی کا ذریعہ	۳۱
نمازِ تہجد کی فضیلت	۳۲
تہجد کی نماز فرشتوں کی حاضری کا وقت ہے	۳۲
رات کے آخری پہر میں اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نزول فرماتے ہیں	۳۳
رات کے آخری پہر میں دعا قبول ہوتی ہے	۳۳
تہجد چھوڑنے والے کی مذمت	۳۴
اللہ رب العزت کے ہاں مبغوض انسان کون ہے	۳۴
شیطان ہر سوئے ہوئے انسان کی گدی پر تین گرہیں لگاتا ہے	۳۴
شب بیداری فتنوں سے بچنے اور خزانوں کے حصول کا ذریعہ ہے	۳۵
اہل وعیال کو تہجد کے لیے اٹھانے کی فضیلت	۳۶
تین شخص اللہ کو محبوب ہیں	۳۶
دو شخص اللہ کو پسند ہیں	۳۷
اللہ تعالیٰ دو شخصوں سے خوش ہوتے ہیں	۳۸

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تہجد اور ذوقِ عبادت

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازِ تہجد	۳۹
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے آخری پہر میں تہجد پڑھتے تھے	۴۰
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تہجد میں طویل قیام	۴۰
اتنا طویل قیام کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں میں ورم آجاتا تھا	۴۱
تہجد کی نماز مت چھوڑو	۴۱
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آرام بھی فرماتے اور قیام بھی	۴۲

اتنا طویل قیام کہ صحابی رسول نے بیٹھنے کا ارادہ کیا	۴۲
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طویل قرأت اور عبادت	۴۳
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کثرتِ عبادت اور خشیت الٰہی	۴۴
سفر میں بھی تہجد کا اہتمام	۴۵
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کس وقت پڑھتے تھے	۴۵
تہجد میں اٹھتے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول	۴۶
تہجد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت کا ایک ایک حرف سمجھ آتا تھا	۴۷
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کے لیے اپنے اہل وعیال کو جگاتے	۴۷
حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شب بیداری کو اشعار میں بیان کرنا	۴۷
تہجد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مختلف دعائیں	
نمازِ تہجد کی اہمیت وفضیلت سے متعلق حضراتِ صحابہ کرام اور سلف کے اقوال	
شب بیداری میں تلاوت کے دوران خوف وخشیت کی کیفیت	۵۳
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اپنے گھر والوں کو تہجد کے لیے جگانا	۵۳
تہجد پڑھنے والوں کے لیے انعامات	۵۴
حاملِ قرآن کے لیے مناسب ہے کہ وہ رات کے حق کو پہچانے	۵۵
پوری رات شب بیداری اور تلاوت میں گریہ وزاری	۵۵
تہجد کی نماز کی فضیلت دن کی نمازوں پر	۵۶
تہجد سے محروم کون ہوتا ہے	۵۶
رات گزارنے میں لوگ تین طرح کے ہوتے ہیں	۵۷

رات کی ایک رکعات دن کی دس رکعتوں سے افضل ہے	۵۸
مسلمان کی عزت تہجد کا اہتمام ہے	۵۸
تہجد میں طویل قیام عابدین کی راحت کا ذریعہ ہے	۵۹
شب بیداری باوقار اور باعزت بناتی ہے	۵۹
خیر کا کوئی کام تہجد سے بڑھ کر نہیں	۵۹
تہجد پڑھنے والوں کے چہرے کیوں روشن	٦٠
تہجد پڑھنے والوں کے لیے تین خصوصی اکرام	٦٠
قربِ الٰہی کا حصول تہجد کے ذریعے ہوتا ہے	٦١
جب تک نیند غالب نہ آئے میں نہیں سوتا	٦١
امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا رات بھر قیام اللیل	٦٢
امام شافعی رحمہ اللہ کا رات بھر طویل قیام	٦٢
رات بھر شب بیداری اور جہنم سے نجات کی دعا	٦٣
جب انعامات میں اضافہ ہے تو عبادت میں بھی اضافہ ہونا چاہیے	٦٣
عابدین کی نیند جہنم کے خوف سے اڑ گئی	٦٣
تہجد سے محرومی کا سبب گناہوں کی کثرت ہے	٦٤
اخلاص کے ساتھ شب بھر قیام	٦٤
رات بھر رقت وخشیت میں طویل قیام	٦۵
رات بھر طویل قیام اور نفس کی اصلاح	٦۵
جنت کی نعمتیں نیند اور نرم ونازک بستر سے زیادہ لذیذ ہیں	٦٦

نمازِ تہجد کے دس دنیاوی فوائد

۱......گناہوں اور منکرات سے روکتی ہے	٦٦
۲......اللہ رب العزت اور صالحین کے قرب کا ذریعہ ہے	٦٧
۳......خیر اور بھلائی کے حصول کا ذریعہ ہے	٦٨
۴......قلبی اطمینان وسرور اور لذتوں کے حصول کا ذریعہ ہے	٦٨
۵......نفس کی پاکیزگی اور چستی کا ذریعہ ہے	٦٩
٦......عبادت وریاضت اہل وعیال کی جان ومال کی حفاظت کا ذریعہ ہے	٧٠
۷......تہجد پڑھنے والوں کے چہرے روشن ہوتے ہیں	٧١
۸......رزق میں وسعت اور برکت کا ذریعہ ہے	٧٢
۹......تہجد میں تلاوت کرنے سے قرآن پختہ رہتا ہے	٧٢
۱۰......تہجد کی نماز دعاؤں کی قبولیت کا ذریعہ ہے	٧٣

نمازِ تہجد کے گیارہ اخروی فوائد

۱......اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل ہوتی ہے	٧٤
۲......تہجد پڑھنے والوں کے لئے جنت کے انعامات اور بالاخانے	٧٤
۳......تہجد پڑھنے والوں کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا	٧٥
۴......جو نمازِ تہجد کا اہتمام کرے اُس کا نام ذاکرین میں لکھا جاتا ہے	٧٦
۵......تہجد میں تلاوت کرنے والا غافلین میں سے نہیں ہوتا	٧٧
٦......تہجد میں اٹھنے کا پختہ ارادہ کرنے والا اگر نہ اٹھ سکا تو بھی صدقہ ہے	٧٧
۷......تہجد کی نماز ہر خیر کے حصول کا ذریعہ ہے	٧٨

۸......تہجد حاجات کے پورا ہونے اور مغفرت کا ذریعہ ہے	۷۸
۹......خیر کے دروازے کھولنے والے اعمال	۷۹
۱۰......شب بیداری قیامت کے دن نور کا ذریعہ ہے	۸۰
۱۱......تہجد کی نماز قبر میں کشادگی اور راحت کا ذریعہ ہے	۸۰
نمازِ تہجد کے اہتمام کے بیس اسباب	
۱......اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرنا	۸۲
۲......عقائد اور نظریات کا درست ہونا	۸۲
۳......محبت الٰہی اور تعلق مع اللہ ہونا	۸۳
۴......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت واطاعت	۸۳
۵......خشیتِ الٰہی	۸۴
۶......خصوصی رحمتِ الٰہی کا مستحضر ہونا	۸۴
۷......دل کو باطنی امراض سے پاک کرنا	۸۵
۸......دن نیک اعمال میں گزارنا	۸۵
۹......لایعنی چیزوں سے دور رہنا	۸۵
۱۰......زیادہ کھانے سے اجتناب کرنا	۸۵
۱۱......دن میں مشقت والے کاموں سے گریز کرنا	۸۶
۱۲......قیام اللیل کا پختہ عہد کرنا	۸۶
۱۳......کامل یقین ہونا	۸۶
۱۴......جگانے کے لئے الآرم لگانا	۸۷

۱۵......کسی اور کو بھی ساتھ جگائیں	۸۷
۱۶......مسنون طریقے کے مطابق دعا پڑھ کر سوئیں	۸۷
۱۷......تہجد چھوٹنے پر دن بھر متفکر رہیں	۸۷
۱۸......تہجد کے فضائل اور انعامات کو پڑھتے رہیں	۸۷
۱۹......اسلافِ امت کے شب بیداری کے واقعات کا مطالعہ کریں	۸۸
۲۰......دعا کا اہتمام کریں	۸۸
نمازِ تہجد سے روکنے والے دس موانع	
۱......دل کا غافل ہونا	۸۸
۲......گناہوں کا ارتکاب کرنا	۸۹
۳......خواہشات کی پیروی کرنا	۸۹
۴......دنیا سے محبت اور زیادہ سونا	۸۹
۵......رات دیر تک جاگنا	۹۰
۶......دن میں زیادہ مشقت اور تھکاوٹ والے کام کرنا	۹۰
۷......دن بھر لغویات میں مشغول رہنا	۹۰
۸......زیادہ کھانا	۹۰
۹......حرام کھانا	۹۱
۱۰......پرتعیش بستر اور آرامگاہیں	۹۱
قیام اللیل کی فضیلت وفوائد	۹۲
قیام اللیل دل کو نور	۹۳
تہجد پڑھنے والے روشن ستاروں کی مانند ہیں	۹۳

سونے سے تہجد اور تلاوتِ قرآن بہتر عمل ہے	۹۴
حضرت داؤد علیہ السلام اپنے گھر والوں کو تہجد کیلئے جگاتے تھے	۹۵
تہجد میں بیدار نہ ہونے پر تنبیہ	۹۵
حضراتِ صحابہ کرام کی شب بیداری	
حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا تہجد کا اہتمام	۹۶
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نمازِ تہجد کا اہتمام اور گھر والوں کو جگانا	۹۷
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ساری رات عبادت میں گزارنا	۹۸
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا رات بھر تہجد اور تلاوت	۹۸
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور اہلِ خانہ کا نمازِ تہجد کا اہتمام	۹۹
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی نمازِ تہجد میں ترتیل کے ساتھ تلاوت	۹۹
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا نمازِ تہجد کا اہتمام	۱۰۰
تہجد کے چھوٹ جانے پر نفس کو ایک سال تک سزا	۱۰۱
حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کا ذوقِ عبادت	۱۰۱
حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کا صبح تک نوافل پڑھنا	۱۰۲
حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا ذوقِ عبادت	۱۰۲
ابلیس کا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو تہجد کے لئے جگانا	۱۰۲
اسلافِ امت کے شب بیداری اور ذوقِ عبادت کے ایمان افروز واقعات	
حضرت سعید بن مسیّب رحمہ اللہ کا عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھنا	۱۰۵
امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا نمازِ تہجد کا اہتمام	۱۰۶

حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ کا ذوقِ عبادت اور ایک رکعت میں ختم قرآن	۱۰۷
اسلافِ امت میں ایک رکعت میں ختم قرآن کرنے والے چار حضرات	۱۰۷
امام بخاری رحمہ اللہ ایک رات میں پندرہ سے بیس دفعہ بیدار ہوتے	۱۰۷
حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کی شب بیداری	۱۰۸
حضرت حسان بن ابوسنان رحمہ اللہ کی شپ بیداری	۱۰۹
تہجد میں آنکھ نہ کھلنے پر عمر بھر کے لئے بستر پر نہ سونے کی قسم کھالی	۱۰۹
حضرت عطاء خراسانی رحمہ اللہ کی شب بیداری	۱۱۰
حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ کی شب بیدای	۱۱۰
حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ کی مغفرت کا سبب	۱۱۲
امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ دن ورات میں تین سو رکعت نوافل پڑھتے تھے	۱۱۲
امام ابو یوسف رحمہ اللہ یومیہ دوسو رکعات نوافل پڑھتے تھے	۱۱۳
حضرت سلیمان تیمی رحمہ اللہ کا ساری نوافل پڑھنا	۱۱۳
امام ابو قلابہ رحمہ اللہ روزانہ چار سو رکعات نوافل پڑھتے تھے	۱۱۴
حضرت مجاہد رحمہ اللہ کا ہر شب میں ختم قرآن	۱۱۴
حضرت ثابت بن اسلم بنانی رحمہ اللہ کا ہر دن رات میں ایک قرآنِ کریم کی تلاوت	۱۱۴
حضرت اویس قرنی رحمہ اللہ کا ساری رات عبادت کرنا	۱۱۴
امام مسروق رحمہ اللہ کا ذوقِ عبادت	۱۱۵
عبادت کے ذریعے اللہ تعالی سے مناجات کرو	۱۱۵
عامر بن عبداللہ رحمہ اللہ کا ذوقِ عبادت	۱۱۶
امام شافعی رحمہ اللہ کا رمضان میں عبادت وتلاوت	۱۱۶

امام وکیع بن الجراح رحمہ اللہ کی سفر وحضر میں ذوقِ عبادت	۱۱۶
طولِ قیام کے سبب پاؤں میں ورم آجاتا تھا	۱۱۷
حضرت صفوان رحمہ اللہ نے چالیس سال سے اپنی کمر زمین پر نہیں لگائی	۱۱۷
ایک ماہ نہ دن کو سوئے نہ رات کو	۱۱۸
امام یحیی بن سعید القطان رحمہ اللہ کا ذوقِ عبادت وتلاوت	۱۱۸
رات بھر قیام اور تھوڑی دیر آرام	۱۱۸
ہر رات نصف قرآن کی تلاوت اور شب بیداری	۱۱۹
حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ کا نماز تہجد فوت ہونا اور خواب	۱۱۹
چالیس سال سے عشاء کے وضو سے فجر کی نماز	۱۲۰
نماز کے دوران ٹانگ کاٹ دی گئی احساس نہ ہوا	۱۲۱
امام محمد رحمہ اللہ کی شب بیداری اور مسائل کا استنباط	۱۲۱
امام محمد رحمہ اللہ کا رات کو تین حصوں میں تقسیم کرنا	۱۲۲
حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ کی کثرتِ سے عبادت وریاضت	۱۲۲
حضرت ربیع رحمہ اللہ کی نمازِ تہجد کے دوران کیفیت	۱۲۳
اتنا قیام اللیل کہ بیٹی کو بھی رحم آگیا	۱۲۳
امام محمد بن نصر مروزی رحمہ اللہ کی نماز میں خشوع اور ذوقِ عبادت	۱۲۳
حضرت سعید تنوخی کی عبادت کے وقت کیفیت	۱۲۴
قیس بن مسلم اور محمد بن جحادہ رحمہما اللہ ساری رات نماز پڑھتے رہے	۱۲۴
ماں اور بیٹوں نے تہجد پڑھنے کیلئے رات کو تین حصوں میں تقسیم کیا	۱۲۴

ساری رات ایک آیت کی تلاوت اور گریہ میں گزر گئی	۱۲۶
میں چاہتا ہوں اپنی زندگی رکوع سجدہ کی حالت میں گزاروں	۱۲۷
بیس سال تک روزانہ ایک ختم قرآن	۱۲۸
چالیس سال تک روزانہ ایک ختم قرآن	۱۲۹
امام ابن الحدّ اد رحمہ اللہ کی عبادت وتلاوت	۱۲۹
دن میں ہزار رکعت نوافل اور ایک لاکھ مرتبہ تسبیح	۱۲۹
حضرت اسود بن یزید رحمہ اللہ کا ذوقِ عبادت	۱۳۰
امام زین العابدین رحمہ اللہ کی ذوقِ عبادت	۱۳۰
حضرت قتادہ رحمہ اللہ کا ذوق عبادت وتلاوت	۱۳۱
جماعت کی نماز عراق کی گورنری سے زیادہ محبوب ہے	۱۳۲
ستر سال سے تکبیر اولی کا اہتمام	۱۳۲
مغرب اور عشاء کے درمیان دو ختم کرنا	۱۳۳
روزانہ ایک قرآنِ کریم کی تلاوت	۱۳۳
ہر رات ختم قرآن اور دن بھر روزہ	۱۳۴
حضرت ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ کا سفر میں بھی نفلی روزوں کا اہتمام	۱۳۴
کثرتِ عبادت کی وجہ سے بدن کا رنگ زرد ہو گیا	۱۳۵
حضرت منصور بن زاذان رحمہ اللہ کا عبادت کا معمول	۱۳۵
حضرت ربیع بن خثیم رحمہ اللہ کا ذوقِ عبادت	۱۳۶
روزانہ سو رکعات نوافل	۱۳۶

دن ورات میں چھ سو رکعات نوافل پڑھنا	۱۳۷
حضرت علی بن عبداللہ رحمہ اللہ کی کثرت سے عبادت وریاضت	۱۳۷
حضرت مرہ ہمدانی رحمہ اللہ روزانہ چھ سو رکعات نوافل پڑھتے تھے	۱۳۷
ساری رات عبادت میں قیامت اور آہ وزاری	۱۳۸
حضرت عراک بن مالک کی کثرتِ عبادت	۱۳۹
شب زفاف میں دلہن اور دولہا بھی جماعت سے نماز نہ چھوڑے	۱۳۹
روزانہ چار سو رکعات نوافل پڑھنا	۱۴۰
حضرت صلہ بن اشیم رحمہ اللہ کا ذوقِ عبادت اور شیر کی اطاعت	۱۴۰
حضرت سری سقطی رحمہ اللہ کی کثرت سے عبادت وریاضت	۱۴۲
ایک راہب کا ذوقِ عبادت	۱۴۲
امام ابومحمد جریری رحمہ اللہ کا ذوقِ عبادت	۱۴۳
امام ہناد رحمہ اللہ کا ذوقِ عبادت	۱۴۳
چالیس سال تک ساری رات قیام میں گزار دی	۱۴۴
امام ابواسحاق السبیعی رحمہ اللہ کا ذوقِ عبادت	۱۴۴
پوری رات رکوع اور سجدے میں گزار دی	۱۴۶
امام ابوحازم رحمہ اللہ کا چالیس سال سے عبادت کا طریقہ	۱۵۳
ایک شخص کا ذوقِ عبادت اور طویل مجاہدہ	۱۵۴
دن ورات میں چھ سو رکعات نوافل پڑھنا	۱۵۵
حضرت علی بن عبداللہ رحمہ اللہ کی کثرت سے عبادت وریاضت	۱۵۵

حضرت مرہ ہمدانی رحمہ اللہ روزانہ چھ سو رکعات نوافل پڑھتے تھے	۱۵۵
ساری رات عبادت میں قیامت اور آہ وزاری	۱۵۶
حضرت عراک بن مالک کی کثرتِ عبادت	۱۵۶
چالیس سال سے عشاء کے وضو سے فجر کی نماز	۱۵۷
امام اوزاعی رحمہ اللہ کی عبادت وریاضت	۱۵۷
عبادت کے دوران ایسی کیفیت کہ قیمتی گھوڑے کی چوری ہونے کی پرواہ نہیں	۱۵۸
تہجد کے لئے خوبصورت لباس اور خوشبو کا اہتمام کرنے والے	۱۵۸
حورِعین کا مہر تہجد کی نماز ہے	۱۵۹
عمر بن منکدر رحمہ اللہ کا تہجد کا اہتمام	۱۵۹
نئے مالک کے ہاں تہجد کا اہتمام نہ ہونے پر پاندی کا سابقہ آقا کی طرف لوٹنا	۱۶۰
عامر بن عبداللہ بن زبیر رحمہ اللہ کی عبادت وریاضت	۱۶۰
چالیس سال سے رات بستر پر آرام نہیں کیا	۱۶۱
دن ورات میں ایک ہزار نوافل پڑھتا	۱۶۱
حضرت فضیل بن ریاض رحمہ اللہ کا ذوقِ عبادت	۱۶۱
تہجد کے چھوٹنے پر بستر پر نہ سونے کی قسم کھانا	۱۶۲
ایک غلام کا ذوق عبادت	۱۶۲
علامہ ابن قیم رحمہ اللہ کا کثرت سے عبادت وریاضت	۱۶۴
اکابر علمائے دیوبند کی شب بیداری اور ذوقِ عبادت	
حضرت حاجی امداد اللہ رحمہ اللہ کا ذوقِ عبادت	۱۶۵
علامہ قاسم نانوتوی رحمہ اللہ کا ذوقِ عبادت	۱۶۶

علامہ رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ کا ذوقِ عبادت وتلاوت	۱۶۷
حضرت شیخ الہند کی عبادت وریاضت اور طویلِ قیام	۱۶۹
علامہ خلیل احمد سہارنپوری رحمہ اللہ کا ذوقِ عبادت اور شب بیداری	۱۷۰
مولانا مظفر حسین کاندہلوی رحمہ اللہ کا سفر میں تہجد کا اہتمام	۱۷۲
حضرت مفتی عزیز الرحمٰن رحمہ اللہ کا ذوقِ عبادت وتلاوت	۱۷۲
شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ کا ذوقِ عبادت اور طول قیام	۱۷۴
حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ کا ذوقِ عبادت	۱۷۶
حضرت امیر شریعت کی رقت آمیز تلاوت کا ہندوں پر اثر	۱۷۷
مولانا محمد یحیی کاندھلوی رحمہ اللہ کا قیام اللیل میں دس سپاروں کی تلاوت	۱۷۸
چھ ماہ تک مسلسل روزانہ ایک قرآن کریم تلاوت کرنا	۱۷۹
علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ کا ذوقِ عبادت اور شب بیداری	۱۸۰
شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب رحمہ اللہ کا ذوقِ عبادت	۱۸۱
علامہ یوسف بنوری رحمہ اللہ اور تہجد کا اہتمام ذوقِ تلاوت	۱۸۲
حضرت شیخ ہالیجوی رحمہ اللہ اور تہجد کا اہتمام	۱۸۳
خواتین اسلام کی شب بیداری اور ذوقِ عبادت کے ایمان افروز واقعات	
حضرت حفصہ بنت سیرین رحمہا اللہ کی شب بیداری اور ذوقِ عبادت	۱۸۴
حضرت معاذہ عدویہ دن رات میں چھ سو رکعات نوافل پڑھتی تھیں	۱۸۵
ایک خاتون کا ذوقِ عبادت اور گریہ وزاری	۱۸۶
حضرت ام طلق کا دن رات میں چار سو رکعات نوافل پڑھنا	۱۸۷

ایک خاتون کا ذوقِ عبادت اور راتوں کو طویل قیام	۱۸۸
ایک باندی کا ذوقِ عبادت اور محبت الٰہی	۱۸۸
حضرت رابعہ بصریہ کا دن و رات میں ایک ہزار نوافل پڑھنا	۱۸۹
رات کا قیام قربِ الٰہی کا ذریعہ ہے	۱۸۹
حضرت حبیب رحمہ اللہ کی اہلیہ کا اپنے شوہر کو تہجد کے لئے جگانا	۱۹۰
حضرت حبیبہ عدویہ کی شب بیداری اور اللہ تعالیٰ سے مناجات	۱۹۱
حضرت میمونہ سوداء کی عبادت وریاضت	۱۹۲
حضرت رحلہ عابدہ کثرتِ عبادت کی وجہ سے اپاہج اور بینا ہوگئی	۱۹۳
حضرت شعوانہ رحمہا اللہ کی عبادت وریاضت اور خشیتِ الٰہی	۱۹۳
ایک رومی کنیز کی شب بیداری اور مغفرت کی عجیب دُعا	۱۹۴
حضرت معاذ عدویہ رحمہا اللہ کا دن رات عبادت وریاضت	۱۹۵
نئی نویلی دلہن ہونے کے باوجود شب بھر عبادت	۱۹۵
حضرت بریرہ رحمہا اللہ کا ذوق عبادت اور کثرتِ بکاء	۱۹۷
اُم حسان کی صاحبزادی کا استغناء، عبادت ومناجات اور نصیحت	۱۹۸
حضرت شعوانہ کا ذوقِ عبادت اور خشیتِ الٰہی	۲۰۰
ایک باندی کی حبِّ الٰہی اور ذوقِ عبادت	۲۰۱
کثرتِ عبادت کے سبب جنت میں اعزاز واکرام	۲۰۵
ایک باندی نے ایک شب میں تیرہ سپارے تلاوت کر کے جان دے دی	۲۰۶
مولانا محمد الیاس رحمہ اللہ کی والدہ کی ذوقِ عبادت وتلاوت	۲۰۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرضِ مؤلف

انسان کی تخلیق کا مقصد اللہ رب العزت کی عبادت ہے ،اور عبادت میں فرائض وواجبات کے بعد تہجد کی نماز کی بڑی فضیلت ہے،قرآن کریم ،احادیثِ مبارکہ اور اسلافِ امت کی زندگی میں تہجد کا بڑا اہتمام تھا،ان کی راتیں اللہ رب العزت کے سامنے سجود وقیام اور تلاوت میں گزرتیں تھیں۔اللہ رب العزت کا کوئی محبوب ومقبول بندہ ایسانہیں تھا جو تہجد اور ذوقِ عبادت سے وابستہ نہ ہو۔اللہ رب العزت نے اسلاف کواسی وجہ سے محبوبیت ومقبولیت عطا کی تھی کہ ان کی زندگی میں شب بیداری اور عبادت کا ذوق تھا،نسان کوعزت تقوی اور اعمال سے ملتی ہے،ان حضرات کی زندگی میں خشیتِ الٰہی ،ذوقِ عبادت ،قیام اللیل ،تلاوت اور تواضع کا وصف تھا،آج ہمارے معاشرے میں تہجد اور کثرتِ عبادت تو دور کی بات فرائض میں سستی ہورہی ہے، فجر کی نماز ،تہجد،نوافل ،اذکار،تلاوت اور آہ زاری کرنے والے لوگوں کی تعداد مسلسل کم ہوتی جارہی ہے، جب سے موبائل فون ،انٹرنیٹ ،کیبل ،فیس بک اور الیکٹرانک کے نت نئے آلات آتے جارہے ہیں ان میں انہماک کی وجہ سے تہجد اور ذوقِ عبادت ختم ہوتا جارہاہے،فرائض میں بھی اب خشوع خضوع باقی نہ رہا،اس موبائل نے شب بیداری،تلاوت ،نوافل اور عبادت کا ذوق تقریباً ختم کردیا،اب گنے چنے حضرات نظر آتے ہیں جو تہجد کے وقت سے اشراق تک کا وقت عبادت وتلاوت میں گزارتے ہوں۔چونکہ تعلق مع اللہ ختم ہوگیا اسلئے وقت کی برکتیں بھی ختم ہوگئیں،آج ہرایک گلہ کرتا ہے کہ وقت نہیں ہے،حالانکہ یہی وقت ہمارے اسلاف کے پاس تھا،انہوں نے اسی وقت میں لکڑی کے قلموں سے، چراغ کی روشنی میں چٹائیوں پر بیٹھ کر تصانیف بھی

کیں ،روزانہ ایک منزل تلاوت بھی کی ،دو دو سو رکعات نوافل بھی پڑھے،رات کا آخری پہر عبادت میں بھی گزارا،تدریس اور وعظ ونصیحت بھی کی،اللہ رب العزت نے عبادت اور تعلق مع اللہ کی وجہ سے ان لوگوں کے اوقات میں برکت ڈال کر اُن سے دین کا بڑا کام لیا،اوران کی علمی کاوشوں اور تصانیف کے سلسلے کو اب تک جاری بھی رکھا، یہ اُن کا اخلاص،شب بیداری تھی اور آہ وزی تھی،آج یہ اوصاف ناپید ہور ہے ہیں،آج موبائل کی اسکرین پر گھنٹوں وقت گزار دینا آسان ہے، چند رکعات تہجد، تلاوت اورنوافل پڑھنا دشوار ہے،حقیقت یہ ہے کہ انٹرنیٹ اور فیس بک سے آلودہ نگاہوں کو رب العالمین اپنے مقدس کلام کے پڑھنے کی توفیق ہی نہیں دیتا۔آج عوام تو عوام خواص میں شب بیداری اور ذوقِ عبادت رکھنے والے گنے چنے رہ گئے،آج سلف کے شب بیداری اور ذوقِ عبادت کے واقعات ہمیں ایک افسانہ لگتے ہیں، کیونکہ زندگی گناہوں سے آلودہ ہوگئی،غیروں کی تہذیب وثقافت،سطحی علم اور نام نہاد اسکالروں کی ملحدانہ گفتگو نے ہمیں دین سے دور کر کے دین پر معترض بنا دیا،آج عمل تو دور کی بات ہے،اسلافِ امت کے اعمال وکردار پر انگلیاں اٹھائی جارہی ہیں۔

آج عشق مجازی اور موبائل پر راتیں گزر سکتیں ہیں تو محبت الٰہی اور عشق حقیقی میں رات گزرنے پر کیا اشکال ہے؟ اللہ رب العزت نے اصل راحت،سکونِ قلبی،اطمینان، پاکیزہ زندگی اور محبوبیت شب بیداری میں رکھی ہے،عشق مجازی میں معشوقہ کے ساتھ، بات چیت اور میسج پر رات گزرجاتی ہے تو معرفتِ الٰہی اور محبوب حقیقی کے کلام میں رات گزرجانے کو کیوں مستبعد سمجھتے ہیں،اصل یہ کہ ہمیں محبت الٰہی کا لطف ابھی تک نہیں ملا،جب گھنٹوں چوکوں،چوراہوں اور گلی کے کونوں میں معشوقہ کے انتظار میں گزر سکتے ہیں تو محبت الٰہی میں عبادت میں اوقات گزرنے پر کیوں ذہن مشوّش ہوتا ہے۔

جب کائنات اور اس میں پیدا کی گئی اللہ رب العزت کی یہ مخلوقات اس قدر حسین ہیں تو اُن کا پیدا کرنے والا کس قدر جمیل ہوگا۔ جب گنے اور شکر میں اتنی مٹھاس ہے تو اس کے پیدا کرنے والی ذات کے نام و کلام میں کتنی لذت ہوگی؟ چونکہ گناہوں کی تاریکی اور بری صحبتوں میں وقت گزر گیا اسلئے محبت الٰہی اور شب بیداری کی لذتوں سے ہم محروم ہوگئے۔ ہماری تمام نجی، معاشرتی گھریلو اور معاشی مشکلات صرف تعلق مع اللہ سے دور ہوں گی، رات کے آخری پہر میں جب اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ کوئی ہے جو مجھ سے رزق مانگے میں اُسے عطا کروں، کوئی ہے جو مجھ سے گناہوں کی معافی مانگے میں اُسے معاف کروں۔ کائنات کے تمام خزانے اللہ رب العزت کے پاس ہیں اور اُن کے لینے کا ذریعہ ''تہجد'' ''شب بیداری'' اور ''ذوقِ عبادت'' ہے، اسے اپنی زندگی میں لائیں۔ تہجد کے اٹھنے کے جو اسباب آگے بیان ہوئے ہیں اُنہیں اختیار کریں، تہجد کے موانع سے بچیں، اور اللہ رب العزت سے شب بیداری کی دعا کرتے رہیں، یومیہ کی بنیاد پر تلاوت اور نوافل کا اہتمام کریں۔ فجر کے بعد سے اشراق تک کا بابرکت وقت تلاوت اور اذکار میں گزاریں اور پھر اشراق پڑھ کر اپنے دن کا آغاز کریں، تو اللہ رب العزت دن بھر کے اوقات میں خوب برکت ڈالے گا، رزق کی فروانی ہوں گی، دن بھر سستی اور کاہلی سے حفاظت رہے گی، اور دینی کام کرنے کی اور پڑھنے لکھنے اور مطالعہ کی توفیق ہوگی، ورنہ زندگی لوگوں سے گلے شکوے، حسد اور بے چینی میں گزر جائے گی۔ اللہ رب العزت ہمیں تہجد پڑھنے اور ذوقِ عبادت کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے اعضاء اور اوقات کو اپنی یادِ الٰہی میں گزارے، اور ہمیں اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حضرات سلف کے کثرت سے عبادت کے واقعات کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ عقل

نہیں مانتی کہ ایک شخص اتنی کثرت کیساتھ عبادت کرے، اس کے متعلق بڑی ہی اہم بات حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب رحمہ اللہ نے تحریر فرمائی ہے:

ساری رات کو بے چینی اور اضطراب یا شوق و اشتیاق میں جاگ کر گزار دینے کے واقعات کثرت سے ہیں کہ ان کا احاطہ ممکن نہیں۔ ہم اس لذّت سے اتنے دُور ہو گئے ہیں کہ ہم کو ان واقعات کی صحت میں بھی تردد ہونے لگا، لیکن اوّل تو جس کثرت اور تواتر سے یہ واقعات نقل کئے گئے ہیں ان کی تردید میں ساری ہی تواریخ سے اعتماد اٹھتا ہے کہ واقعات کی صحت کثرتِ نقل ہی سے ثابت ہوتی ہے۔ دوسرے ہم لوگ اپنی آنکھوں سے ایسے لوگوں کو آئے دن دیکھتے ہیں جو سینما اور فلم دیکھتے ہوئے ساری رات کھڑے کھڑے گزار دیتے ہیں کہ نہ ان کو تعب ہوتا ہے، نہ نیند ستاتی ہے، پھر کیا وجہ ہے کہ ہم ایسے معاصی کی لذّتوں کا یقین کرنے کے باوجود ان طاعات کی لذّتوں کا انکار کریں، حالانکہ طاعات میں اللہ تعالیٰ شانہ کی طرف سے قوت بھی عطا ہوتی ہے۔ ہمارے اس تردّد کی وجہ اس کے سوا اور کیا ہوسکتی ہے کہ ہم ان لذّتوں سے ناآشنا ہیں، اور نابالغ بلوغ کی لذت سے ناواقف ہوتا ہی ہے۔ حق تعالیٰ شانہ اس لذّت تک پہنچادیں تو زَہے نصیب۔ ❶

حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ کی اس تصریح سے تمام اعتراضات رفع ہوجاتے ہیں، جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ عقل میں بات نہیں آتی وہ دنیادار سینما، فون اور رات میں گپ شپ کرنے والوں کو دیکھ لیں، اور یہ بات آج کل تو سمجھنا بہت آسان ہوچکی ہے کہ بعض لوگ موبائل اور انٹرنیٹ پر اور عشقِ مجازی کے چکر میں پوری پوری رات گزار دیتے ہیں، اِن کو دیکھ لیں کہ وہ نافرمانی کے کاموں میں بشاشت کے ساتھ راتیں گذار دیتے

❶ فضائلِ اعمال: فضائلِ نماز، ص۳۸۲

ہیں، تو کیا اللہ کی اطاعات میں کوئی ایسا نہیں کرسکتا؟

دوسری بات یہ ہے کہ اسکو احادیث کے خلاف کہنا ناواقفیت کی وجہ سے ہے، کیونکہ یہ کرامات میں سے ہے اور کرامت ہوتی ہی خرق عادت ہیں، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا منع کرنا امت کو مشقت سے بچانے کی وجہ سے تھا نہ کہ ناجائز ہونے کی وجہ سے، ورنہ اتنے کبار ائمہ ومحدثین جو ہم سے زیادہ احادیث اور شریعت سے واقف تھے وہ ایسا نہ کرتے، جن اکابر ائمہ اور علماء کے واقعات کتاب میں ذکر کیے گئے ہیں وہ مزاجِ نبوت اور شریعت سے ہم سے کئی گناہ زیادہ واقف تھے، انہیں یہ تمام نصوص اور روایات معلوم تھیں، آج چند ترجمے پڑھ کر موبائل اور گوگل سے تحقیق کرنے والے چند سطحی لوگ ان ائمہ اور اَسلاف پر اعتراض کرتے ہیں، جو خود فہم حدیث، شارحینِ حدیث کی تشریحات، عقل سلیم اور مزاجِ نبوت سے نا آشنا ہیں، انہیں کیا معلوم کہ محبت الٰہی، ذوقِ عبادت وتلاوت میں کیا سکون وراحت ہے، اس کے دینی ودنیاوی کتنے فوائد وثمرات ہیں، اور زندگی میں اِس کے کتنے اثرات وبرکات ہیں۔ اللہ تعالی ہمارے دلوں کو اپنی یاد سے منور فرما کر ہمیں عبادت کی لذت وچاشنی عطا فرمائے۔ آمین

راقم نے اس کتاب میں تہجد کی اہمیت وفضیلت سے قرآنی آیات، مستند احادیث مبارکہ اور اسلافِ امت کے زریں اقوال، اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شب بیداری،، حضراتِ صحابہ کرام اور اسلافِ امت کی شب بیداری اور ذوقِ عبادت کے واقعات باحوالہ ذکر کیے ہیں، غیر مستند روایات وواقعات سے بالکلیہ اجتناب کیا ہے، حتی الامکان اصل مصادر سے احادیث وآثار ذکر کیے ہیں، ان میں متقدمین ائمہ حدیث کے ساتھ ساتھ متأخرین محققین حضرات کی تحقیقات کو بھی سامنے رکھا ہے۔ اس کاوِش میں میرے ساتھ شاگر دِرشید حضرت مولانا زیراللہ صاحب حفظہ

اللہ کا بھی کافی تعاون رہا، اللہ رب العزت ان کے علم وعمل اور عمر میں برکتیں نصیب فرمائے۔

اللہ تعالی اس کاوِش کا اپنے بارگاہ میں قبول فرمائے، اور راقم کے لئے ذخیرہ آخرت بنائے۔آمین

محمد نعمان

استاذ الحدیث جامع انوار العلوم مہران ٹاؤن کورنگی کراچی

8 ستمبر 2023ء/۲۱ صفر ۱۴۴۵ھ

0332-2557675

تہجد کی فضیلت اور اسلافِ امت کی شب بیداری اور ذوقِ عبادت

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا،وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا،مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ،وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ،وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيكَ لَهُ،وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.أمّابعد:فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ.بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ.

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ:

﴿يَا أَيُّهَاالْمُزَّمِّلُ.قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيْلًا.نِصْفَهُ أَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا.أَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيْلًا﴾(المزمل: ۱ تا ۴)

وَفِيْ مَقَامٍ اٰخَرَ:

﴿وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَكَ عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا﴾(الإسراء: ۷۹)

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:يَا أَيُّهَا النَّاسُ،أَفْشُوا السَّلَامَ،وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ،وَصَلُّوا وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ.❶

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ دَأْبُ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ، وَهُوَ قُرْبَةٌ لَكُمْ إِلَى

❶سنن الترمذی:أبواب صفة القيامة والرقائق والورع،باب ماجاء فی صفة أوانی الحواض ،باب :رقم الحديث:۲۴۸۵

رَبِّكُمْ، وَمُكَفِّرَةٌ لِلسَّيِّئَاتِ، وَمَنْهَاةٌ عَنِ الْإِثْمِ. ❶

میرے انتہائی واجب الاحترام، قابل صد احترام بھائیوں، دوستوں اور بزرگوں! میں نے جن آیات اور احادیث کا تذکرہ کیا ان میں نمازِ تہجد کی ترغیب اور فضائل بیان کئے گئے ہیں، فرض نمازوں کے بعد سب سے اہم نماز تہجد ہے، اس لئے اسکا خوب اہتمام کرنا چاہیے، اب اس نماز کا وقت اور رکعتیں کتنی ہیں؟

نمازِ تہجد کا وقت اور رکعتیں

صلاۃِ تہجد کا وقت عشاء کے بعد سے صبح صادق تک ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے صحاح میں روایت موجود ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتدائے شب میں بھی اور وسط شب میں بھی اور آخر شب میں تہجد پڑھی ہے۔ مگر زیادہ تر رات کے آخری حصے میں پڑھنا وارد ہے، جس قدر بھی رات کا حصہ متأخر ہوتا جاتا ہے برکات اور رحمتیں زیادہ ہوتی جاتی ہیں، اور سدسِ آخر میں سب حصوں سے زیادہ برکات ہوتی ہیں۔ ''تہجد'' ترکِ ہجود یعنی ترکِ نوم سے عبارت ہے، اس لیے اوقاتِ نوم بعد عشاء سب کے سب وقت تہجد ہی ہیں۔

روایات میں نمازِ تہجد کی کم از کم دو رکعات اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعات تک وارد ہوئی ہیں، البتہ اکثر و بیشتر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازِ تہجد آٹھ رکعات تھیں، اسی وجہ سے فقہاءِ حنفیہ نے فرمایا ہے کہ تہجد میں افضل آٹھ رکعات ہیں۔

بہر حال قرآن وحدیث میں نمازِ تہجد کی بڑی ترغیب اور فضائل بیان ہوئے ہیں۔

❶ صحیح ابن خزیمة: کتاب الصلاة، باب التعریض علی قیام اللیل، ج۲ ص۱۷۶، رقم الحدیث: ۱۱۳۵/المستدرک علی الصحیحین: کتاب صلاة التطوع، ج۱ ص۴۵۱، رقم الحدیث: ۱۱۵۶ قال الحاکم: هذا حدیث صحیح علی شرط البخاری

قرآنِ کریم کی روشنی میں نمازِ تہجد کی اہمیت وفضیلت

نمازِ تہجد ایک اضافی عبادت ہے

ایک اور مقام پر ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَكَ عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا﴾(الإسراء: ۷۹)

ترجمہ: اور رات کے کچھ حصے میں تہجد پڑھا کرو جو تمھارے لیے ایک اضافی عبادت ہے، امید ہے کہ تمھارا پروردگار تمہیں مقام محمود تک پہنچائے گا۔

عباد الرحمٰن کی راتیں عبادت میں گزرتی ہیں

ایک اور مقام پر اللہ تعالی عبادلرحمٰن کی یہ صفت بیان فرمائی کہ انکی راتیں اللہ کی عبادت میں گزرتی ہے:

﴿وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا﴾(الفرقان: ٦۴)

ترجمہ: اور جو راتیں اس طرح گزارتے ہیں کہ اپنے پروردگار کے آگے (کبھی) سجدے میں ہوتے ہیں، اور (کبھی) قیام میں۔

ایمان والون کے پہلو بستروں سے جدا رہتے ہیں

اللہ کے نیک بندے راتوں کو کم سوتے ہیں اور وہ خوف وامید میں اللہ رب العزت سے دعائیں کرتے ہیں:

تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ. (السجدة: ۱٦)

ترجمہ: ان کے پہلو (رات کے وقت) اپنے بستروں سے جدا ہوتے ہیں وہ اپنے

پروردگار کو ڈر اور امید (کے ملے جذبات) کے ساتھ پکار رہے ہوتے ہیں اور ہم نے ان کو جو رزق دیا ہے، وہ اس میں سے (نیکی کے کاموں میں) خرچ کرتے ہیں۔

رات کی گھڑیوں میں عبادت کرنے والے

ارشادِ باری تعالی ہے:

أَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَقَائِمًا يَحْذَرُ الْآخِرَةَ وَيَرْجُو رَحْمَةَ رَبِّهِ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ (الزمر: ۹)

ترجمہ: بھلا (کیا ایسا شخص اس کے برابر ہوسکتا ہے) جو رات کی گھڑیوں میں عبادت کرتا ہے، کبھی سجدے میں، کبھی قیام میں، آخرت سے ڈرتا ہے، اور اپنے پروردگار کی رحمت کا امیدوار ہے؟ کہو کہ کیا وہ جو جانتے ہیں اور جو نہیں جانتے سب برابر ہیں؟ (مگر) نصیحت تو وہی لوگ قبول کرتے ہیں جو عقل والے ہیں۔

پرہیزگار لوگ راتوں کو کم سوتے ہیں

ایک اور مقام پر ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ. آخِذِينَ مَا آتَاهُمْ رَبُّهُمْ إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ ذَلِكَ مُحْسِنِينَ. كَانُوا قَلِيلًا مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ. وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ﴾ (الذریات: ۱۵ تا ۱۸)

ترجمہ: متقی لوگ بیشک باغوں اور چشموں میں اس طرح رہیں گے کہ ان کا پروردگار انہیں جو کچھ دے گا اسے وصول کر رہے ہوں گے، وہ لوگ اس سے پہلے ہی نیک عمل کرنے والے تھے۔ وہ رات کے وقت کم سوتے تھے، اور سحری کے اوقات میں وہ استغفار کرتے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تہجد کا حکم

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تہجد کی نماز کا حکم دیا:

﴿يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ .قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا .نِصْفَهُ أَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيلًا. أَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا﴾(المزمل: ۱ تا ۴)

ترجمہ: اے چادر میں لپٹنے والے، رات کا تھوڑا حصہ چھوڑ کر باقی رات میں (عبادت کے لیے) کھڑے ہوجایا کرو، رات کا آدھا حصہ، یا آدھے سے کچھ کم کرلو، یا اس سے کچھ زیادہ کرلو، اور قرآن کی تلاوت اطمینان سے صاف صاف کیا کرو۔

تہجد کی نماز نفس کے کچلنے اور زبان کی درستگی میں معاون ہے

ایک اور مقام پر ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْئًا وَأَقْوَمُ قِيلًا .(المزمل: ٦)

ترجمہ: بیشک رات کے وقت اٹھنا ہی ایسا عمل ہے جس سے نفس اچھی طرح کچلا جاتا ہے، اور بات بھی بہتر طریقے پر کہی جاتی ہے۔

احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں تہجد کی اہمیت وفضیلت

دخولِ جنت کے اعمال

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے، تو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دوڑنے لگے اور کہنے لگے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں، میں بھی لوگوں کے ساتھ آیا، تا کہ دیکھوں (کہ واقعی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہیں یا نہیں؟) جب میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چہرہ مبارک کی چمک دیکھی تو میں نے کہا کہ یہ چہرہ جھوٹے شخص کا نہیں ہوسکتا، وہاں پہنچ کر جو سب سے پہلا ارشاد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے سنا، وہ

یہ تھا:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ، أَفْشُوا السَّلَامَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَصَلُّوا وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ. ❶

ترجمہ: اے لوگو! آپس میں سلام کا رواج ڈالو اور (غرباء کو) کھانا کھلاؤ اور رات کے وقت جب سب لوگ سوتے ہوں (تہجد کی) نماز پڑھا کرو، تو سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

نمازِ تہجد کے فوائد

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ دَأْبُ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ، وَهُوَ قُرْبَةٌ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ، وَمُكَفِّرَةٌ لِلسَّيِّئَاتِ، وَمَنْهَاةٌ عَنِ الْإِثْمِ. ❷

ترجمہ: تم رات کے جاگنے کو لازم پکڑو، کیوں کہ یہ تم سے پہلے صالحین اور نیک لوگوں کا طریقہ ہے اور رات کا قیام اللہ تعالیٰ کی طرف تقرب کا ذریعہ ہے اور برائیوں کو مٹانے والا ہے، اور گناہوں سے روکنے والی عبادت ہے۔

❶ سنن الترمذی: أبواب صفة القيامة والرقائق والورع، باب، باجاء فی صفة أوانی الحوض، رقم الحديث: ۲۴۸۵

❷ صحيح ابن خزيمة: كتاب الصلاة، باب التعريض على قيام الليل، ج۲ ص۱۷۶، رقم الحديث: ۱۱۳۵/المستدرک على الصحيحين: كتاب صلاة التطوع، ج۱ ص۴۵۱، رقم الحديث: ۱۱۵۶ قال الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط البخاری/قال الألبانی فی إرواء الغليل (۲/۲۰۰) هذا الحديث حسن

فرض نماز کے بعد تہجد افضل عبادت ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَفْضَلُ الصِّيَامِ، بَعْدَ رَمَضَانَ،شَهْرُ اللَّهِ الْمُحَرَّمُ،وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِصَلَاةُ اللَّيْلِ. ❶

ترجمہ: رمضان کے روزوں کے بعد سب سے افضل نماز روزے ماہ محرم کے ہیں، اور فرض نمازوں کے بعد سب سے بہتر نماز رات کی نماز ہے۔

نمازِ تہجد مؤمن کا شرف واعزاز ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور فرمایا:

يَا مُحَمَّدُ! شَرَفُ الْمُؤْمِنِ قِيَامُ اللَّيْلِ وَعِزُّهُ اسْتِغْنَاؤُهُ عَنِ النَّاسِ. ❷

ترجمہ: اے محمد! رات کا قیام مؤمن کا شرف ہے اور اسکی عزت لوگوں سے بے نیاز ہونے میں ہیں۔

تہجد پڑھنے والوں کے لیے جنت کے خوبصورت بالاخانے

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا تُرَى ظُهُورُهَا مِنْ بُطُونِهَا وَبُطُونُهَا مِنْ ظُهُورِهَا.

ترجمہ: جنت میں ایسے بالا خانے ہیں جیسے شیشوں کے کمرے ہوتے ہیں اُن کے اندر کی سب چیزیں باہر سے نظر آتی ہیں، اور باہر کی چیزیں اندر سے نظر آتی ہیں۔

ایک اعرابی نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ کن لوگوں کے لیے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ

❶صحیح مسلم: کتاب الصیام: باب فضل صوم المحرم، رقم الحدیث: ۱۱۶۳

❷المستدرک علی الصحیحین: کتاب الرقاق، ج۴ص ۳۶۰، رقم الحدیث: ۷۹۲۱/ قال الحاکم والذھبی :ھذاالحدیث صحیح

وسلم نے فرمایا:

لِمَنْ أَطَابَ الكَلَامَ،وَأَطْعَمَ الطَّعَامَ،وَأَدَامَ الصِّيَامَ،وَصَلَّى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ. ❶

ترجمہ: جو اچھی طرح سے بات کریں، اور (غرباء) کو کھانا کھلائیں اور ہمیشہ روزے رکھیں اور ایسے وقت میں رات کو تہجد پڑھیں جب کہ لوگ سو رہے ہوں۔

نمازِ تہجد اللہ کو محبوب ہے

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللّٰهِ صَلَاةُ دَاوُدَ.

ترجمہ: اللہ کو سب نمازوں میں داؤد علیہ السلام کی نماز محبوب ہے۔

وَكَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ،وَيَنَامُ سُدُسَهُ. ❷

ترجمہ: اور وہ آدھی رات سوتے تھے اور تہائی رات جاگتے تھے اور چھٹے حصے میں سو جاتے تھے۔

شب بیداری تقرب الٰہی کا ذریعہ

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الرَّبُّ مِنَ العَبْدِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ الآخِرِ،فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ

❶ سنن الترمذی: أبواب البر والصلة: باب ماجاء فی قول المعروف، رقم الحدیث: ۱۹۸۴

❷ صحیح البخاری: کتاب الجمعة: باب من نام عند السحر، رقم الحدیث: ۱۱۳۱

تَكُونَ مِمَّنْ يَذْكُرُ اللّٰهَ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ. ❶

ترجمہ: اللہ تعالیٰ رات کے آخری حصہ میں بندے کے زیادہ قریب ہوتے ہیں، لہٰذا اگر تم اس گھڑی میں اللہ کا ذکر کرنے والے لوگوں میں سے بن سکو تو ایسا ضرور کرو۔

نمازِ تہجد کی فضیلت

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

فَضْلُ صَلَاةِ اللَّيْلِ عَلَى صَلَاةِ النَّهَارِ كَفَضْلِ صَدَقَةِ السِّرِّ عَلَى صَدَقَةِ الْعَلَانِيَةِ. ❷

ترجمہ: رات کی نماز (تہجد) دن کی (نفل) نماز پر ایسی فضیلت رکھتی ہے جیسے (پوشیدہ) صدقہ کی فضیلت علانیہ صدقہ پر۔

تہجد کی نماز فرشتوں کی حاضری کا وقت ہے

ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! رات کا کون سا حصہ قبولیت والا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَصَلِّ مَا شِئْتَ، فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مَكْتُوبَةٌ حَتَّى تُصَلِّيَ الصُّبْحَ. ❸

ترجمہ: رات کا آخری حصہ پس جتنی چاہو نمازیں پڑھو، کیوں کہ یہ نماز ایسی ہے کہ اس

❶ سنن الترمذي: أبواب الدعوات، باب في دعاء الضيف، باب رقم الحديث: ۳۵۷۹

❷ المعجم الكبير: باب العين، ج ۱۰ ص ۱۷۹، رقم الحديث: ۱۰۳۸۲/ مجمع الزوائد ومنبع الفوائد: كتاب الصلاة، باب في صلاة الليل، ج ۲ ص ۲۵۱، رقم الحديث: ۳۵۱۸/ قال الهيثمي: رجاله ثقات

❸ صحيح ابن خزيمة: كتاب الوضوء، بَابُ ذِكْرِ دَلِيلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يَأْمُرُ بِالْوُضُوءِ قَبْلَ نُزُولِ سُورَةِ الْمَائِدَةِ، ج ۱ ص ۱۲۸، رقم الحديث: ۲۶۰

میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور اسے لکھا جاتا ہے یہاں تک کہ صبح ہو جائے۔

رات کے آخری پہر میں اللہ تعالی آسمان دنیا پر نزول فرماتے ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ، فَيَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ، وَمَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ، وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ. ❶

ترجمہ: ہمارا پروردگار ہر رات کو جب رات کا ایک تہائی آخری حصہ باقی رہ جاتا ہے آسمان دنیا کی طرف خاص طور پر متوجہ ہو کر ارشاد فرماتا ہے، کون ہے جو مجھ سے دعا مانگے میں اس کی دعا قبول کروں گا؟ کون ہے جو مجھ سے کچھ مانگے میں اسے عطا کروں گا؟ کون ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرے میں اسے بخش دوں گا؟

رات کے آخری پہر میں دعا قبول ہوتی ہے

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا:

أَيُّ الدُّعَاءِ أَسْمَعُ؟

ترجمہ: کس وقت کی دعا زیادہ قبول ہونے والی ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جَوْفَ اللَّيْلِ الآخِرِ، وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ. ❷

---

❶ صحيح مسلم: كتاب صلاة المسافرين وقصرها، بَابُ التَّرْغِيبِ فِي الدُّعَاءِ وَالذِّكْرِ فِي آخِرِ اللَّيْلِ، وَالْإِجَابَةِ فِيهِ، رقم الحديث: ۷۵۸

❷ سنن الترمذي: أبواب الدعوات، باب ماجاء في عقدالتسبيح باليد، باب منه، رقم الحديث: ۳۴۹۹

ترجمہ: پچھلی رات کے درمیان (یعنی جب رات کا تہائی حصہ باقی رہ جائے) اور فرض نمازوں کے بعد۔

تہجد چھوڑنے والے کی مذمت

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:

لَاتَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُومُ اللَّيْلَ،فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ. ❶

ترجمہ: اے عبداللہ! اس شخص کی طرح نہ ہو جانا جو قیام اللیل کے لئے اٹھتا تھا پھر اس نے اُسے ترک کر دیا۔

اللہ رب العزت کے ہاں مبغوض انسان کون ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ كُلَّ جَعْظَرِيٍّ جَوَّاظٍ سَخَّابٍ بِالْأَسْوَاقِ جِيفَةٍ بِاللَّيْلِ حِمَارٍ بِالنَّهَارِ عَالِمٍ بِأَمْرِ الدُّنْيَا جَاهِلٍ بِأَمْرِ الْآخِرَةِ. ❷

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کو وہ آدمی برا لگتا ہے جو بدمزاج ہو، کھانے میں آگے ہو، بازاروں میں چیختا ہو، رات کا لاشہ ہو (کہ تمام رات مردوں کی طرح پڑ کر گزارے)، دن کا گدھا ہو (دن بھر گدھے کی طرح لدا پھرتا ہو اور سوائے گدھے کی طرح پیٹ بھر لینے کی دوسری کوئی فکر نہیں،) دنیا کی باتوں میں ماہر ہو اور آخرت کے معاملات میں کورا ہو۔

شیطان ہر سوئے ہوئے انسان کی گدی پر تین گرہیں لگاتا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

❶ صحيح البخاری: كتاب الجمعة، بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ تَرْكِ قِيَامِ اللَّيْلِ لِمَنْ كَانَ يَقُومُهُ، رقم الحديث: ١١٥٢

❷ صحيح ابن حبان: كتاب العلم، ج ١ ص ٢٧٣، رقم الحديث: ٧٢. إسناد صحيح على شرط مسلم

ارشاد فرمایا:

يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ كُلَّ عُقْدَةٍ عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ، فَارْقُدْ فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللَّهَ، انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ. ❶

ترجمہ: شیطان تم میں سے ہر ایک کے سر کے پیچھے گرہ لگا تا ہے جب کہ وہ سوتا ہے اور ہر گرہ پر یہ پھونک دیتا ہے کہ ابھی رات بہت باقی ہے اس لئے سو یارہ، اگر وہ بیدار ہوا اور اللہ کی یاد کی تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، اگر وضو کیا تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے، اگر نماز پڑھی لی تو تیسری گرہ کھل جاتی ہے، تو اس کی صبح اس حال میں ہوتی ہے کہ خوش اور چست و چالاک ہوتا ہے ورنہ بد باطن اور سست ہو کر اٹھتا ہے۔

شب بیداری فتنوں سے بچنے اور خزانوں کے حصول کا ذریعہ ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات کو اس عظیم عبادت کے لیے رات کو جگایا کرتے تھے، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو زبان مبارک پر یہ الفاظ تھے:

سُبْحَانَ اللّٰهِ، مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الفِتْنَةِ مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الخَزَائِنِ؟ مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الحُجُرَاتِ؟ يَا رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٌ فِي الآخِرَةِ. ❷

ترجمہ: سبحان اللہ! اس رات کس قدر فتنے اترے ہیں اور اس رات کس قدر خزانے

---

❶ صحيح البخاري: كتاب الجمعة، بَابُ عَقْدِ الشَّيْطَانِ عَلَى قَافِيَةِ الرَّأْسِ إِذَا لَمْ يُصَلِّ بِاللَّيْلِ، رقم الحديث: ۱۱۴۲

❷ سنن الترمذي: أبواب الفتن، باب ما جاء ستكون فتن كقطع الليل المظلم، رقم الحديث: ۲۱۹۶

نازل ہوئے،کون ہے جو حجرے والیوں کو جگائے؟ کتنی عورتیں ایسی ہیں جو دنیا میں تو لباس پہننے والی ہیں لیکن آخرت میں برہنہ بدن ہوں گی۔

اس حدیث سے نمازِ تہجد اور اس کے لیے عزیز و اقارب کو جگانے کی فضیلت معلوم ہوتی ہے،اگر نمازِ تہجد کی یہ عظیم فضیلت نہ ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواجِ مطہرات کو ایسے وقت میں جگانے کی تمنا نہ فرماتے۔اس وقت کو اللہ تعالیٰ نے مخلوق کے لیے سکون کا ذریعہ بنایا ہے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے سکون و آرام کے بجائے فضیلت و سعادت کے حصول کو پسند کیا،اس سے معلوم ہوا کہ یہ نہایت فضیلت والا عمل ہے۔

اہل وعیال کو تہجد کے لیے اٹھانے کی فضیلت

حضرت ابوسعید و ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِذَا اسْتَيْقَظَ الرَّجُلُ مِنَ اللَّيْلِ وَأَيْقَظَ امْرَأَتَهُ فَصَلَّيَا رَكْعَتَيْنِ كُتِبَا مِنَ الذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ. (1)

ترجمہ: جب مرد رات میں بیدار ہو اور اپنی بیوی کو بیدار کرے پھر وہ دونوں دو رکعت بھی پڑھ لیں تو وہ بکثرت ذکر کرنے والے مرد اور بکثرت ذکر کرنے والی عورتوں میں سے شمار ہوں گے۔

تین شخص اللہ کو محبوب ہیں

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

(1) سنن ابن ماجه: كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها،باب ما جاء فيمن أيقظ اهله من الليل،رقم الحديث: ۱۳۳۵

فرمایا:

"ثَلاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللَّهُ: رَجُلٌ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتْلُو كِتَابَ اللَّهِ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ يُخْفِيهَا مِنْ شِمَالِهِ، وَرَجُلٌ كَانَ فِي سَرِيَّةٍ فَانْهَزَمَ فَاسْتَقْبَلَ الْعَدُوَّ. ❶

ترجمہ: تین شخص اللہ کو محبوب ہیں: ایک وہ شخص جو رات کو اٹھ کر (تہجد میں) کتاب اللہ کی تلاوت کرے، دوسرا وہ شخص جو ایسے خفیہ صدقہ دیں کہ بائیں ہاتھ کو پتہ نہ چلے، تیسرا وہ شخص جو کسی سریہ میں ہو پس وہ شکست کھا گیا تو وہ دشمن سے جا ملا۔

دو شخص اللہ کو پسند ہیں

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عَجِبَ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ مِنْ رَجُلَيْنِ: رَجُلٍ ثَارَ عَنْ وِطَائِهِ وَلِحَافِهِ مِنْ بَيْنِ أَهْلِهِ وَحَيِّهِ إِلَى صَلَاتِهِ، فَيَقُولُ رَبُّنَا: أَيَا مَلَائِكَتِي، اُنْظُرُوا إِلَى عَبْدِي، ثَارَ مِنْ فِرَاشِهِ وَوِطَائِهِ، وَمِنْ بَيْنِ حَيِّهِ وَأَهْلِهِ إِلَى صَلَاتِهِ، رَغْبَةً فِيمَا عِنْدِي، وَشَفَقَةً مِمَّا عِنْدِي. وَرَجُلٍ غَزَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَانْهَزَمُوا، فَعَلِمَ مَا عَلَيْهِ مِنَ الْفِرَارِ، وَمَا لَهُ فِي الرُّجُوعِ، فَرَجَعَ حَتَّى أُهْرِيقَ دَمُهُ، رَغْبَةً فِيمَا عِنْدِي، وَشَفَقَةً مِمَّا عِنْدِي، فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَلَائِكَتِهِ: اُنْظُرُوا إِلَى عَبْدِي، رَجَعَ رَغْبَةً فِيمَا عِنْدِي، وَرَهْبَةً مِمَّا عِنْدِي، حَتَّى أُهْرِيقَ دَمُهُ. ❷

ترجمہ: ہمارے رب کو دو قسم کے آدمی بڑے اچھے لگتے ہیں، ایک تو وہ جو اپنے بستر اور

❶ المعجم الكبير: باب العين، ج ١٠ ص ٢٠٧، رقم الحديث: ١٠٤٨٦

❷ مسند أحمد: مسند المكثرين من الصحابة، ج٧ ص ٢١، رقم الحديث: ٣٩٤٩

لحاف اپنے اہل خانہ اور محلّہ کو چھوڑ کر نماز کے لئے نکلتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے میرے فرشتو! میرے اس بندے کو دیکھو جو اپنے بستر اور لحاف اپنے محلے اور اہل خانہ کو چھوڑ کر نماز کے لئے آیا ہے، میرے پاس موجود نعمتوں کے شوق میں اور میرے یہاں موجود سزاء کے خوف سے۔ اور دوسرا وہ آدمی جو اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے نکلا، لوگ شکست کھا کر بھاگنے لگے، اسے معلوم تھا کہ میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کرنے کی کیا سزا ہے اور واپس لوٹ جانے میں کیا ثواب ہے، چنانچہ وہ واپس آ کر لڑتا رہا یہاں تک کہ اس کا خون بہا دیا گیا اور اس کا یہ عمل بھی صرف میری نعمتوں کے شوق اور میری سزا کے خوف سے تھا، تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتے ہیں: میرے اس بندے کو دیکھو جو میری نعمتوں کے شوق اور سزا کے خوف سے واپس آ گیا یہاں تک کہ اس کا خون بہا دیا گیا۔

اللہ تعالیٰ دو شخصوں سے خوش ہوتے ہیں

اسی طرح ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَلَا إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَضْحَكُ إِلَى رَجُلَيْنِ رَجُلٍ قَامَ فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ مِنْ فِرَاشِهِ وَلِحَافِهِ وَدِثَارِهِ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ إِلَى صَلَاةٍ، فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَلَائِكَتِهِ: مَا حَمَلَ عَبْدِي هَذَا عَلَى مَا صَنَعَ؟ فَيَقُولُونَ: رَبَّنَا رَجَاءَ مَا عِنْدَكَ، وَشَفَقَةً مِمَّا عِنْدَكَ، فَيَقُولُ: فَإِنِّي قَدْ أَعْطَيْتُهُ مَا رَجَا وَأَمَّنْتُهُ مِمَّا خَافَ. ❶

ترجمہ: سنو! اللہ تعالیٰ دو شخصوں سے خوش ہوتا ہے، ایک وہ شخص جو ٹھنڈی رات میں

❶ المعجم الكبير: باب العين، ج ۹ ص ۱۰۱، رقم الحديث: ۸۵۳۲/قَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ. انظر: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد: كتاب الصلاة، باب في صلاة الليل، ج ۲ ص ۲۵۶، رقم الحديث: ۳۵۴۰

اپنے بستر سے، لحاف سے اور کمبل سے کھڑا ہو، پس وضو کرے پھر نماز کے لیے کھڑا ہو، تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں: میرے اس بندے کو ایسا کرنے پر کس نے مجبور کیا؟ تو فرشتے کہتے ہیں: اے میرے رب! اس چیز کی امید نے جو تیرے پاس ہے اور اس چیز کے ڈرنے جو تیرے پاس ہے، تو اللہ فرماتے ہیں: میں نے اس کو وہ چیز دے دی جس کی اس نے امید کی اور اس چیز سے محفوظ کر دیا جس سے یہ ڈرا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تہجد اور ذوقِ عبادت

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازِ تہجد

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس رات گذاری، فرماتے ہیں میں نے بستر کے عرض میں لیٹا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی زوجہ بستر کے طول میں لیٹیں ''فَنَامَ حَتَّى انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَرِيبًا مِنْهُ، فَاسْتَيْقَظَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ'' پس سو گئے حتی کہ آدھی رات یا اس کے مثل گزری ہوگی کہ آپ اپنے چہرے سے نیند کا اثر دور کرتے ہوئے بیدار ہوئے، پھر سورہ آل عمران کی دس آیتیں پڑھیں، بعد ازاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک لٹکتی ہوئی مشک کے پاس گئے اور اچھی طرح وضو کیا، پھر نماز پڑھنے کو کھڑے ہوئے، میں نے بھی آپ کی طرح کیا اور آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا، آپ نے اپنا دایاں ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرا کان ملنے لگے، پھر آپ نے دو رکعت نماز پڑھی پھر دو رکعت، پھر دو رکعت، پھر دو رکعت، پھر دو رکعت، پھر دو رکعت، پھر وتر پڑھے۔ پھر لیٹ گئے یہاں تک کہ آپ کے پاس مؤذن آیا، آپ کھڑے ہوئے دو رکعتیں پڑھیں، پھر باہر نکلے تو صبح کی نماز پڑھائی۔ ❶

❶ صحيح البخاري: كتاب الجمعة، باب ما جاء في الوتر، رقم الحديث: ۹۹۲

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے آخری پہر میں تہجد پڑھتے تھے

امام ابواسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اسود بن یزید رحمہ اللہ سے ان احادیث کے بارے میں پوچھا جوان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں بیان کی ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

كَانَ يَنَامُ أَوَّلَ اللَّيْلِ،وَيُحْيِي آخِرَهُ،ثُمَّ إِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ إِلَى أَهْلِهِ قَضَى حَاجَتَهُ، ثُمَّ يَنَامُ، فَإِذَا كَانَ عِنْدَ النِّدَاءِ الْأَوَّلِ،قَالَتْ: وَثَبَ. ❶

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شروع رات میں سوجاتے اور رات کے آخری حصہ میں جاگتے، پھر اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی ازواجِ مطہرات کی طرف کوئی حاجت ہوتی تو اس حاجت کو پورا فرمالیتے، پھر آپ سوجاتے اور جب پہلی اذان ہوتی تو فوراً اٹھ جاتے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تہجد میں طویل قیام

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے کہا کہ:

لَأَرْمُقَنَّ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّيْلَةَ،فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ،ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ،ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ،وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا،ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ،وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا،ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ،وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا،ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا،ثُمَّ أَوْتَرَ فَذَلِكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً. ❷

❶صحيح مسلم : كتاب صلاة المسافرين وقصرها،باب صلاة الليل وعدد ركعات النبى صلى الله عليه وسلم فى الليل،رقم الحديث: ٧٣٩

❷صحيح مسلم: كتاب صلاة المسافرين وقصرها ،باب الدعا فى صلاة الليل وقيامه،رقم الحديث: ٧٦٥

ترجمہ: میں آج کی رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو دیکھوں گا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو ہلکی رکعتیں پڑھیں، پھر دو لمبی رکعتیں پڑھیں، دو لمبی لمبی، دو لمبی سے لمبی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں پڑھیں اور یہ دونوں پہلی دونوں پڑھی گئی سے کم پڑھیں، پھر اس سے کم اور پھر اس سے کم دو رکعات پڑھیں، پھر اس سے کم دو رکعات پڑھیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین وتر پڑھے تو یہ تیرہ رکعتیں ہو گئیں۔

اتنا طویل قیام کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں میں ورم آجاتا تھا

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ، فَقِيلَ لَهُ: غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، قَالَ: أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا ❶

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم قیام کرتے حتی کہ قدم مبارک پر ورم آجاتا، آپ سے کہا گیا: اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ بخشش نہیں دیئے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں؟

تہجد کی نماز مت چھوڑو

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

لَا تَدَعْ قِيَامَ اللَّيْلِ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدَعُهُ، وَكَانَ إِذَا مَرِضَ، أَوْ كَسِلَ، صَلَّى قَاعِدًا. ❷

ترجمہ: رات کی نماز کو مت چھوڑو کیونکہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس کو کبھی نہیں چھوڑتے تھے، اگر کبھی بیمار ہوتے یا تھکاوٹ ہوتی تو بیٹھ کر پڑھتے۔

❶ صحیح البخاری: کتاب تفسیر القرآن، بَابُ لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا (الفتح: ۲) رقم الحدیث: ۴۸۳۶

❷ سنن أبی داود: کتاب الصلاۃ، باب قیام اللیل، رقم الحدیث: ۱۳۰۷

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آرام بھی فرماتے اور قیام بھی

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى نَظُنَّ أَنْ لَا يَصُومَ مِنْهُ، وَيَصُومُ حَتَّى نَظُنَّ أَنْ لَا يُفْطِرَ مِنْهُ شَيْئًا، وَكَانَ لَاتَشَاءُ أَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا رَأَيْتَهُ، وَلَانَائِمًا إِلَّا رَأَيْتَهُ. ❶

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سارا مہینہ افطار کرتے یہاں تک کہ ہم گمان کرتے کہ اب آپ اس ماہ میں روزہ نہیں رکھیں گے اور کسی مہینہ میں روزہ رکھتے تو ہم گمان کرنے لگتے کہ اب افطار نہیں کریں گے، اور ہم رات کو جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھنا چاہتے دیکھ لیتے اور سوئے ہوئے دیکھنا چاہتے تو دیکھ لیتے۔

اتنا طویل قیام کہ صحابی رسول نے بیٹھنے کا ارادہ کیا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک رات میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھنی شروع کی، لیکن آپ نے اتنا لمبا قیام فرمایا کہ میں نے برا خیال کرلیا۔ ہم نے پوچھا:

وَمَا هَمَمْتَ؟

ترجمہ: آپ نے کس کام کا ارادہ کرلیا تھا؟

انھوں نے فرمایا:

هَمَمْتُ أَنْ أَقْعُدَ وَأَذَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ❷

❶ صحيح البخاري: كتاب الجمعة، بَابُ قِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ مِنْ نَوْمِهِ، وَمَا نُسِخَ مِنْ قِيَامِ اللَّيْلِ، رقم الحديث: ۱۱۴۱

❷ صحيح البخاري، كتاب الجمعة، باب طول القيام في صلاة الليل ، رقم الحديث: ۱۱۳۵

ترجمہ: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بیٹھنے کا ارادہ کرلیا تھا۔

یعنی آپ کا قیام اتنا طویل تھا کہ میں نے چاہا کہ میں بیٹھ جاؤں۔اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کو عبادت کا کس قدر ذوق وشوق تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طویل قرأت اور عبادت

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھنی شروع کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ بقرہ شروع فرمائی اور میں نے (دل میں سوچا کہ شاید آپ) سو آیتوں پر رکوع کردیں گے، لیکن آپ پڑھتے رہے، پھر میں نے کہا: آپ اس سورت کو دو رکعتوں میں پڑھیں گے، لیکن آپ پڑھتے رہے، پھر میں نے کہا: آپ اسے ختم کر کے رکوع کردیں گے، لیکن آپ نے سورہ نساء شروع کردی، اسے ختم کر کے سورہ آلِ عمران شروع کردی اور اسے بھی پورا پڑھ لیا، آپ ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرتے تھے۔آپ جب کسی ایسی آیت کے پاس سے گزرتے جس میں تسبیح کا ذکر ہوتا تو آپ تسبیح کرنے لگتے۔اور جب ایسی آیت کے پاس سے گزرتے جس میں (اللہ سے) مانگنے کا ذکر ہوتا تو آپ اللہ سے مانگتے۔اور جب ایسی آیت کے پاس سے گزرتے، جس میں پناہ مانگنے کا ذکر ہوتا تو آپ پناہ مانگتے۔پھر آپ نے رکوع کیا اور ''سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ'' کہنے لگے، اور آپ کا رکوع قیام جیسا طویل تھا، پھر ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه'' فرما کر کھڑے ہوگئے اور تقریباً رکوع جتنی دیر کھڑے رہے، پھر سجدہ کیا اور ''سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى'' کہنے لگے، اور آپ کا سجدہ بھی قیام جیسا طویل تھا۔ (1)

---

(1) صحیح مسلم: کتاب صلاۃ المسافرین، باب استحباب تطویل القراءۃ فی صلاۃ اللیل، رقم الحدیث: ۷۷۲

اس حدیث سے اندازہ لگائیں کہ آپ کو عبادت کا کیسا ذوق تھا کہ نہایت ٹھہر ٹھہر کر ایک شب میں آپ نے سورہ بقرہ، سورہ آل عمران اور سورہ نساء تلاوت کیں اور رکوع اور قومہ بھی اتنا طویل تھا جتنا قیام تھا، آپ معصوم ہوکر اتنی کثرت سے عبادت کرتے تھے، تو ہم جیسے گناہ گاروں کو تو بطریقِ اولی کثرت سے عبادت کرنی چاہیے، اور اپنی راتوں کو شب بیداری، قیام اور تلاوت میں گزارنا چاہیے۔ جب عبادت کا ذوق ہو تو تھکاوٹ کا احساس نہیں ہوتا، بسا اوقات ساری ساری رات عبادت میں گزر جاتی ہے اور محسوس ہی نہیں ہوتا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کثرتِ عبادت اور خشیت الٰہی

حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ ایک دن میں اور عبید بن عمیر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے ان سے پردے کے پیچھے سے گفتگو کی، آپ نے فرمایا کہ اے عبید! تم ملنے کے لیے کیوں نہیں آتے، عبید نے کہا: کبھی کبھی ملنے سے محبت زیادہ ہوتی ہے، عبید نے عرض کیا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی عجیب ترین بات بیان فرمائیے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا یہ سن کر رونے لگیں اور فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام باتیں ہی عجیب تھیں، ایک رات میرے پاس تشریف لائے، یہاں تک کہ میرا بدن آپ کے جسم مبارک سے مس ہوگیا، پھر فرمایا: مجھے چھوڑو میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کروں گا، اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مشکیزے سے پانی لے کر وضو کیا، پھر نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور اس قدر روئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی مبارک تر ہوگئی، اس کے بعد سجدے میں روئے یہاں تک کہ زمین تر ہوگئی، پھر کروٹ لے کر لیٹ گئے، یہاں تک کہ بلال رضی اللہ عنہ صبح کی نماز کے لیے اطلاع دینے حاضر ہوئے، انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کیوں

روتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ معاف فرمادیے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بلال! میں کیوں نہ روؤں؟ اللہ تعالیٰ نے آج رات مجھ پر یہ آیت نازل فرمائی ہے:

﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ﴾(آل عمران: ۱۹۰)

ترجمہ: بیشک آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں اور رات دن کے بارے بارے آنے جانے میں ان عقل والوں کے لیے بڑی نشانیاں ہیں۔

پھر فرمایا: اس شخص کے لیے تباہی ہو جو یہ آیت پڑھے اور اس میں فکر نہ کرے۔ ❶

سفر میں بھی تہجد کا اہتمام

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُصَلِّي مَعَ الْفَرِيضَةِ فِي السَّفَرِ شَيْئًا قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا إِلَّا مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ، فَإِنَّهُ كَانَ يُصَلِّي عَلَى بَعِيرِهِ أَوْ عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ مَا تَوَجَّهَتْ بِهِ. ❷

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں فرض کے ساتھ نہ پہلے (سنتیں) پڑھتے اور نہ بعد میں مگر رات کی نماز اونٹ پر یا سواری پر پڑھتے، سواری کا رخ جس طرف بھی ہوتا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کس وقت پڑھتے تھے

حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی

❶ صحیح ابن حبان: کتاب الرقاق، باب التوبة، ج۲ ص ۳۸۶، ۳۸۷، رقم الحدیث: ۶۲۰/إسناد صحیح علی شرط مسلم

❷ السنن الكبرى: كتاب الصلاة، باب التخفيف فی ترک التطوع فی السفر، ج۳ ص ۲۲۵، رقم الحديث: ۵۵۰۸

اللہ علیہ وسلم کے عمل کے بارے میں پوچھا،توانہوں نے فرمایا:

كَانَ يُحِبُّ الدَّائِمَ ،قَالَ :قُلْتُ:أَيَّ حِينٍ كَانَ يُصَلِّي ؟فَقَالَتْ: كَانَ إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ،قَامَ فَصَلَّى. ❶

ترجمہ: آپ ہمیشہ عمل کو اگر چہ تھوڑا ہو پسند فرماتے تھے، انہوں نے کہا کہ میں نے عرض کیا کہ آپ نماز کس وقت پڑھتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: جب مرغ کا چیخنا سنتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے اور نماز پڑھتے۔

تہجد میں اٹھتے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول

حضرت حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک صحابی کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھا کہ میں نے سوچا میں ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دیکھوں گا کہ آپ کس طرح نماز ادا فرماتے ہیں؟ چنانچہ آپ عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد کافی دیر تک استراحت فرماتے رہے پھر (نیند سے) بیدار ہوئے اور آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی، پھر فرمایا:

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذَا بَاطِلًا حَتَّى بَلَغَ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ ۔یعنی اے ہمارے رب تو نے یہ بیکار نہیں بنایا۔ پھر اپنے بستر پر جھک کر مسواک اٹھائی اور ایک ڈول سے پیالے میں پانی نکال کر مسواک کی۔ پھر کھڑے ہوئے اور نماز پڑھنے لگے یہاں تک کہ میرے خیال میں جتنی دیر سوئے تھے اتنی ہی دیر نماز پڑھی۔ پھر لیٹ گئے یہاں تک کہ میں نے سوچا کہ اتنی ہی دیر سوئے ہیں جتنی دیر نماز ادا فرمائی تھی۔ پھر اٹھے اور اسی طرح عمل کیا جس طرح پہلی دفعہ کیا تھا اور وہی کچھ پڑھا جو پہلے پڑھا

❶ صحيح مسلم: كتاب صلاة المسافرين وقصرها،بَابُ صَلَاةِ اللَّيْلِ، وَعَدَدِ رَكَعَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اللَّيْلِ......الخ،رقم الحديث: ۱۷۴۱

تھا۔(یعنی رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سے إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ تک۔)
چنانچہ فجر تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دفعہ اسی طرح کا عمل دہرایا۔ ❶

تہجد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت کا ایک ایک حرف سمجھ آتا تھا

حضرت یعلی بن مملک رضی اللہ عنہ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرات اور نماز کا حال دریافت کیا، تو انہوں نے کہا:

وَمَا لَكُمْ وَصَلَاتَهُ؟ كَانَ يُصَلِّي وَيَنَامُ قَدْرَ مَا صَلَّى، ثُمَّ يُصَلِّي قَدْرَ مَا نَامَ، ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلَّى، حَتَّى يُصْبِحَ، وَنَعَتَتْ قِرَاءَتَهُ، فَإِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَتَهُ حَرْفًا حَرْفًا. ❷

ترجمہ: کہاں تمہاری نماز اور کہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا طریقہ یہ تھا کہ رات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ک نماز پڑھتے اور پھر اتنی ہی دیر کے لئے سو جاتے جتنی دیر تک نماز پڑھی تھی، پھر سونے کے بعد اتنی ہی دیر نماز میں مشغول رہتے جتنی دیر سوئے تھے اور یہ سلسلہ صبح تک جاری رہتا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت کا حال بیان کیا تو کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرات کا ایک ایک حرف الگ الگ ہوتا تھا۔ (یعنی آپ کی قرات کے ہر حرف کو اچھی طرح سنا جا سکتا تھا۔)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کے لیے اپنے اہل وعیال کو جگاتے

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

❶ سنن النسائی: كتاب قيام الليل وتطوع النهار، باب بأی شئ تستفتح صلاة الليل، رقم الحديث: ١٦٢٦

❷ سنن أبی داود: كتاب الصلاة، باب استحباب الترتيل فی القراءة، رقم الحديث: ١٤٦٦

ایک شب ان کے پاس آئے اور فاطمہ کے پاس آئے، تو فرمایا کہ "أَلا تُصَلِّيَانِ؟ تم دونوں نماز کیوں نہیں پڑھتے؟ میں نے کہا کہ یا رسول اللہ! ہماری جانیں اللہ کے قبضہ میں ہیں، جب وہ ہمیں اٹھانا چاہے گا تو ہم اٹھیں گے، جب ہم لوگوں نے کہا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوٹ گئے اور ہم لوگوں کی طرف کچھ بھی متوجہ نہ ہوئے، پھر میں نے سنا کہ آپ پیٹھ پھیر رہے تھے ران پر ہاتھ مارا اور فرمایا: "وَكَانَ الإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا" انسان تمام چیز سے زیادہ جھگڑالو ہے۔ ❶

حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شب بیداری کو اشعار میں بیان کرنا

وَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ يَتْلُو كِتَابَهُ إِذَا انْشَقَّ مَعْرُوفٌ مِنَ الصُّبْحِ سَاطِعُ
أَرَانَا الْهُدَى بَعْدَ الْعَمَى، فَقُلُوبُنَا بِهِ مُوقِنَاتٌ أَنَّ مَا قَالَ وَاقِعُ
يَبِيتُ يُجَافِي جَنْبَهُ عَنْ فِرَاشِهِ إِذَا اسْتَثْقَلَتْ بِالْمُشْرِكِينَ الْمَضَاجِعُ ❷

ترجمہ: اور ہم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں جو خدا کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں، جب رات کا اندھیرا ختم ہو کر صبح کی روشنی نمودار ہوئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ضلالت کے بعد ہمیں ہدایت کی روشنی دکھائی، ہمارے دل ان کی تمام باتوں کو درست تسلیم کرتے ہیں اور ان پر یقین رکھتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شب اس حال میں بسر ہوتی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو بستر سے الگ رہتے ہیں، جب کہ مشرکین پر ان کے بستر بھاری رہتے ہیں۔

❶ صحيح البخاري: كتاب الجمعة، بَابُ تَحْرِيضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى صَلاَةِ اللَّيْلِ وَالنَّوَافِلِ مِنْ غَيْرِ إِيجَابٍ، رقم الحديث: ١١٢٧

❷ تفسير ابن كثير: سورة السجدة، آیت نمبر ۱۶ کے تحت، ج ۶ ص ۳۲۴

تہجد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مختلف دعائیں

ا...... حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو تہجد کی نماز پڑھنے کیلئے کھڑے ہوتے تو یہ (دعا) پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَکَ الحَمْدُ لَکَ مُلْکُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَکَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَکَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَلِکُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَلَکَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُکَ الحَقُّ، وَلِقَاؤُکَ حَقٌّ، وَقَوْلُکَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ، وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، اللّٰهُمَّ لَکَ أَسْلَمْتُ، وَبِکَ آمَنْتُ، وَعَلَيْکَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْکَ أَنَبْتُ، وَبِکَ خَاصَمْتُ، وَإِلَيْکَ حَاکَمْتُ، فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ، وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَاإِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَوْ: لَا إِلَهَ غَيْرُکَ. (1)

ترجمہ: اے میرے! اللہ تیرے ہی لئے حمد ہے، تو آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان جو چیزیں ہیں ان کا نگران ہے، تیری ہی لئے حمد ہے تیرے ہی لئے آسمان اور زمین اور ان کے درمیان کی تمام چیزوں پر حکومت ہے، تیرے ہی لئے حمد ہے تو آسمان اور زمین کی روشنی کرنے والا ہے، تیرے ہی لئے حمد ہے، تو برحق ذات ہے، تیرا وعدہ حق ہے، تیری ملاقات حق ہے۔ تیرا قول برحق ہے، جنت حق ہے، جہنم حق ہے، تمام نبی حق ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر برحق ہیں اور قیامت حق ہے، اے

(1) صحيح البخاری: کتاب الجمعة، بَابُ التَّهَجُّدِ بِاللَّيْلِ وَقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَکَ، رقم الحديث: ۱۱۲۰

میرے اللہ! میں نے اپنی گردن تیرے لئے جھکا دی اور میں تجھ پر ایمان لایا، تجھ پر میں نے بھروسہ کیا، تیری طرف میں متوجہ ہوا، تیری ہی مدد سے (دشمنوں سے) لڑا، اور تیری ہی طرف میں نے اپنا مقدمہ پیش کیا، میرے اگلے پچھلے اور ظاہری اور چھپے ہوئے گناہوں کو بخش دے، تو ہی آگے اور پیچھے کرنے والا ہے، تو ہی معبود ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

۲......حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف فرماتے ہیں کہ میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اپنی نماز شروع فرماتے تو کس طرح شروع کرتے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب بھی رات کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز شروع فرماتے تو یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ جَبْرَائِيلَ، وَمِيكَائِيلَ،وَإِسْرَافِيلَ،فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ،أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ،اِهْدِنِي لِمَا اخْتُلِفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ،إِنَّكَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ. ❶

ترجمہ: اے اللہ! جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل کے پروردگار، آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! ظاہر اور باطن کے جاننے والے، تو ہی اپنے بندوں کے درمیان جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں مجھے سیدھا راستہ دکھا اور اے اللہ! حق کی جن باتوں میں اختلاف ہو گیا ہے تو مجھے ان میں سیدھے راستے پر رکھ بے شک تو ہی جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی ہدایت عطا فرماتا ہے۔

❶ صحیح مسلم: کتاب صلاة المسافرين وقصرها،باب الدعاء فى صلاة الليل وقيامه،رقم الحديث: ۷۷۰

۳......حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ،فَقَالَ:لاَإِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ،لَهُ المُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ،وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ،اَلْحَمْدُ لِلَّهِ،وَسُبْحَانَ اللَّهِ،وَلاَإِلَهَ إِلَّا اللَّهُ،وَاللَّهُ أَكْبَرُ،وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ،ثُمَّ قَالَ:اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي،أَوْ دَعَا،اُسْتُجِيبَ لَهُ،فَإِنْ تَوَضَّأَ وَصَلَّى قُبِلَتْ صَلاَتُهُ.❶

ترجمہ: جوشخص رات کو اٹھے اور ”لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَلاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“ کہے پھر کہے ”اَللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي“ یا دعا کرے تو اس کی دعا قبول کی جاتی ہے، اگر اس نے وضو کیا اور نماز پڑھی تو اس کی نماز قبول ہوتی ہے۔

۴......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جاگتے تو فرماتے:

لاَ إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، سُبْحَانَكَ،اللَّهُمَّ أَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِي،وَأَسْأَلُكَ رَحْمَتَكَ،اَللَّهُمَّ زِدْنِي عِلْمًا،وَلاَ تُزِغْ قَلْبِي بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنِي،وَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً،إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ.❷

ترجمہ: کوئی معبود نہیں آپ کے علاوہ، آپ پاک ہیں، اے اللہ! میں آپ سے اپنے گناہوں کی مغفرت چاہتا ہوں اور آپ کی رحمت کا سائل ہوں، اے اللہ! میرے علم

❶صحیح البخاری: کتاب الجمعة،باب فضل من تعار من اللیل فصلی، رقم الحدیث: ۱۱۵۴

❷سنن أبی داود: کتاب الأدب،باب ما یقول الرجل إذا تعار من اللیل، رقم الحدیث: ۵۰۶۱

میں اضافہ فرما اور میرے قلب کو گمراہ مت فرما بعد اس کے آپ مجھے ہدایت دے چکے ہوں اور خاص اپنی طرف سے مجھے رحمت عنایت فرما، بیشک آپ بہت زیادہ دینے والے ہیں۔

۵......حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَبِيتُ عَلَى ذِكْرٍ طَاهِرًا،فَيَتَعَارُّ مِنَ اللَّيْلِ فَيَسْأَلُ اللَّهَ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ. ❶

ترجمہ: کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ وہ اللہ کے ذکر کے ساتھ باوضو رات گذارے اور رات کو اچانک بیدار ہو اور اللہ سے دنیا وآخرت کی پناہ مانگے اور اللہ اسے نہ دے یعنی اللہ ضرور دیتے ہیں۔

۶......حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ كَبَّرَ،ثُمَّ يَقُولُ: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ،وَتَعَالَى جَدُّكَ،وَلَا إِلَهَ غَيْرَكَ،ثُمَّ يَقُولُ:لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثَلَاثًا،ثُمَّ يَقُول:اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا ثَلَاثًا، أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمْزِهِ،وَنَفْخِهِ، وَنَفْثِهِ. ❷

ترجمہ: رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب رات میں نماز تہجد کے لئے کھڑے ہوتے تو اولاً

❶سنن أبی داود: کتاب الأدب،باب النوم علی طهارة،رقم الحديث: ۵۰۴۲

❷سنن أبی داود: کتاب الصلاة، بَابُ مَنْ رَأَى الِاسْتِفْتَاحَ بِسُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ،رقم الحديث:۷۷۵

تکبیر کہتے اس کے بعد ''سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالَى جَدُّکَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُکَ'' پڑھتے، پھر تین مرتبہ '' لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهَ '' فرماتے۔ پھر تین مرتبہ ''اَللّٰهُ أَکْبَرُ کَبِيرًا''فرماتے (اس کے بعد)''أَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمْزِهِ وَنَفْخِهِ وَنَفْثِهِ'' پڑھتے اور پھر قراءت فرماتے۔

نمازِ تہجد کی اہمیت وفضیلت سے متعلق حضراتِ صحابہ کرام اور سلف کے اقوال

شب بیداری میں تلاوت کے دوران خوف وخشیت کی کیفیت

۱......حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے:

كَانَ يَمُرُّ بِالْآيَةِ مِنْ وِرْدِهِ بِاللَّيْلِ فَيَسْقُطُ حَتَّى يُعَادَ مِنْهَا أَيَّامٌ كَثِيرَةٌ كَمَا يُعَادُ الْمَرِيضُ. ❶

ترجمہ: رات کو جب کسی آیت پر گزرتے تو خوف وخشیت میں گر جاتے حتی کہ کئی دنوں لوگ عیادت کے لئے آتے جیسا کہ کسی مریض کی عیادت کی جاتی ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اپنے گھر والوں کو تہجد کے لیے جگانا

۲......حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يُصَلِّيَ، حَتَّى إِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ أَيْقَظَ أَهْلَهُ، وَيَقُولُ: الصَّلَاةَ الصَّلَاةَ، وَيَتْلُو هَذِهِ الْآيَةَ: (وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ

❶ إحياء علوم الدين: كتاب ترتيب الأوراد وتفصيل إحياء الليل، الباب الثانی، فضيلة قيام الليل، ج ١ ص ٣٥٥

لِلتَّقْوَى)(طه: ۱۳۲) ❶

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ رات میں جس قدر چاہتے نماز پڑھتے یہاں تک کہ جب رات کا آخری پہر ہوتا تو اپنے گھر والوں کو نماز کے لیے جگاتے اور فرماتے نماز، نماز، اور یہ آیت تلاوت فرماتے: ''وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوَى'' اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیجئے اور ان کو مظبوطی سے جمے رہنے کا کہیے، ہم آپ سے رزق کا سوال نہیں کرتے، ہم آپ کو رزق دیتے ہیں، اور بہترین انجام پرہیز گاروں کے لیے ہے۔

تہجد پڑھنے والوں کے لیے انعامات

۳...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أَنَّهُ مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ : لَقَدْ أَعَدَّ اللَّهُ لِلَّذِينَ تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ مَا لَمْ تَرَ عَيْنٌ وَلَمْ تَسْمَعْ أُذُنٌ وَلَمْ يَخْطِرْ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ، وَلَا يَعْلَمُهُ نَبِيٌّ مُرْسَلٌ وَلَا مَلَكٌ مُقَرَّبٌ، قَالَ: نَحْنُ نَقْرَؤُهَا (فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ)(السجدة :۱۷) ❷

ترجمہ: تورات میں یہ لکھا ہوا ہے: یقیناً اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لیے جس کے پہلو ان خوابگاہوں سے الگ ہوتے ہیں وہ نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جن کو کسی آنکھ نے نہ دیکھا

❶ مصنف عبدالرزاق: کتاب الصلاة ،باب الصلاة من الليل ، ج۳ص ۴۹،رقم الحدیث: ۴۷۴۳

❷ المستدرک علی الصحیحین :کتاب التفسیر ،تفسیر سورة السجدة ، ج۲ص ۴۴۸،رقم الحدیث: ۳۵۵۰/قَالَ الْحَاكِمُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ.وَوَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ

اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی کے دل میں اسکا خیال بھی آیا اور نہ جس کو کوئی مقرب فرشتہ جانتا ہے اور نہ کوئی نبی اور رسول، اور ہم اللہ تعالی کا یہ ارشاد پڑھتے ہیں:
چنانچہ کسی متنفس کو کچھ پتہ نہیں ہے کہ ایسے لوگوں کے لیے آنکھوں کا ٹھنڈک کا کیا سامان ان کے اعمال کے بدلے میں چھپا کر رکھا گیا ہے۔

حاملِ قرآن کے لیے مناسب ہے کہ وہ رات کے حق کو پہچانے

۴......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

يَنبَغِى لِحَامِلِ الْقُرْآنِ أَنْ يُعْرَفَ بِلَيْلِهِ إِذِ النَّاسُ نَائِمُونَ، وَبِنَهَارِهِ إِذِ النَّاسُ مُفْطِرُونَ، وَبِحُزْنِهِ إِذِ النَّاسُ يَفْرَحُونَ،وَبِخُشُوعِهِ إِذِ النَّاسُ يَخْتَالُونَ،وَبِوَرَعِهِ إِذِ النَّاسُ يَخْلِطُونَ،وَبِصَمْتِهِ إِذِ النَّاسُ يَخُوضُونَ، وَبِبُكَائِهِ إِذِ النَّاسُ يَضْحَكُونَ. ❶

ترجمہ: حافظ قرآن کیلئے مناسب ہے کہ وہ اپنی رات (کے حق) کو پہچانے جب کہ لوگ سو رہے ہوں، اور اپنے دن کو جب کہ لوگ روزے سے نہ ہوں، اور اپنے رنج وغم کو جب کہ لوگ خوش طبعی کر رہے ہوں، اور اپنے خشوع کو جب کہ لوگ اترا رہے ہوں، اور اپنے ورع وتقوی کو جب کہ لوگ خلط ملط کر رہے ہوں، اور اپنی خوشی کو جب کہ لوگ لایعنی میں مشغول ہو رہے ہوں، اور اپنی گریہ وزاری کو جب کہ لوگ ہنس رہے ہوں۔

پوری رات شب بیداری اور تلاوت میں گریہ وزاری

۵......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے:

كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَاهَدَأَتِ الْعُيُوْنُ قَامَ فَيَسْمَعُ لَهُ دَوِيٌّ

❶حلية الأولياء: المهاجرون من الصحابة، ترجمة: عبدالله بن مسعود، ج ۱ ص ۱۲۹

كَدَوِيِّ النَّحْلِ حَتَّى يُصْبِحَ. ❶

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی جب آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتیں تو کھڑے ہو جاتے اور صبح تک شہد کی مکھیوں کی آواز کی طرح ان کی تلاوت (اور گریہ وزاری جاری رہتی۔)

تہجد کی نماز کی فضیلت دن کی نمازوں پر

۶......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

فَضْلُ صَلَاةِ اللَّيْلِ عَلَى صَلَاةِ النَّهَارِ كَفَضْلِ صَدَقَةِ السِّرِّ عَلَى صَدَقَةِ الْعَلَانِيَةِ. ❷

ترجمہ: رات کی دن نماز کو دن کی نماز پر ایسی ہی فضیلت حاصل ہے جیسے خفیہ صدقہ کو علانیہ صدقہ پر فضیلت حاصل ہے۔

تہجد سے محروم کون ہوتا ہے

۷......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

حَسْبُ الرَّجُلِ مِنَ الْخَيْبَةِ،أَوْ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَنَامَ لَيْلَةً حَتَّى يُصْبِحَ،وَقَدْ بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنِهِ فَلَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ لَيْلَةً حَتَّى يُصْبِحَ. ❸

ترجمہ: آدمی کے نامراد ہونے کے لیے کافی ہے یا فرمایا: شر کی بات میں سے ہے کہ آدمی رات گزارے اور اللہ کا ذکر نہ کرے حتی کہ صبح ہو جائے، پس وہ صبح کرتا ہے اس حال میں کہ شیطان نے اس کے کان میں پیشاب کیا ہوتا ہے۔

❶ إحياء علوم الدين: كتاب ترتيب الأوراد وتفصيل إحياء الليل،الباب الثانى،فضيلة قيام الليل، ج ۱ ص ۳۵۵

❷ مصنف عبد الرزاق: كتاب الصلاة ،باب الصلاة من الليل ، ج۳ص ۴۶،رقم الحديث: ۴۷۳۵

❸ مختصر قيام الليل للمروزى: بَابُ مَا يُعَاقَبُ بِهِ تَارِكُ قِيَامِ اللَّيْلِ، ص ۱۰۳

رات گزارنے میں لوگ تین طرح کے ہوتے ہیں

۸......طارق بن شہاب رحمہ اللہ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ کے ہاں رات گزاری تاکہ اِن عبادت دیکھ سکیں، چنانچہ رات کے پہر میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اٹھے اور نماز پڑھی، طارق بن شہاب نے گویا دیکھا ہی نہیں جو اس نے سوچا، تو اسکا تذکرہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے پاس کیا، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

حَافِظُوا عَلَى هَذِهِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ،فَإِنَّهُنَّ كَفَّارَاتٌ لِهَذِهِ الْجِرَاحَاتِ مَا لَمْ تُصَبُ الْمَقْتَلَةُ،فَإِذَا صَلَّى النَّاسُ الْعِشَاءَ صَدَرُوا عَلَى ثَلَاثِ مَنَازِلَ:مِنْهُمْ مَنْ عَلَيْهِ وَلَا لَهُ،وَمِنْهُمْ مَنْ لَهُ وَلَا عَلَيْهِ،وَمِنْهُمْ مَنْ لَا لَهُ وَلَا عَلَيْهِ،فَرَجُلٌ اغْتَنَمَ ظُلْمَةَ اللَّيْلِ فِي غَفْلَةِ النَّاسِ،فَرَكِبَ رَأْسُهُ فِي الْمَعَاصِي،فَذَلِكَ عَلَيْهِ وَلَا لَهُ،وَمَنْ لَهُ وَلَا عَلَيْهِ فَرَجُلٌ اغْتَنَمَ ظُلْمَةَ اللَّيْلِ وَغَفْلَةَ النَّاسِ،فَقَامَ يُصَلِّي فَذَلِكَ لَهُ وَلَا عَلَيْهِ،وَمِنْهُمْ مَنْ لَا لَهُ وَلَا عَلَيْهِ، فَرَجُلٌ صَلَّى ثُمَّ نَامَ، فَذَلِكَ لَا لَهُ وَلَا عَلَيْهِ، وَعَلَيْكَ بِالْقَصْدِ وَالدَّوَامِ. ❶

ترجمہ: ان پانچ نمازوں کی پابندی کرو، اس لیے وہ ان زخموں کا کفارہ ہیں جب قتل نہ کرے، جب لوگ عشاء کی نماز پڑھ لیتے ہیں تو لوگ تین طرح کے ہوتے ہیں: ان میں سے بعض لوگ ایسے ہیں جن کا صرف نقصان ہوتا ہے فائدہ نہیں ہوتا، اور ان میں

❶ المعجم الكبير :باب السين، ج٦ ص ٢١٧،رقم الحديث: ٦٠٥١/قَالَ الْهَيْثَمِي: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُونَ،انظر:مجمع الزوائد ومنبع الفوائد: كتاب الصلاة،باب فضل الصلاة وحقنها للدم ، ج ١ ص ٢٩٩،رقم الحديث:١٦٦٣

سے بعض لوگ ایسے ہیں جن کا صرف فائدہ ہوتا ہے نقصان نہیں ہوتا، اوران میں سے بعض لوگ ایسے ہیں جن کا نہ نقصان ہوتا ہے اور نہ فائدہ ہوتا ہے۔پس وہ شخص جو رات کی تاریکی اورلوگوں کے غفلت کوغنیمت سمجھتے ہوئے جاگا اور گناہ کرنے لگا تو اسکا صرف نقصان ہے فائدہ کوئی نہیں، اور وہ شخص جورات کی تاریکی اورلوگوں کے غفلت کوغنیمت سمجھتے ہوئے جاگا اور نماز پڑھی اسکا فائدہ ہے نقصان کوئی نہیں، اور جو شخص جس نے نماز پڑھی اورسو گیا اسکا نہ نقصان ہے اور نہ فائدہ ہے، پس تم پر لازم ہے کہ تم میانہ روی اوراعتدال کواختیار کرو۔

رات کی ایک رکعات دن کی دس رکعتوں سے افضل ہے

۹......حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

رَكْعَةٌ بِاللَّيْلِ أَفْضَلُ مِنْ عَشْرٍ بِالنَّهَارِ. ❶

ترجمہ:رات کی ایک رکعتِ نماز دن کی دس رکعتوں سے افضل ہے۔

مسلمان کی عزت تہجد کا اہتمام ہے

۱۰......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

شَرَفُ الرَّجُلِ قِيَامُهُ بِاللَّيْلِ،وَغِنَاهُ اسْتِغْنَاؤُهُ عَمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ. ❷

ترجمہ:مسلمان کی شرافت رات کو قیام کرنا ہے اوراسکی مال داری لوگوں کے مال سے مستغنی ہونا ہے۔

❶مختصر قيام الليل للمروزی:بَابُ مَا جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُ فِي التَّرْغِيبِ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ وَفَضِيلَتِهِ، ج ا ص ٦٣

❷مختصر قيام الليل للمروزی:بَابُ مَا جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُ فِي التَّرْغِيبِ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ وَفَضِيلَتِهِ، ج ا ص ٦٣

تہجد میں طویل قیام عابدین کی راحت کا ذریعہ ہے

۱۱......حضرت یزید رقاشی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

بِطُولِ التَّهَجُّدِ تَقَرُّ عُيُونُ الْعَابِدِينَ،وَبِطُولِ الظَّمَإِ تَفْرَحُ قُلُوبُهُمْ عِنْدَ لِقَاءِ اللَّهِ. ❶

ترجمہ: لمبی تہجد سے عابدین کی آنکھیں ٹھنڈی ہوجاتی ہیں اور لمبی پیاس سے انکے قلوب اللہ تعالی سے ملنے کے وقت خوش ہوتے ہیں۔

شب بیداری باوقار اور باعزت بناتی ہے

۱۲......حضرت وہب بن منبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قِيَامُ اللَّيْلِ يَشْرُفُ بِهِ الْوَضِيعُ،وَيَعِزُّ بِهِ الذَّلِيلُ،وَصِيَامُ النَّهَارِ يَقْطَعُ عَنْ صَاحِبِهِ الشَّهَوَاتِ،وَلَيْسَ لِلْمُؤْمِنِينَ رَاحَةٌ دُونَ دُخُولِ الْجَنَّةِ. ❷

ترجمہ: شب بیداری بے وقار کو باعظمت اور بے عزت کو باعزت بناتی ہے،اور دن میں روزہ رکھنا روزہ رکھنے والے کی شہوات کو ختم کرتا ہے،اور مؤمنین کیلئے جنت میں داخل ہونے سے پہلے راحت نہیں ہے۔

خیر کا کوئی کام تہجد سے بڑھ کر نہیں

۱۳......حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَا عَمِلَ النَّاسُ مِنْ عَمَلٍ أَثْبَتَ فِي خَيْرٍ مِنْ صَلاةٍ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ،وَمَا فِي الْأَرْضِ شَيْءٌ أَجْهَدُ لِلنَّاسِ مِنْ قِيَامِ اللَّيْلِ وَالصَّدَقَةِ،قِيلَ :فَأَيْنَ

❶مختصر قيام الليل للمروزى:بَابُ مَا جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُ فِي التَّرْغِيبِ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ وَفَضِيلَتِهِ،ج ا ص٦٧

❷مختصر قيام الليل للمروزى:بَابُ مَا جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُ فِي التَّرْغِيبِ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ وَفَضِيلَتِهِ،ج ا ص٦٧

الْوَرَعُ؟وَقَالَ:ذَاکَ مِلَاکُ الأَمْرِ.❶

ترجمہ: (عہدِ صحابہ میں) یہ کہا جاتا تھا کہ بھلائی کا کوئی کام رات میں تہجد پڑھنے سے افضل نہیں ہے، اور دنیا میں شب بیداری اور صدقہ سے زیادہ با مشقت لوگوں کیلئے اور کچھ نہیں ہے، حضرت سے پوچھا گیا کہ پھر تقوی وورع کہاں گئے؟ فرمایا کہ تقوی تو سب کی جڑ ہے۔

تہجد پڑھنے والوں کے چہرے کیوں روشن

١٤......حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے کہا گیا:

مَا بَالُ الْمُتَهَجِّدِينَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ وُجُوهًا؟

ترجمہ: تہجد پڑھنے والوں کے چہرے تمام لوگوں سے زیادہ خوبصورت کیوں ہوتے ہیں؟

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا:

لأَنَّهُمْ خَلَوْا بِالرَّحْمَنِ فَأَلْبَسَهُمْ مِنْ نُورِهِ نُورًا.❷

ترجمہ: اس لئے ان لوگوں نے اللہ کے ساتھ خلوت اختیار کی، اللہ نے انکو اپنے نور میں سے کچھ عطا فرمایا۔

تہجد پڑھنے والوں کے لیے تین خصوصی اکرام

١٥......حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"لِلْمُصَلِّي ثَلاثُ خِصَالٍ:يَتَنَاثَرُ الْبِرُّ مِنْ عَنَانِ السَّمَاءِ إِلَى مَفْرِقِ رَأْسِهِ،

❶مختصر قيام الليل للمروزی:بَابُ مَا جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُ فِي التَّرْغِيبِ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ وَفَضِيلَتِهِ، ج ١ ص ٦٣

❷مختصر قيام الليل للمروزی:بَابُ مَا جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُ فِي التَّرْغِيبِ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ وَفَضِيلَتِهِ، ج ١ ص ٥٨

وَتَحُفُّ بِهِ الْمَلائِكَةُ مِنْ لَدُنْ قَدَمَيْهِ إِلَى عَنَانِ السَّمَاءِ،وَيُنَادِيهِ مُنَادٍ لَوْ يَعْلَمُ الْمُصَلِّي مَنْ يُنَاجِي مَا انْفَتَلَ.❶

ترجمہ:(تہجد) کی نماز پڑھنے والے کے ساتھ تین خصوصی اکرام کیا جائیگا:ان کی مانگ سے آسمان تک نور کا سلسلہ قائم ہوتا ہے۔ان کے پیر سے آسمان تک فرشتے اسے گھیر لیتے ہیں۔ایک منادی اعلان کرتا ہے کہ اللہ کے مناجات کو بندہ جان لیتا تو وہ تہجد نہ چھوڑتا۔

قربِ الٰہی کا حصول تہجد کے ذریعے ہوتا ہے

١٦......حضرت حسن رحمہ اللہ سے کسی نے پوچھا:

يَاأَبَاسَعِيدٍ مَاأَفْضَلُ مَايَتَقَرَّبُ بِهِ الْعَبْدُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى مِنَ الْأَعْمَالِ؟

ترجمہ:اے ابوسعید!اعمال سے کونساعمل افضل ہے جواللہ کے قریب کردے۔

حضرت حسن رحمہ اللہ نے فرمایا:

مَاأَعْلَمُ شَيْئًايَتَقَرَّبُ بِهِ الْمُتَقَرِّبُونَ إِلَى اللَّهِ أَفْضَلُ مِنْ قِيَامِ الْعَبْدِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ إِلَى الصَّلَاةِ.❷

ترجمہ:میں بندے کا رات کے درمیان میں قیام کرنے سے افضل کسی چیز کونہیں جانتا جواللہ کے قریب کردے۔

جب تک نیند غالب نہ آئے میں نہیں سوتا

١٧......حضرت حسن بن صالح رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِنِّي لَأَسْتَحِي مِنَ اللَّهِ أَنْ أَنَامَ تَكَلُّفًاحَتَّى يَكُونَ النَّوْمُ هُوَ الَّذِي

❶قيام الليل للمروزي: ج ١ ص ٦٣

❷موسوعة ابن أبي الدنيا: ج ١ ص ٢٤٨

يَصُرَعُنِیُ.❶

ترجمہ: مجھے اللہ سے حیا آتی ہے کہ میں تکلف کے ساتھ نیند کروں حتی کہ نیند مجھے گرادے۔اور اسکو"وادی کا سانپ"کہا جاتا تھا۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا رات بھر قیام اللیل

۱۸......ابوحنیفہ رحمہ اللہ ابتداء میں آدھی رات آرام کرتے اور آدھی رات قیام کرتے، ایک مرتبہ آپ چند لوگوں کے پاس سے گزرے،تو انہوں نے کہا: یہ وہ شخص ہے جو ساری رات قیام کرتا ہے،امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرمانے لگے:

إِنِّیُ أَسُتَحُیِ أَنُ أُوُصِفَ بِمَالَاأَفُعَلُ،فَكَانَ بَعُدَ ذَلِكَ يُحُيِی اللَّيُلَ كُلَّهُ.❷

ترجمہ: مجھے حیاء آتی ہے میری ایسی تعریف کی جائے جو میں نے نہیں کرتا،پس اسکے بعد ساری رات قیام کرتے تھے۔

امام شافعی رحمہ اللہ کا رات بھر طویل قیام

۱۹......امام ربیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

بِتُّ فِیُ مَنُزِلِ الشَّافِعِیُ رَحِمَهُ اللَّهُ لَيَالِیُ كَثِيُرَةً فَلَمُ يَكُنُ يَنَامُ مِنَ اللَّيُلِ إِلَّايَسِيُرًا.❸

ترجمہ: میں نے امام شافعی کے گھر میں کئی راتیں گزاری،وہ رات کو بہت کم سویا کرتے تھے۔

---

❶صفة الصفوة:ذكر المصطفين من أهل الكوفة من التابعين ومن بعدهم،ج۲ص۸۸

❷إحياء علوم الدين: كتاب ترتيب الأوراد وتفصيل إحياء الليل،الباب الثانی،فضيلة قيام الليل،ج۱ص۳۵۵

❸إحياء علوم الدين: كتاب ترتيب الأوراد وتفصيل إحياء الليل،الباب الثانی،فضيلة قيام الليل،ج۱ص۳۵۵

رات بھر شب بیداری اور جہنم سے نجات کی دعا

۲۰......حضرت صلہ بن اشیم رحمہ اللہ پوری رات نماز پڑھتے، صبح ہوتی تو یہ دعا کرتے:

إِلٰهِیْ لَيْسَ مِثْلِیْ يَطْلُبُ الْجَنَّةَ وَلَكِنْ أَجِرْنِیْ بِرَحْمَتِکَ مِنَ النَّارِ. ❶

ترجمہ: مجھ جیسا گناہ گار بندہ جنت کس منہ سے طلب کرے، بس یہی درخواست ہے کہ اپنی رحمت سے دوزخ سے نجات عطا فرما۔

جب انعامات میں اضافہ ہے تو عبادت میں بھی اضافہ ہونا چاہیے

۲۱......حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ نے ایک رات پیٹ بھر کھانا کھایا اور کہا:

إِنَّ الْحِمَارَ إِذَا زِيْدَ فِیْ عَلَفِهِ زِيْدَ فِیْ عَمَلِهِ فَقَامَ تِلْکَ اللَّيْلَةَ حَتّٰى أَصْبَحَ. ❷

ترجمہ: اگر گدھے کے چارے میں اضافہ کیا جاتا ہے تو اس کے کام میں بھی اضافہ کیا جاتا ہے، چنانچہ ساری رات عبادت میں گزار دی یہاں تک کہ صبح ہوگئی۔

عابدین کی نیند جہنم کے خوف سے اڑ گئی

۲۲......امام طاؤس رحمہ اللہ کے بارے میں منقول ہے:

إِذَا اضْطَجَعَ عَلَى فِرَاشِهِ يَتَقَلّٰى عَلَيْهِ كَمَا تَتَقَلَّى الْحَبَّةُ عَلَى الْمِقْلَاةِ ثُمَّ يَثِبُ وَيُصَلِّی إِلَى الصَّبَاحِ ثُمَّ يَقُوْلُ طَيَّرَ ذِكْرُ جَهَنَّمَ نَوْمَ الْعَابِدِيْنَ. ❸

ترجمہ: جب بستر پر لیٹتے تو اس طرح اچھلتے رہتے جس طرح دانہ کڑاہی میں اچھلتا ہے، پھر اٹھ کر کھڑے ہو جاتے اور صبح تک نماز میں مشغول رہتے، پھر یہ فرماتے عابدین کی نیند جہنم کے خوف سے اڑ گئی۔

---

❶ إحياء علوم الدين: كتاب ترتيب الأوراد وتفصيل إحياء الليل، ج ۱ ص ۳۵۵

❷ إحياء علوم الدين: كتاب ترتيب الأوراد وتفصيل إحياء الليل، الباب الثانی، فضيلة قيام الليل، ج ۱ ص ۳۵۵

❸ إحياء علوم الدين: كتاب ترتيب الأوراد وتفصيل إحياء الليل، الباب الثانی، فضيلة قيام الليل، ج ۱ ص ۳۵۵/صفة الصفوة: ترجمة: طاوس بن كيسان، ج ۱ ص ۴۵۴

تہجد سے محرومی کا سبب گناہوں کی کثرت ہے

۲۳......حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِنِّیْ لَأَسْتَقْبِلُ اللَّيْلَ مِنْ أَوَلِهٖ فَيُهَوِّلُنِیْ طُوْلَهُ فَأَفْتَتِحُ الْقُرْآنَ فَأَصْبَحَ وَمَا قَضَيْتُ نَهْمَتِیْ.

ترجمہ: جب رات آئی ہے تو اس کی طوالت کا خوف مجھے بے چین کر دیتا ہے، اسی حالت میں قرآنِ پاک کی تلاوت شروع کر لیتا ہوں، رات گزر جاتی ہے اور میں اپنی ضرورت کی تکمیل بھی نہیں کر پاتا۔

یہی فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِذَالَمْ تَقْدِرْ عَلٰى قِيَامِ اللَّيْلِ وَصِيَامِ النَّهَارِفَاعْلَمْ أَنَّکَ مَحْرُوْمٌ وَقَدْ كَثُرَتْ خَطِيْئَتُکَ. ❶

ترجمہ: جب آپ قیام اللیل اور دن کو روزہ رکھنے پر قادر نہ ہو تو سمجھ لو کہ آپ محروم ہیں اور آپ کے گناہ زیادہ ہو گئے ہیں۔

اخلاص کے ساتھ شب بھر قیام

۲۴......امام ایوب سختیانی رحمہ اللہ کے بارے میں منقول ہے:

كَانَ أَيُّوْبُ السِّخْتِيَانِیُّ يَقُوْمُ اللَّيلَ كُلَّه فَيُخفِی ذٰلِکَ فَإِذَا كَانَ عِنْدَ الصُّبْحِ رَفَعَ صَوْتَه كَأَنَّهُ قَامَ تِلْکَ السَّاعَةَ. ❷

❶ إحياء علوم الدين: كتاب ترتيب الأوراد وتفصيل إحياء الليل، الباب الثانی، فضيلة قيام الليل، ج ۱ ص ۳۵۵

❷ سير أعلام النبلاء: الطبقة الرابعة، ترجمة: أيوب السختيانی، تابع الطبقة الرابعة، ج ۶ ص ۱۷، رقم الترجمة: ۷

ترجمہ: امام ایوب سختیانی رحمہ اللہ پوری رات قیام کیا کرتے تھے، اور اپنی عبادت کو مخفی رکھتے، جب صبح ہوتی تو اپنی آواز کو بلند کرتے گویا کہ ابھی اٹھیں ہیں۔

رات بھر رِقت وخشیت میں طویل قیام

۲۵......امام مغیرہ بن حبیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے مالک بن دینار رحمہ اللہ کو دیکھا کہ عشاء کے بعد وضو کیا اور مصلی پر کھڑے ہو گئے، چنانچہ انہوں نے اپنی داڑھی پکڑ لی، اور حزن وغم میں اِن کا دم گھٹنے لگا، اور یہ فرمارہے تھے:

اَللّٰھُمَّ حَرِّمْ شَیْبَةَ مَالِکٍ عَلَی النَّارِ، إِلٰھِیْ قَدْ عَلِمْتَ سَاکِنَ الْجَنَّةِ مِنْ سَاکِنِ النَّارِ فَأَیُّ الرَّجُلَیْنِ مَالِکٌ، وَأَیُّ الدَّارَیْنِ دارُ مَالِکٍ فَلَمْ یَزَلْ یَقُوْلُ ذٰلِکَ حَتّٰی طَلَعَ الْفَجْرُ. ❶

ترجمہ: اے اللہ! مالک کے سفید بالوں کو جہنم پر حرام کردے، اے میرے رب! تو نے جنت کے باشندے کو جہنم کے باشندے سے جانا ہے تو ان دونوں میں معلوم نہیں کہ مالک کا ٹھکانہ کون سا ہے؟

رات بھر طویل قیام اور نفس کی اصلاح

۲٦......امام ابومسلم خولانی رحمہ اللہ کے بارے میں مروی ہے:

کَانَ لِأَبِیْ مُسْلِمِ الْخَوْلَانِیْ رَحِمَهُ اللّٰهُ سَوْطٌ یُعَلِّقُهُ فِیْ مَسْجِدِهِ فَإِذَا کَانَ السَّحَرُ وَنَعِسَ أَوْمَلَّ أَخَذَ السَّوْطَ وَضَرَبَ بِهِ سَاقَیْهِ ثُمَّ قَالَ: لَأَنْتَ أَوْلَی بِالضَّرْبِ مِنْ شِرَارِ الدَّوَابِّ. ❷

---

❶ إحیاء علوم الدین: کتاب ترتیب الأوراد وتفصیل إحیاء اللیل، الباب الثانی، فضیلة قیام اللیل، ج ا ص ۳۵۵

❷ إحیاء علوم الدین: کتاب ترتیب الأوراد وتفصیل إحیاء اللیل، الباب الثانی، فضیلة قیام اللیل، ج ا ص ۳۵۵

ترجمہ: ابو مسلم الخولانی رحمہ اللہ علیہ کا ایک کوڑا تھا جو انہوں نے اپنی نماز کی جگہ میں لٹکایا تھا، اگر فجر ہو جاتی اور وہ سوتے یا اکتاتے تو وہ کوڑا پکڑ لیتے اور کبھی کوڑے سے اپنی پنڈلیوں کو مارتے اور کہتے تو بدترین مخلوق میں سے اور تو زیادہ مارے جانے کا مستحق ہے۔

جنت کی نعمتیں نینداور نرم و نازک بستر سے زیادہ لذیز ہیں

۲۷......امام عبدالعزیز بن ورادرحمہ اللہ کے بارے میں ہے:

إِذَاجَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلِ يَأتِىُ فِرَاشَهُ فَيَمُدُّ يَدَهُ عَلَيْهِ وَيَقُوْلُ إِنَّکَ لَيِّنٌ وَوَاللّٰهِ إِنَّ فِى الْجَنَّةِ لَأَلْيَنُ مِنکَ وَلَايَزَالُ يُصَلِّىُ اللَّيْلِ كُلَّهُ. ❶

ترجمہ: جب رات چھا جاتی تو اپنے بستر پر آتے اور اس پر ہاتھ پھیلا دیتے اور کہتے کہ تو نرم ہے، لیکن اللہ کی قسم! جنت کی نعمتیں تجھ سے کہیں زیادہ نرم و نازک ہیں، پھر ساری رات مسلسل عبادت میں گزار دیتے۔

نمازِ تہجد کے دس دنیاوی فوائد

ا......گناہوں اور منکرات سے روکتی ہے

قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ﴾ (العنکبوت:۴۵)

ترجمہ: بیشک نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے۔

اسی طرح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: إِنَّ فُلَانًا يُصَلِّى بِاللَّيْلِ، فَإِذَا أَصْبَحَ

❶ إحياء علوم الدين: كتاب ترتيب الأوراد وتفصيل إحياء الليل، الباب الثانى، فضيلة قيام الليل، ج ١ ص ٣٥٥

سَـرَقَ "فلاں آدمی رات کونماز پڑھتا ہے اور دن کو چوری کرتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"إِنَّـهُ سَيَـنْهَاهُ مَا تَقُوْلُ "عنقریب اس کی نماز وتلاوت اسے اس کام سے روک دے گی۔ ❶

ہر نماز گناہوں اور برے افعال سے روکتی ہے لیکن تہجد کی نماز خاص طور اس لئے کہ بندہ خود پر مشقت برداشت کر کے کھڑا ہوتا ہے اور اپنے رب کے ساتھ سرگوشی کرتا ہے تو اس کو خوف ہوگا کہ میرے یہ اعمال گناہوں کی وجہ سے کہیں ضائع نہ ہو جائیں، تو وہ گناہوں سے بچنے کا اہتمام کرے گا۔

٢......اللہ رب العزت اور صالحین کے قرب کا ذریعہ ہے

تہجد کی نماز اللہ رب العزت کی اور صالحین کے قرب کا ذریعہ ہے، گناہوں کو مٹانے والی اور برائیوں سے روکنے والی ہے اور جسم سے بیماریوں کو دور کرتا ہے۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ دَأَبُ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ وَهُوَ قُرْبَةٌ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ، وَمُكَفِّرَةٌ لِلسَّيِّئَاتِ، وَمَنْهَاةٌ عَنِ الْإِثْمِ. ❷

ترجمہ: تم رات کے جاگنے کو لازم پکڑو، کیوں کہ یہ تم سے پہلے صالحین اور نیک لوگوں کا

❶ مسند أحمد: مسند المكثرين من الصحابة، ج١٥ ص٤٨٣، رقم الحديث: ٩٧٧٨

❷ صحيح ابن خزيمة: كتاب الصلاة، باب التحريض على قيام الليل......الخ، ج٢ ص١٧٦، رقم الحديث: ١١٣٥/ المستدرك على الصحيحين: كتاب الوتر، ج١ ص٤٥١، رقم الحديث: ١١٥٦، قال الحاكم هذاحديث صحيح على شرط البخاري/ قال البغوي هذاحديث حسن، انظر: شرح السنة للبغوي: ج٤ ص٣٥، رقم الحديث: ٩٢٢

طریقہ ہے اور رات کا قیام اللہ تعالیٰ کی طرف تقرب کا ذریعہ ہے اور گناہوں کے لیے کفارہ ہے، اور گناہوں سے روکنے اور جسم سے بیماریوں کو دُور کرنے والی عبادت ہے۔

۳......خیر اور بھلائی کے حصول کا ذریعہ ہے

تہجد کی نماز پڑھنے سے دنیا کی ہر قسم کی خیر بندے کو مل جاتی ہے، اس لئے کہ رات کو ایک گھڑی ہوتی ہے جس میں بندہ دنیا اور اخرت کی جو خیر مانگے تو اسکو عطا کی جاتی ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةً، لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ، يَسْأَلُ اللَّهَ خَيْرًا، إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ. ❶

ترجمہ: رات میں ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے کہ اس وقت جو مسلمان بندہ بھی اللہ تعالیٰ سے جو بھی بھلائی مانگے گا اللہ تعالیٰ اُسے ضرور عطا فرمائیں گے۔

۴......قلبی اطمینان وسرور اور لذتوں کے حصول کا ذریعہ ہے

تہجد کی نماز پڑھنے سے دل کو اطمینان وسرور اور لذت حاصل ہوتی ہے، دل چین وسکون سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں، اس بارے میں حضراتِ سلف سے بہت سے اقوال مروی ہیں: امام ابن منکدر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَابَقِيَ مِنْ لَذَّاتِ الدُّنْيَا إِلَّا ثَلَاثٌ: قِيَامُ اللَّيْلِ، وَلِقَاءُ الْإِخْوَانِ، وَالصَّلَاةُ فِيْ جَمَاعَةٍ.

ترجمہ: دنیا کی لذتوں میں سے صرف تین چیزیں باقی رہ گئیں: رات کی نماز، بھائیوں سے ملاقات اور جماعت کے ساتھ نماز۔

---

❶ صحیح مسلم: كتاب صلاة المسافرين وقصرها، بَابُ فِي اللَّيْلِ سَاعَةٌ مُسْتَجَابٌ فِيهَا الدُّعَاءُ، رقم الحديث: ۷۵۷

اسی طرح امام ابوسلیمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَهْلُ الدُّنْيَافِيْ لَيْلِهِمْ أَلَذُّ مِنْ أَهْلِ اللَّهْوِ فِيْ لَهْوِهِمْ،وَلَوْلَا اللَّيْلُ مَاأَحْبَبْتُ الْبَقَاءَ فِي الدُّنْيَا. ❶

ترجمہ: دنیا والے اپنی راتوں میں ان سے زیادہ لذت پاتے ہیں جو لہو ولعب والے اپنے لہو ولعب میں پاتے ہیں، اگر رات نہ ہوتی تو میں دنیا میں رہنا پسند ہی نہیں کرتا۔

بعض سلف فرماتے ہیں:

إِنَّ لِيْ وَرَدًابِاللَّيْلِ لَوْ تَرَكْتُهُ لَخَارَتْ قُوَاىَ. ❷

ترجمہ: میرے پاس رات کو گلاب ہے، اگر میں نے اسے چھوڑ دیا تو میری طاقت ختم ہو جائے گی۔

اسی طرح بہت سے اسلاف سے اس طرح کے اقوال مروی ہیں کہ تہجد کی نماز سے قلبی لذت اور چین وسکون حاصل ہوتا ہے۔ دیکھئے تفصیلاً:

۵......نفس کی پاکیزگی اور چستی کا ذریعہ ہے

تہجد کی نماز پڑھنے والا جب صبح کرتا ہے تو اسکا نفس پاک اور چست ہوتا ہے اور دن بھر کے تمام کاموں میں مدد ومعاون ہوتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ كُلَّ عُقْدَةٍ عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ،فَارْقُدْ فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللَّهَ،انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ،فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ،فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ،فَأَصْبَحَ نَشِيطًا

❶قوت القلوب:الفصل الرابع عشر، ج ۱ ص ۷۱

❷قوت القلوب:الفصل الرابع عشر، ج ۱ ص ۷۰تا۷۶

طَيِّبَ النَّفْسِ وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ. ❶

ترجمہ: شیطان تم میں سے ہر ایک کے سر کے پیچھے گرہ لگا تا ہے جب کہ وہ سوتا ہے اور ہر گرہ پر یہ پھونک دیتا ہے کہ ابھی رات بہت باقی ہے اس لئے سو یارہ، اگر وہ بیدار ہوا اور اللہ کی یاد کی تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، اگر وضو کیا تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے، اگر نماز پڑھی لی تو تیسری گرہ کھل جاتی ہے، تو اس کی صبح اس حال میں ہوتی ہے کہ خوش اور چست وچالاک ہوتا ہے ورنہ بد باطن اور سست ہو کر اٹھتا ہے۔

۶......عبادت وریاضت اہل وعیال کی جان ومال کی حفاظت کا ذریعہ ہے

جب بندہ اپنی زندگی اللہ رب العزت کی عبادت واطاعت میں گزارتا ہے تو رب العالمین اُس کے سبب اُس کے اہل وعیال کی جان ومال کی حفاظت کرتا ہے، شب بیداور قیام اللیل کے اثرات وثمرات اولاد میں بھی منتقل ہوتے ہیں، اور اُس کا ذکر خیر بھی باقی رہتا ہے، چنانچہ ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿وَأَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ وَكَانَ تَحْتَهُ كَنْزٌ لَهُمَا وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا فَأَرَادَ رَبُّكَ أَنْ يَبْلُغَا أَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا رَحْمَةً مِنْ رَبِّكَ وَمَا فَعَلْتُهُ عَنْ أَمْرِي ذَلِكَ تَأْوِيلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا﴾ (الكهف : ۸۲)

ترجمہ: رہی یہ دیوار، تو وہ اس شہر میں رہنے والے دو یتیم لڑکوں کی تھی، اور اس کے نیچے ان کا ایک خزانہ گڑا ہوا تھا، اور ان دونوں کا باپ ایک نیک آدمی تھا۔ اس لیے آپ کے پروردگار نے یہ چاہا کہ یہ دونوں لڑکے اپنی جوانی کی عمر کو پہنچیں، اور اپنا خزانہ نکال

---

❶ صحيح البخاری: كتاب الجمعة، بَابُ عَقْدِ الشَّيْطَانِ عَلَى قَافِيَةِ الرَّأْسِ إِذَا لَمْ يُصَلِّ بِاللَّيْلِ، رقم الحديث: ۱۱۴۲

لیں۔ یہ سب کچھ آپ کے رب کی رحمت کی بنا پر ہوا ہے، اور میں نے کوئی کام اپنی رائے سے نہیں کیا۔ یہ تھا مقصدان باتوں کا جن پر آپ سے صبر نہیں ہوسکا۔

یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کا واقعہ ہے، جب حضرت خضر علیہ السلام نے ایک دیوار ٹھیک کردی تو اسکی وجہ یہ بیان کی کہ اس کے نیچے خزانہ ہے، جن کا ہے وہ ابھی بچے ہیں، جب بڑے ہونگے تو خزانہ نکال لیں گے۔ یہ سب اللہ نے اس لیے کیا کہ اِن کا والد نیک صالح شخص تھا۔

۷......تہجد پڑھنے والوں کے چہرے روشن ہوتے ہیں

جو لوگ تہجد کی نماز پڑھتے ہیں اگرچہ وہ دوسروں سے کم سوتے ہیں لیکن پورے دن ان کے چہرے نور سے منور ہوتے ہیں، لوگوں کے دلوں میں اِن کی محبت ڈال دیتا ہے، تہجد پڑھنے والے محبوب الخلائق ہوتے ہیں، وہ خلوت میں اللہ کو یاد کرتے ہیں تو اللہ رب العزت جلوت میں اُن کے اثرات اُن پر ظاہر کردیتا ہے، اسلئے حضرتِ سلف سے منقول ہے کہ انہوں نے تہجد پڑھنے والوں کے چہرے پر زندگی اور موت کے وقت نورانیت دیکھیں ہے۔ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے پوچھا گیا:

مَا بَالُ الْمُتَهَجِّدِينَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ وُجُوهًا؟

ترجمہ: تہجد پڑھنے والوں کے چہرے تمام لوگوں سے زیادہ خوبصورت کیوں ہوتے ہیں؟

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا:

لِأَنَّهُمْ خَلَوْا بِالرَّحْمَنِ فَأَلْبَسَهُمْ نُوْرًامِنْ نُورِهِ. ❶

ترجمہ: اس لئے کہ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ خلوت اختیار کی، اللہ نے انکو اپنے نور میں سے کچھ نور عطا فرمایا۔

---

❶ إحياء علوم الدين: كتاب المراقبة والمحاسبة، المقام الأول، ج۴ ص ۴۱۲

۸......رزق میں وسعت اور برکت کا ذریعہ ہے

تہجد کی نماز پڑھنے والوں کے رزق میں اللہ تعالی وسعت عطا فرماتا ہے، اس لیے کہ انہوں نے تقوی اختیار کرتے ہوئے تہجد کا اہتمام کیا، اور یہ رزق میں برکت کا ذریعہ ہے۔

ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا. وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ إِنَّ اللَّهَ بَالِغُ أَمْرِهِ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا﴾ (الطلاق: ۲، ۳)

ترجمہ: اور جو کوئی اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کے لیے مشکل سے نکلنے کا کوئی راستہ پیدا کردے گا۔ اور اسے ایسی جگہ سے رزق عطا کرے گا جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہوگا۔ اور جو کوئی اللہ پر بھروسہ کرے، تو اللہ اس (کا کام بنانے) کے لیے کافی ہے۔ یقین رکھو کہ اللہ اپنا کام پورا کر کے رہتا ہے۔ (البتہ) اللہ نے ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے۔

عموماً تہجد پڑھنے والے کی زندگی تقوی سے روشن ہوتی ہے، اِسی وجہ سے رب العالمین شب بیداری لوگوں کے لئے غیبی رزق کا انتظام فرماتا ہے، اور ان کے رزق میں برکتیں عطا فرماتا ہے، اُن کی کم آمدنی میں ضروریاتِ زندگی احسن طریقے سے پوری ہوجاتی ہیں۔

۹......تہجد میں تلاوت کرنے سے قرآن پختہ رہتا ہے

تہجد کی نماز میں قرآن کی تلاوت سے قرآن یاد رہتا ہے، اور اس وقت کی تلاوت سے حلاوت نصیب ہوتی ہے، اور اللہ رب العزت قرآن کے اَسرار و رموز بندے پر کھول دیتا ہے، اور علم وہبی اور لدنی عطا فرماتا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

وَإِذَا قَـامَ صَـاحِـبُ الْـقُـرْآنِ فَقَرَأَهُ بِاللَّيْلِ،وَالنَّهَارِ ذَكَرَهُ،وَإِذَا لَمْ يَقُمْ بِهِ نَسِيَهُ. ❶

ترجمہ: جب قرآن پڑھنے والا اسے رات دن پڑھتا رہے تو اسے یاد رہتا ہے اور جب اسے نہ پڑھے تو وہ اسے بھول جاتا ہے۔

۱۰......تہجد کی نماز دعاؤں کی قبولیت کا ذریعہ ہے

تہجد کی نماز پڑھنے والے مستجاب الدعوات ہوتے ہیں ،جب یہ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں تو اللہ ان کی مدد کرتا ہے اور جب اللہ سے پناہ مانگیں تو اللہ پناہ دیتا ہے،اس لیے کہ یہ لوگ فرائض اور نوافل کے ذریعے اللہ کے قریب ہو چکے ہیں اور نمازِ تہجد کے ذریعے اللہ کے محبوب ہو چکے ہیں، جو بھی اللہ کے قریب ہوگا تو اللہ کا وعدہ ہے کہ ان کی مدد کرے گا اور انکو پناہ دے گا۔ رات کا آخری پہر دعاؤں کی قبولیت کا وقت ہے۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَـنْ تَـعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ،فَقَالَ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ،لَهُ الْمُلْكُ وَلَـهُ الْـحَمْدُ،وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ،اَلْحَمْدُ لِلَّهِ،وَسُبْحَانَ اللَّهِ،وَلاإِلَهَ إِلَّا اللَّهُ،وَاللَّهُ أَكْبَرُ،وَلاحَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ،ثُمَّ قَالَ :اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي،أَوْ دَعَا،اُسْتُجِيبَ لَهُ،فَإِنْ تَوَضَّأَ وَصَلَّى قُبِلَتْ صَلاتُهُ. ❷

❶صحيح مسلم : كتاب صلاة المسافرين وقصرها ،بَابُ الْأَمْرِ بِتَعَهُّدِ الْقُرْآنِ، وَكَرَاهَةِ قَوْلِ نَسِيتُ آيَةَ كَذَا، وَجَوَازِ قَوْلِ أُنْسِيتُهَا،رقم الحديث: ۷۸۹

❷صحيح البخارى: كتاب الجمعة،باب فضل من تعار من الليل فصلى،رقم الحديث: ۱۱۵۴

ترجمہ: جو شخص رات کو اٹھے اور " لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ" کہے، پھر کہے اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي" یا دعا کرے تو اس کی دعا قبول کی جاتی ہے، اگر اس نے وضو کیا اور نماز پڑھی تو اس کی نماز مقبول ہوتی ہے۔

نمازِ تہجد کے گیارہ اخروی فوائد

۱......اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل ہوتی ہے

تہجد کی نماز پڑھنے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں اور بندے سے راضی ہوتے ہیں، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللَّهُ: رَجُلٌ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتْلُو كِتَابَ اللَّهِ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ يُخْفِيهَا مِنْ شِمَالِهِ، وَرَجُلٌ كَانَ فِي سَرِيَّةٍ فَانْهَزَمَ فَاسْتَقْبَلَ الْعَدُوَّ. ❶

ترجمہ: آدمیوں سے اللہ تعالیٰ محبت فرماتے ہیں: ایک وہ شخص جو رات کو اٹھے اور کتاب اللہ کی تلاوت کرے، دوسرا وہ شخص جو ایسا پوشیدہ صدقہ دے کہ دائیں ہاتھ سے دے تو بائیں ہاتھ کو خبر ہی نہ ہو،، تیسرا وہ شخص جو جنگ میں ہو اور پسپائی ہو اور (پھر وہ تازہ ہو کر یا لشکر کے ساتھ مل کر) دشمنی کے مقابلے میں آجائے۔

۲......تہجد پڑھنے والوں کے لئے جنت کے انعامات اور بالا خانے

تہجد پڑھنے والوں کو جنت میں ایسے انعامات اور بالا خانے ملیں گے جسکو کسی آنکھ نے نہ دیکھا ہوگا اور نہ کسی کان نے سنا ہوگا اور نہ کسی دل میں اس کا خیال آیا ہوگا۔

---

❶ المعجم الکبیر: باب العین، ج۱۰ ص۲۰۷، رقم الحدیث: ۱۰۴۸۶/ قال الهيثمي: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ. انظر: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد: کتاب العیدین، باب فی صلاۃ اللیل، ج۲ ص۲۵۵، رقم الحدیث: ۳۵۳۷

قرآنِ مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ. (السجدة: ١٦)

ترجمہ: ان کے پہلو (رات کے وقت) اپنے بستروں سے جدا ہوتے ہیں وہ اپنے پروردگار کو ڈر اور امید (کے ملے جذبات) کے ساتھ پکار رہے ہوتے ہیں اور ہم نے ان کو جو رزق دیا ہے، وہ اس میں سے (نیکی کے کاموں میں) خرچ کرتے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا تُرَى ظُهُورُهَا مِنْ بُطُونِهَا وَبُطُونُهَا مِنْ ظُهُورِهَا.

ترجمہ: جنت میں ایسے بالا خانے ہیں جیسے شیشوں کے کمرے ہوتے ہیں اُن کے اندر کی سب چیزیں باہر سے نظر آتی ہیں، اور باہر کی چیزیں اندر سے نظر آتی ہیں۔

ایک اعرابی نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ کن لوگوں کے لیے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لِمَنْ أَطَابَ الْكَلَامَ، وَأَطْعَمَ الطَّعَامَ، وَأَدَامَ الصِّيَامَ، وَصَلَّى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ. [1]

ترجمہ: جو حسنِ اخلاق سے گفتگو کریں، اور (محتاجوں) کو کھانا کھلائیں اور ہمیشہ روزے رکھیں اور ایسے وقت میں رات کو تہجد پڑھیں جب کہ لوگ سو رہے ہوں۔

۳...... تہجد پڑھنے والوں کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا

تہجد پڑھنے والوں کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رحمت کی دعا فرمائی ہے، چنانچہ

[1] سنن الترمذی: أبواب البر والصلة: باب ما جاء فی قول المعروف، رقم الحدیث: ١٩٨٤

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى،وَأَيْقَظَ امْرَأَتَهُ،فَإِنْ أَبَتْ،نَضَحَ فِي وَجْهِهَا الْمَاءَ،رَحِمَ اللّٰهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ،وَأَيْقَظَتْ زَوْجَهَا، فَإِنْ أَبَى،نَضَحَتْ فِي وَجْهِهِ الْمَاءَ. ❶

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اس مرد پر رحمت نازل فرمائے جو رات کو اٹھے اور نماز پڑھے اور اپنی بیوی کو بھی جگائے اور اگر وہ نہ اٹھے تو اس کے چہرہ پر پانی کے چھینٹے دے (تا کہ اٹھ جائے) اور اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرماتے ہیں اس عورت پر جو رات کو اٹھے اور نماز پڑھے اور اپنے شوہر کو بھی جگائے اور اگر وہ نہ اٹھے تو اس کے منہ پر پانی کی چھینٹیں مارے۔

۴......جو نمازِ تہجد کا اہتمام کرے اُس کا نام ذاکرین میں لکھا جاتا ہے

یہ کتنی بڑی خوش نصیبی کی بات ہے کہ انسان کا شمار اللہ کو یاد کرنے والوں میں ہو جائے۔

حضرت ابو سعید و حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِذَا أَيْقَظَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّيَا،أَوْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ جَمِيعًا،كُتِبَا فِي الذَّاكِرِينَ وَالذَّاكِرَاتِ. ❷

ترجمہ: اگر کوئی شخص رات میں اپنی بیوی کو (نمازِ تہجد کے لئے) جگائے اور پھر وہ دونوں نماز پڑھیں تو اللہ تعالیٰ ان کو ذاکرین اور ذاکرات میں لکھ دے گا۔

❶ سنن أبی داود: کتاب الصلاۃ ،باب قیام اللیل ،رقم الحدیث : ١٣٠٨

❷ سنن أبی داود: کتاب الصلاۃ ،باب قیام اللیل،رقم الحدیث: ١٣٠٩

غور کریں کہ صرف دو رکعات پڑھنے سے ذاکرین میں لکھا جاتا ہے تو اس شخص کا کیا مقام ہوگا جو دو رکعات سے زیادہ پڑھتا ہو۔

۵......تہجد میں تلاوت کرنے والا غافلین میں سے نہیں ہوتا

تہجد کی نماز میں قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے کا شمار غافلین میں نہیں ہوتا، ایسے شخص کا شمار ذاکرین میں ہوتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَامَ بِعَشْرِ آيَاتٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الغَافِلِينَ،وَمَنْ قَامَ بِمِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ القَانِتِينَ،وَمَنْ قَامَ بِأَلْفِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ المُقَنْطِرِينَ. ❶

ترجمہ: جو شخص نماز میں کھڑے ہو کر دس آیتیں پڑھے گا وہ غافلوں میں نہیں لکھا جائے گا، اور نماز میں کھڑے ہو کر سو آیتیں پڑھے گا وہ فرمانبرداروں میں لکھا جائے گا، اور جو ایک ہزار آیتیں پڑھے گا وہ بیحد ثواب پانے والوں میں لکھا جائے گا۔

۶......تہجد میں اٹھنے کا پختہ ارادہ کرنے والا اگر نہ اٹھ سکا تو بھی صدقہ ہے

نمازِ تہجد میں اٹھنے کا پختہ ارادہ کرنا اور اسباب کی حد تک اُس کی کوشش بھی کرنا، لیکن پھر بھی اگر آنکھ نہ کھول سکے تو اسکا سونا بھی صدقہ ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَا مِنَ امْرِئٍ تَكُونُ لَهُ صَلَاةٌ بِلَيْلٍ،يَغْلِبُهُ عَلَيْهَا نَوْمٌ،إِلَّا كُتِبَ لَهُ أَجْرُ صَلَاتِهِ،وَكَانَ نَوْمُهُ عَلَيْهِ صَدَقَةً. ❷

❶سنن أبی داود: کتاب الصلاۃ ،باب تحزیب القرآن ،رقم الحدیث: ۱۳۹۸

❷سنن أبی داود: کتاب الصلاۃ ،باب من نوی القیام فنام ،رقم الحدیث: ۱۳۱۴

ترجمہ: کوئی شخص ایسا نہیں جو رات کو اٹھ کر تہجد پڑھتا ہو اور پھر کسی رات اس پر نیند غالب آجائے (اور وہ اٹھ نہ سکے) مگر اس کے واسطے ثواب لکھا جائے گا اور سونا اس کے لئے صدقہ ہو جائے گا۔

۷...... تہجد کی نماز ہر خیر کے حصول کا ذریعہ ہے

نمازِ تہجد پڑھنے سے بندے کو آخرت میں وہ کچھ ملے گا جس کی وہ امید رکھتا ہے جیسے مغفرت، رحمت، نعمتیں اور جنت میں داخل ہونا اور ہر کچھ جو اس نے مانگا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةً، لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ، يَسْأَلُ اللَّهَ خَيْرًا، إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ. (۱)

ترجمہ: رات میں ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے کہ اس وقت جو مسلمان بندہ بھی اللہ تعالیٰ سے جو بھی بھلائی مانگے گا اللہ تعالیٰ اُسے ضرور عطا فرمائیں گے۔

۸...... تہجد حاجات کے پورا ہونے اور مغفرت کا ذریعہ ہے

حدیث میں آتا ہے کہ اللہ رب العزت مایلیق بشانہ رات کے آخری پہری میں آسمانِ دنیا کی طرف نزول فرماتے ہیں، اور یہ اعلان کرتے ہیں کہ ہے کوئی جو مانگے میں اسکو عطا کروں، ہے کوئی جو مغفرت طلب کریں میں اسکو معاف کروں؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ

(۱) صحیح مسلم: کتاب صلاة المسافرین وقصرها، بَابُ فِي اللَّيْلِ سَاعَةٌ مُسْتَجَابٌ فِيهَا الدُّعَاءُ، رقم الحدیث: ۷۵۷

الـلَّيْلِ الْآخِرُ،فَيَقُولُ:مَـنْ يَـدْعُـونِى فَأَسْتَجِيبَ لَهُ،وَمَنْ يَسْأَلُنِى فَأُعْطِيَهُ، وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِى فَأَغْفِرَ لَهُ. ❶

ترجمہ: ہمارا پروردگار ہر رات کو جب رات کا ایک تہائی آخری حصہ باقی رہ جاتا ہے آسمان دنیا کی طرف خاص طور پر متوجہ ہو کر ارشاد فرماتا ہے، کون ہے جو مجھ سے دعا مانگے میں اس کی دعا قبول کروں گا؟ کون ہے جو مجھ سے کچھ مانگے میں اسے عطا کروں گا؟ کون ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرے میں اسے بخش دوں گا؟

۹......خیر کے دروازے کھولنے والے اعمال

تہجد سے اللہ رب العزت خیر کے دروازے کھول دیتا ہے، گناہوں کو مٹا دیتا ہے، اور اپنا قرب نصیب کرتا ہے اللہ کے محبوب بندوں کے پہلو بتروں سے جدا رہتے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

أَلا أَدُلُّکَ عَـلَـى أَبْـوَابِ الْـخَيْـرِ :اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ،وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَـمَـا يُـطْـفِـئُ الـمَـاءُ الـنَّـارَ،وَصَلَاةُ الرَّجُلِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ،قَالَ:ثُمَّ تَلَا (تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ) حَتَّى بَلَغَ (يَعْمَلُونَ) (السجدة:۱۷)

ترجمہ: میں تمہیں بھلائی کے دروازے نہ بتاؤں؟ روزہ ڈھال ہے اور صدقہ خطاؤں (کی آگ) کو ایسے بجھا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور درمیان شب کی نماز (بہت بڑی نیکی ہے) پھر یہ آیت تلاوت فرمائی (تَتَـجَـافَـى جُـنُـوبُهُـمْ عَـنِ الْمَضَاجِعِ) سے (يَعْمَلُونَ) تک۔ ❷

❶ صحیح مسلم: كتاب صلاة المسافرين وقصرها،بَابُ التَّرْغِيبِ فِى الدُّعَاءِ وَالذِّكْرِ فِى آخِرِ اللَّيْلِ وَالْإِجَابَةِ فِيهِ،رقم الحديث:۷۵۸

❷ سنن الترمذى:أبواب الإيمان،باب ما جاء فى حرمة الصلاة ،رقم الحديث : ۲۶۱۶

۱۰......شب بیداری قیامت کے دن نور کا ذریعہ ہے

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ مَشَى فِيْ ظُلْمَةِ اللَّيْلِ إِلَى الْمَسَاجِدِ آتَاهُ اللَّهُ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.❶

ترجمہ: جو رات کے اندھیرے میں مساجد کی طرف جائے تو اللہ اسکو قیامت کے دن نور عطا فرمائیں گے۔

۱۱......تہجد کی نماز قبر میں کشادگی اور راحت کا ذریعہ ہے

تہجد کی نماز پڑھنے والا اپنی قبر میں کشادگی، رحمت اور راحت کو پاتا ہے، اس لیے کہ اس کے نیک اعمال اور راتوں کو قرآن کریم کا پڑھنا ایک حسین صورت میں اس کے سامنے آتا ہے جس کے ذریعے وہ مانوس ہو جاتا ہے۔

ایک طویل حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندہ مؤمن جب دنیا سے رخصتی اور سفر آخرت پر جانے کے قریب ہوتا ہے تو اس کے آس پاس روشن چہروں والے ہوتے ہیں آتے ہیں، ان کے پاس جنت کا کفن اور جنت کی حنوط ہوتی ہے، تاحدِّ نگاہ وہ بیٹھ جاتے ہیں، پھر ملک الموت آ کر اس کے سرہانے بیٹھ جاتے ہیں اور کہتے ہیں اے نفس مطمئنہ! اللہ کی مغفرت اور خوشنودی کی طرف نکل جا، چنانچہ اس کی روح اس بہہ کر نکل جاتی ہے جیسے مشکیزے کے منہ سے پانی کا قطرہ بہہ جاتا ہے، ملک الموت اُسے لے لیتا ہے اور دوسرے فرشتے پلک جھپکنے کی مقدار بھی اس کی روح کو ملک الموت کے ہاتھ میں نہیں رہنے دیتے بلکہ اُن سے لے کر اُسے اس کفن میں لپیٹ کر اس پر اپنی لائی ہوئی حنوط مل دیتے ہیں اور اس کے جسم سے ایسی

❶ صحیح ابن حبان: کتاب الصلاۃ، باب الإمامة والجماعة، ج۵ ص ۳۹۴، رقم الحدیث: ۲۰۴۶

خوشبو آتی ہے جیسے مشک کا ایک خوشگوار جھونکا جو زمین پر محسوس ہو سکے۔ پھر فرشتے اس روح کو لے کر اوپر چڑھ جاتے ہیں اور فرشتوں کے جس گروہ پر بھی ان کا گذر ہوتا ہے وہ گروہ پوچھتا ہے کہ یہ پاکیزہ روح کون ہے؟ وہ جواب میں اس کا وہ بہترین نام بتاتے ہیں جس سے دنیا میں لوگ اُسے پکارتے تھے حتیٰ کہ وہ اسے لے کر آسمانِ دنیا تک پہنچ جاتے ہیں اور دروازے کھلواتے ہیں، جب دروازہ کھلتا ہے تو ہر آسمان کے فرشتے اس کے ساتھ اعزاز میں چلتے ہیں، اگلے آسمان تک اسے چھوڑ کر آتے ہیں اور اس طرح وہ ساتویں آسمان تک پہنچ جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے کا نامہ اعمال ''علیین'' میں لکھ دو اور اسے واپس زمین کی طرف لے جاؤ کیونکہ میں نے اپنے بندوں کو زمین کی مٹی ہی سے پیدا کیا ہے، اسی میں لوٹاؤں گا اور اسی سے دوبارہ نکالوں گا۔ چنانچہ اس کی روح جسم میں واپس لوٹا دی جاتی ہے پھر اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں وہ اسے بٹھا کر پوچھتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے میرا رب اللہ ہے، وہ اس سے پوچھتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے کہ میرا دین اسلام ہے، وہ پوچھتے ہیں کہ یہ کون شخص ہے جو تمہاری طرف بھیجا گیا تھا؟ وہ جواب دیتا ہے کہ وہ اللہ کے پیغمبر ہیں، وہ اس سے پوچھتے ہیں کہ تیرا علم کیا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے کہ میں نے اللہ کی کتاب پڑھی اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی، اس پر آسمان سے ایک منادی پکارتا ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا، اس کے لئے جنت کا بستر بچھا دو، اسے جنت کا لباس پہنا دو اور اس کے لئے جنت کا ایک دروازہ کھول دو، چنانچہ اسے جنت کی ہوائیں اور خوشبوئیں آتی رہتیں ہیں اور تا حد نگاہ اس کی قبر وسیع کر دی جاتی ہے اور اس کے پاس ایک خوبصورت لباس اور انتہائی عمدہ خوشبو والا ایک آدمی آتا ہے اور اس سے کہتا ہے کہ تمہیں خوشخبری مبارک ہو، یہ وہی دن ہے

جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا، وہ اس سے پوچھتا ہے کہ تم کون ہو؟ کہ تمہارا چہرہ ہی خیر کا پتہ دیتا ہے وہ جواب دیتا ہے کہ میں تمہارا نیک عمل ہوں اس پر وہ کہتا ہے کہ پروردگار! قیامت ابھی قائم کردے تاکہ میں اپنے اہلِ خانہ اور مال میں واپس لوٹ جاؤں، (اور اُن کو اپنے اس اعزاز واکرام اور نعمتوں اور راحت کی خبر دوں۔) ❶

یہ تہجد کے نماز کے دنیوی واخری فوائد تھے، اگر بندہ ان فوائد کو ذہن میں رکھے تو ضرور وہ تہجد میں اٹھنے کا اہتمام کرے گا۔

نمازِ تہجد کے اہتمام کے بیس اسباب

ا......اللہ تعالی سے مدد طلب کرنا

ہر کام اللہ تعالی کی نصرت و مدد سے ہوتا ہے، اسی طرح تہجد کیلئے اٹھنے میں بھی اللہ کی مدد ضروری ہے، کیونکہ جب بندہ سوتا ہے تو شیطان اسپر قابو پاتا ہے اور اسکے گدی پر تین گرہیں لگاتا ہے، جیسا کہ حدیث میں ہے، بندہ جب اللہ تعالی کی مدد طلب کرے گا تو اس پر غالب آجائے گا، قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿إِنَّهُ لَيْسَ لَهُ سُلْطَانٌ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ﴾

(النحل: ۹۹)

ترجمہ: اس کا بس ایسے لوگوں پر نہیں چلتا جو ایمان لائے ہیں، اور اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

۲......عقائد اور نظریات کا درست ہونا

جو تہجد کا ارادہ رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ عقائد درست کرلے کہ اللہ پر ایمان ہو، فرشتوں پر، کتابوں پر، محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان ہو، جتنے بھی شریعت کے احکام ہیں ان سب

❶ مسند أحمد: مسند الکوفیین، ج۳۰ص ۴۹۹تا ۵۰۱، رقم الحدیث: ۱۸۵۳۴

پر ایمان ہو، مرنے کے بعد زندہ ہونے پر، قیامت پر ایمان ہو، مختصر یہ کہ جتنے بھی عقائد قرآن وحدیث میں ہیں ان سب پر دل سے یقین اور زبان سے اقرار کرے، اور تمام ضروریاتِ دین کو دل وجان سے تسلیم کرے، اور پھر اللہ رب العزت سے توفیق طلب کرے اور رب العالمین کی رحمت کا امیدوار رہو اور اللہ کے عذاب سے خوف زدہ ہو، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿أَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَقَائِمًا يَحْذَرُ الْآخِرَةَ وَيَرْجُو رَحْمَةَ رَبِّهِ﴾ (الزمر: ۹)

ترجمہ: بھلا (کیا ایسا شخص اس کے برابر ہوسکتا ہے) جو رات کی گھڑیوں میں عبادت کرتا ہے، کبھی سجدے میں، کبھی قیام میں، آخرت سے ڈرتا ہے، اور اپنے پروردگار کی رحمت کا امیدوار ہے؟

اس سے معلوم ہوا کہ تہجد کی توفیق اسکو ہوگی جس کے عقائد درست ہوں۔

۳......محبت الٰہی اور تعلق مع اللہ ہونا

اللہ تعالیٰ سے محبت ہوگی تو بندہ کے لئے اٹھنا آسان ہوگا، کیونکہ جب بندہ کسی سے محبت کرتا ہے تو اس سے ملاقات کا خواہش مند ہوتا ہے، اس سے بات کرنا چاہتا ہے، اس کی بات سننا چاہتا ہے، اپنے غموں کو بتانا چاہتا ہے، اپنی شکایات کو دور کرتا ہے، بالکل اسی طرح جب اللہ سے محبت ہوگی تو بندہ تعلق مع اللہ کے لئے نماز میں اٹھے گا، اپنی حاجات کو بیان کرے گا، عجز وانکساری کرے گا، رب العالمین سے اُس کی محبت کا طلب گار ہوگا۔

۴......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت واطاعت

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہوگی تو ظاہر ہے کہ محبوب کے ہر قول وفعل پر

عمل کرے گا، چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کی نماز کا خوب اہتمام کرتے تھے، تو جو محبت میں صادق ہوگا وہ اس کا اہتمام کرے گا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا تقاضا ہے کہ ہر قول وفعل میں آپ کی اطاعت کی جائے، آپ کی زندگی میں تہجد کا اہتمام تھا، لہذا امتی کو بھی تہجد کا اہتمام کرنا چاہیے اور اس میں آپ کی اتباع کرنی چاہیے، چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾ (آل عمران: ۳۱)

ترجمہ: (اے پیغمبر! لوگوں سے) کہہ دو کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہاری خاطر تمہارے گناہ معاف کردے گا۔ اور اللہ بہت معاف کرنے والا، بڑا مہربان ہے۔

جب اللہ اور اس کے رسول کی محبت ہوگی اور زندگی میں اتباع کا جذبہ ہوگا تو تہجد کی توفیق نصیب ہو جائے گی۔

۵......خشیتِ الٰہی

جب بندے کے دل میں اللہ کا خوف ہوگا تو بندہ اپنے گناہوں کی معافی کیلئے راتوں کو اٹھ کر نماز پڑھے گا، اور اپنی سابقہ زندگی اور گناہوں پر مغفرت کا طلب گار ہوگا، خشیت اور خوفِ الٰہی کے سبب اپنے گناہوں پر ندامت کا اظہار کرے گا، یہی اللہ کا خوف راتوں کو اٹھائے گا۔

۶......خصوصی رحمتِ الٰہی کا مستحضر ہونا

حدیث میں آتا ہے کہ جب رات کا ایک ثلث حصہ گزر جاتا ہے تو اللہ رب العزت آسمانِ دنیا پر نزول فرماتے ہیں، اور اعلان کرتے ہیں کہ کوئی ہے جو مجھ سے مغفرت

طلب کرے میں اسکو بخش دوں؟ کوئی ہے جو سوال کرے کہ میں اسکو عطا کروں؟ ❶

جب یہ بات ذہن میں ہوگی کہ یہ وقت خصوصی رحمتِ الٰہی کے نزول کا ہے اور دعاؤں کی قبولیت کا ہے اور گناہوں سے بخشش اور رزق کے طلب کرنے کا ہے تو پھر بندہ اس کا خوب اہتمام کرے گا، اور معافی اور عافیت کا طلب گار رہے گا۔

۷......دل کو باطنی امراض سے پاک کرنا

یعنی بندے کے دل میں کسی مسلمان کیلئے بغض، حسد، کینہ وغیرہ نہ ہو، یہ ایسے باطنی امراض ہیں جو قربِ الٰہی سے مانع ہوتے ہیں، اس لئے سونے سے پہلے تمام کو معاف کر کے سوئیں، جب انسان مخلوق پر رحم کرتا ہے تو رب العالمین اس پر رحم کرتے ہیں، اور ایسے اعمال کی توفیق دیتے ہیں جو تقربِ الٰہی کا ذریعہ بنے۔

۸......دن نیک اعمال میں گزارنا

جب بندے کا دن نیک اعمال میں گزرتا ہے، اور وہ دن بھر گناہوں سے بچتا رہتا ہے تو پھر اس کیلئے تہجد میں اٹھنا آسان ہو جاتا ہے۔

۹......لایعنی چیزوں سے دور رہنا

یعنی ہر وہ قول و فعل جس کا نہ دنیاوی فائدہ ہو نہ اخروی اس سے اجتناب کیا جائے، اس لئے یہ چیزیں آخرت کی یاد سے غافل کر لیتی ہیں، جب آخرت کی یاد نہیں ہوگی تو پھر تہجد کی توفیق کیسے؟

۱۰......زیادہ کھانے سے اجتناب کرنا

بندہ جب زیادہ کھانا کھائے گا تو پھر پانی زیادہ پیئے گا، جب پانی زیادہ ہوگا تو نیند زیادہ آئے گی اور اٹھ نہیں پائے گا، نیز کثرتِ طعام سے سستی اور غنودگی آتی ہے اور یہ چیزیں

❶ صحیح مسلم: کتاب صلاۃ المسافرین، باب الترغیب فی الدعاء والذکر فی آخر اللیل، رقم الحدیث: ۷۵۸

شب بیداری میں مخل ہیں۔

۱۱......دن میں مشقت والے کاموں سے گریز کرنا

بندہ جب دن بھر مشقت والے کام کرے یا سخت محنت مزدری کرے تو اُس کے لئے تھکاوٹ کی وجہ سے اٹھنا مشکل ہوتا ہے، اس لئے دن بھر مشقت والے کاموں سے گریز کیا جائے، تاکہ زیادہ تھکاوٹ کی وجہ سے اٹھنا مشکل نہ ہو۔

۱۲......قیام اللیل کا پختہ عہد کرنا

بندہ جب یہ عہد کرلے کہ ضرور تہجد کی نماز میں اٹھوں گا، تو اللہ رب العزت اس کی توفیق عطا فرما دیتا ہے، اور یہ تب ہوتا ہے جب نمازِ تہجد کی حرص اور سچی طلب ہو، اس لئے کہ اگر دنیاوی کوئی کام آجائے کہ صبح ۳ بجے کی فلائٹ ہے، وہاں جانا ہے، پھر یہی بندہ اٹھنے کا بھرپور اہتمام کرتا ہے، اوراسی ٹائم پر اٹھ جاتا ہے، بلکہ بعض اوقات پوری رات نیند نہیں آتی، کیونکہ یہاں حرص اور سچی طلب ہے، بالکل اسی طرح اگر تہجد کی حرص اور سچی طلب ہو تو ضرور اٹھے گا۔

۱۳......کامل یقین ہونا

بندے کو یہ یقین ہونا چاہیے کہ میں اٹھ سکتا ہوں، میں اس پر قادر ہوں کہ تہجد کی نماز پڑھ سکتا ہوں، قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿إِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْئًا وَأَقْوَمُ قِيلًا﴾ (المزمل: ٦)

ترجمہ: بیشک رات کے وقت اٹھنا ہی ایسا عمل ہے جس سے نفس اچھی طرح کچلا جاتا ہے، اور بات بھی بہتر طریقے پر کہی جاتی ہے۔

یعنی رات کو اٹھ کر تہجد کی نماز پڑھنے سے انسان کے لیے اپنی نفسانی خواہشات پر قابو پانا آسان ہوجاتا ہے اور رات کے وقت میں چونکہ شور وغل نہیں ہوتا، اس لیے تلاوت

اور دعا ٹھیک ٹھیک اور حضورِ قلب کے ساتھ ادا ہوتی ہیں۔ دن کے وقت یہ فائدے کم ہوتے ہیں۔

۱۴......جگانے کے لئے الآرم لگانا

یعنی بندے کے پاس ایسی چیز ہو جو اسکو جگائے مثلاً الارم لگائے یا موبائل پر وقت لگا کر الارم لگائے، یا کسی ساتھی یا دوست سے کہہ دے کہ مجھے فلاں وقت میں جگا دیں۔

۱۵......کسی اور کو بھی ساتھ جگائیں

بندہ خود بھی تہجد پڑھے اور ساتھ میں اہل وعیال اور دوست واحباب کو بھی جگائے، اس لئے کہ اکیلے آدمی پر شیطان ونفس غالب آجاتا ہے۔

۱۶......مسنون طریقے کے مطابق دعا پڑھ کر سوئیں

مسنون طریقے کے مطابق سوئیں، باوضو سوئیں، مسنون دعائیں پڑھ کر سوئیں، تو ان شاءاللہ قیام اللیل کی توفیق ہو جائے گی۔

۱۷......تہجد چھوٹنے پر دن بھر متفکر رہیں

جب کسی رات تہجد کی نماز چھوٹ جائے تو دن بھر متفکر رہیں، اور آئندہ کے لئے لائحہ عمل بنائیں، اس پر استغفار کریں، اپنے اوپر نفلی صدقہ یا نوافل لازم کریں، اگر مجھ سے تہجد چھوٹ گئی تو اتنی رکعت نوافل پڑھو گا یا اتنا صدقہ دوں گا، تو پھر شیطان ونفس رکاوٹ کے بجائے معاون بن جاتے ہیں کہ زیادہ نوافل اور صدقہ سے اِسے ثواب زیادہ نہ مل جائے۔

۱۸......تہجد کے فضائل اور انعامات کو پڑھتے رہیں

اس بات کا انہیں علم ہو کہ اہل تہجد کو دنیا اور آخرت دونوں ہی جہانوں میں بڑی ہی

سعادت اور سرخروئی نصیب ہونے والی ہے اور وہ سرخروئی جنت کی شکل میں ملے گی اور یہ کہ وہ اور بے علم لوگ یکساں نہیں ہوسکتے اور قیام اللیل دخولِ جنت اور اس کے بلند و بالا بالا خانوں میں رفع درجات کا سبب ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے صالح بندوں کی صفات میں سے ہے اور قیام اللیل میں مؤمن کے لئے شرف و اعزاز ہے اور منجملہ یہ ان اعمال میں سے ہے جس پر ایک بندہ مؤمن کو رشک کرنا چاہیے۔

۱۹......اسلافِ امت کے شب بیداری کے واقعات کا مطالعہ کریں

جب انسان سلف کی زندگی پڑھتا ہے کہ وہ حضرات ساری ساری رات شب بیداری میں گزار لیتے تھے، اکثر عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا کرتے تھے، اوران کی زندگی کے چالیس چالیس سال بلا ناغہ اس عبادت میں گزر گئے، ان کے واقعات اور حکایت پڑھ کر ایمانی جذبہ ابھرتا ہے اور انسان پھر اس کی مقدور بھر کوشش کرتا ہے۔

۲۰......دعا کا اہتمام کریں

یعنی انسان نہایت عاجزو انکساری کے ساتھ اللہ رب العزت سے دعا کرتا ہے کہ یا اللہ! تو مجھے شب بیداری کی توفیق عطا فرما اور مجھے تہجد کے لئے اٹھنے کی توفیق عطا فرما، جب انسان صدقِ دل سے دعا مانگے اور اس کے لئے بھرپور کوشش بھی کرے تو رب العالمین ضرور اس کی توفیق عطا فرما دیتے ہیں۔

اب کچھ اسباب ایسے ہیں کہ جو تہجد کی نماز پڑھنے سے مانع ہیں، یعنی عموماً اِن اسباب کی وجہ سے انسان تہجد سے محروم ہوجاتا ہے۔

نمازِ تہجد سے روکنے والے دس موانع

۱......دل کا غافل ہونا

یعنی اللہ تعالیٰ سے، اللہ کی نعمتوں سے، جزاء و سزا سے، رضا و ناراضگی سے دل کا غافل

ہونا، جب بندہ غافل ہو تو نہ دین میں فکر کرتا ہے، نہ اوامر میں، نہ نواہی میں، یہ بس فرض نماز کو ادا کرنا جانتا ہے جیسا کہ دوسرے لوگ ادا کرتے ہیں، اسکو جاگنے کی حرص نہیں ہوتی، وہ صرف فرائض پر ہی اکتفاء کرتا ہے، نہ دل سے مانگتا ہے اور نہ اس کے لئے کوشش کرتا ہے۔

۲......گناہوں کا ارتکاب کرنا

گناہ اور معاصی کا ارتکاب ایسی چیز ہے جو تہجد میں اٹھنے سے مانع ہوتی ہے، ایک شخص نے حسن بصری رحمہ اللہ سے کہا: "يَا أَبَا سَعِيدٍ! إِنِّي أَبِيتُ مُعَافىً، وَأُحِبُّ قِيامَ اللَّيْلِ وَأُعِدُّ طَهُورِي فَمَالِي لَا أَقُومُ؟" اے ابوسعید! میں تندرست ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ رات کو قیام کروں اور میں طہارت کی تیاری بھی کرتا ہوں، پس مجھے کیا ہوا کہ میں نہیں اٹھتا؟

حسن بصری رحمہ اللہ نے کہا: "ذُنُوبُكَ قَيَّدَتْكَ" تمھارے گناہوں نے تمہیں قید رکھا ہے۔ (۱)

۳......خواہشات کی پیروی کرنا

خواہشات کی پیروی بھی تہجد میں قیام سے مانع ہے، کیونکہ جب خواہشات کی پیروی ہوگی تو اتباعِ سنت نہیں ہوگی، جب اتباع سنت نہ ہوگی تو تہجد کی توفیق بھی نہیں ہوگی۔

۴......دنیا سے محبت اور زیادہ سونا

جب دنیا سے تعلق ہوگا اور زیادہ سوئے گا تو اس سے دل سخت ہوگا، جب دل سخت ہوگا تو تہجد کی نماز نہیں پڑھ سکے گا، نیز دنیا سے تعلق ہوگا تو امیدیں لمبی ہوں گی، جب امیدیں لمبی ہوں گی تو آخرت کی فکر سے دور ہوگا، جب آخرت کی فکر نہیں ہوگی تو تہجد

(۱) قوت القلوب: الفصل الرابع عشر، ج ۱ ص ۷۵

کی نماز کی پرواہ نہیں کرے گا۔

۵......رات دیر تک جاگنا

جب بندہ رات کو دیر تک جاگے گا یا دیر سے سوئے گا تو اسکے جسم کو مکمل آرام نہیں مل سکے گا، جب آرام نہ ہوگا تو تہجد کیلئے جاگ نہیں سکے گا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ عشاء کے بعد لوگوں کو درّہ سے مارتے اور کہتے کہ محفلیں اور مجلیس قائم نہ کرو، اس لئے کہ انسان جتنا جلدی سوتا ہے تو اُس کے لئے اٹھنا آسان ہوتا ہے اور اس کی نیند مکمل ہو جاتی ہے۔

٦......دن میں زیادہ مشقت اور تھکاوٹ والے کام کرنا

جب انسان دن بھر ایسے کام کرے گا جو جسم کو بالکل تھکا دیں جیسے کہ آج کل میدان میں بہت سے نوجوان گھنٹوں گھنٹوں کرکٹ کھیلتے ہیں، یا لہوولعب میں سارا وقت گزار لیتے ہیں تو پھر رات کو ایسے تھک کر سوتے ہیں، پھر تہجد کی نماز کے لیے اٹھنا تو دور کی بات فجر سے بھی محروم ہو جاتے ہیں۔

۷......دن بھر لغویات میں مشغول رہنا

بندہ جب دن بھر لغویات میں مشغول ہوگا، موبائل، انٹرنیٹ، فیس بک اور لایعنی کاموں میں وقت گزارے گا، تو پھر اس کے لئے اٹھنا دشوار ہوگا۔ اِن لغویات کی وجہ سے دل سیاہ اور سخت ہو جاتا ہے، اور پھر ایسوں کو تہجد کی توفیق نصیب نہیں ہوتی۔

۸......زیادہ کھانا

زیادہ کھانے سے سستی اور غنودگی آتی ہے جیسا کہ ایک شیخ نے اپنے طلباء سے کہا:

لَا تَـأْكُـلُوْا كَثِيْرًا فَتَشْرَبُوْا كَثِيْرًا فَتَرْقُدُوْا كَثِيْرًا فَتَتَحَسَّرُوْا عِنْدَ الْمَوْتِ كَثِيْرًا.

ترجمہ: زیادہ کھانا مت کھاؤ، پھر تم زیادہ پانی پیو گے، پھر زیادہ سوؤ گے اور موت کے وقت زیادہ حسرت کرو گے۔

امام غزالی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

وَهَذَا هُوَ الْأَصْلُ الْكَبِيْرُ وَهُوَ تَخْفِيْفُ الْمِعْدَةِ عَنْ ثِقْلِ الطَّعَامِ.

ترجمہ: تہجد کے جاگنے میں اکسیر یہ ہے کہ معدے کو کھانے کے بوجھ سے ہلکا رکھا جائے۔

۹......حرام کھانا

جب انسان حرام کھاتا ہے تو اُسے نیک اعمال کی توفیق نہیں ہوتی، تہجد تو اصل الاعمال ہے۔

۱۰......پرتعیش بستر اور آرامگاہیں

پرتعیش آرامگاہوں میں اور نرم و نازک بستروں پر، ائیر کنڈیشن کمروں میں اور نرم گدوں پر سوتا ہے تو پھر اس کے لئے جاگنا مشکل ہوتا ہے۔ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میرے پاس ایک انصاری عورت آئی تو اُس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر دیکھا جو کہ دوہری کی ہوئی چادر پر مشتمل تھا۔ (وہ انصاری عورت چلی گئی اور) اُس نے میرے پاس بستر بھیجا، جس میں اُون بھرا ہوا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، تو آپ نے فرمایا: اے عائشہ! یہ کیا ہے؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! فلاں انصاری عورت میرے پاس آئی تھی، اُس نے آپ کا بستر مبارک دیکھا تو واپس جانے کے بعد میرے پاس یہ (بستر) بھیج دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

رُدِّيهِ يَا عَائِشَةُ،فَوَاللَّهِ لَوْ شِئْتُ لَأَجْرَى اللَّهُ مَعِيَ جِبَالَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ.

ترجمہ:اے عائشہ! یہ (بستر) واپس کر دو، اللہ کی قسم! اگر میں چاہتا تو اللہ تعالیٰ سونے و چاندی کے پہاڑ میرے ساتھ چلاتا (یعنی جہاں میں جاتا وہیں وہ جاتے۔) ❶

اس سے معلوم ہوا کہ بستر ایسا ہو جو تہجد کیلئے اٹھائے ،نرم و نازک بستر ہوگا تو آنکھ ہی نہیں کھلے گی۔

قیام اللیل کی فضیلت وفوائد

قیام اللیل کی فضیلت وفوائد کے متعلق امام ابن الحاج رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وفی قیام اللیل من الفوائد أنه یحط الذنوب کما یحط الریح العاصف الورق الجاف من الشجرة وینور القبر ویحسن الوجه ویذهب الکسل وینشط البدن وتری الملائکة موضعه من السماء کما یتراءی الکوکب الدری لنا من السماء. ❷

۱......قیام اللیل گناہوں کو اس طرح مٹا دیتا ہے جس طرح سخت وتند ہوا خشک پتوں کو درخت سے جدا کر دیتی ہے۔

۲......قبر کو روشن کرنے والا عمل ہے۔

۳......چہرہ کو خوبصورت اور بارونق بناتا ہے۔

۴......کسل مندی دور کر دیتا ہے۔

۵......بدن میں نشاط پیدا کرتا ہے۔

۶......آسمان کے فرشتوں کو قیام کرنے والے کی جگہ ایسی ہی روشن اور منور نظر آتی ہے

❶شعب الإیمان: حب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ،ج ۱ ص ۱۶ ،رقم الحدیث: ۱۳۹۵ /صحیح الترغیب والترھیب: ج۳ص ۲۸۱ ،رقم الحدیث: ۳۲۸۷

❷فیض القدیر: حرف العین، ج۴ ص ۳۵۱، رقم الحدیث: ۵۲۸۷

جیسے زمین والوں کو آسمان کے ستارے۔

قیام اللیل دل کا نور ہے

عثمان بن عطاء الخراسانی رحمہ اللہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں:

قِیَامُ اللَّیْلِ مَحْیَاۃٌ لِلْبَدَنِ، وَنُورٌ فِی الْقَلْبِ، وَضِیَاءٌ فِی الْبَصَرِ، وَقُوَّۃٌ فِی الْجَوَارِحِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ مُتَھَجِّدًا أَصْبَحَ فَرِحًا یَجِدُ لِذٰلِکَ فَرَحًا فِی قَلْبِهِ وَإِذَا غَلَبَتْهُ عَیْنَاہُ فَنَامَ عَنْ حِزْبِهِ أَصْبَحَ حَزِینًا مُنْکَسِرَ الْقَلْبِ کَأَنَّهُ قَدْ فَقَدَ شَیْئًا وَقَدْ فَقَدَ أَعْظَمَ الْأُمُورِ لَهُ نَفْعًا. (۱)

ترجمہ: سلف میں یہ بات کہی جاتی تھی کہ قیام اللیل بدن کی زندگی ہے، دل کا نور ہے، آنکھوں کی جلاء اور روشنی ہے، اعضاء و جوارح کی قوت ہے، آدمی جب تہجد کی نماز کے لئے بیدار ہوتا ہے اور اٹھ کر تہجد کی نماز ادا کرتا ہے تو اس کی صبح اس حال میں ہوتی ہے کہ وہ نہایت خوش ہوتا ہے اور وہ اپنے دل میں اس خوشی کو محسوس کرتا ہے، اور جس دن آنکھ نہ کھلے، نیند کا غلبہ ہو جائے اور وہ اپنے معمولات کے لئے بیدار نہ ہو سکے تو اس کی صبح بڑی غمگین ہوتی ہے اور اس کا دل مردہ ہو جاتا ہے، گویا کہ اس کی کوئی قیمتی چیز کھو گئی ہے اور کیوں نہ ایسا ہو کیونکہ اس نے وہ عمل ضائع کر دیا جو تمام اعمال میں سب سے زیادہ نفع بخش عمل تھا۔

تہجد پڑھنے والے روشن ستاروں کی مانند ہیں

کرز بن وبرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت کعب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

---

(۱) مختصر قیام اللیل للمروزی: باب ما جاء عن النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم ومن بعدہ فی الترغیب فی قیام اللیل، ص ٦٦

إِنَّ الْـمَلَائِـكَةَ يَـنْظُرُونَ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الَّذِينَ يُصَلُّونَ بِاللَّيْلِ فِي بُيُوتِهِمْ كَمَا تَنْظُرُونَ أَنْتُمْ إِلَى نُجُومِ السَّمَاءِ. ❶

ترجمہ: بلا شبہ فرشتے آسمان سے تہجد کی نماز پڑھنے والوں کو ایسا دیکھتے ہیں جیسا تم آسمان کے ستاروں کو دیکھتے ہو۔

سونے سے تہجد اور تلاوتِ قرآن بہتر عمل ہے

ایک بزرگ کہتے ہیں کہ ایک رات میں سو گیا اور ایسا سویا کہ معمولی وظائف بھی رہ گئے۔ خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک ایسی حسین لڑکی جو تمام عمر میں میں نے کبھی ایسی نہ دیکھی تھی، اور اس سے خوشبو ایسی مہک رہی تھی کہ میں نے کبھی نہ سونگھی تھی، اس نے مجھے ایک رقعہ دیا اور کہا اسے پڑھ، میں نے جو پڑھا تو اس میں یہ اشعار تھے:

لَذَّذْتَ بِنَوْمِكَ مِنْ خَيْرِ عَيْشٍ　　مَعَ الْوِلْدَانِ فِيْ غُرَفِ الْجِنَانِ
تَعِـشْ مُخَـلَّدًا لَا مَـوْتَ فِيْـهَا　　وَتَبْقَىْ فِي الْجِنَانِ مَعَ الْحِسَانِ
تَيَـقَّظْ مِنْ مَنَـامِكَ اَنَّ خَيْـرًا　　مِّنَ النَّوْمِ التَّهَجُّدِ بِالْقُرْآنِ ❷

۱......تو سونے کی لذت میں مشغول ہو گیا اور جنت کی کھڑکیوں کے عمدہ عیش اور وہاں کے خادموں سے غافل رہا۔

۲...... جنت میں تو خوبصورت عورتوں کے ساتھ ہمیشہ کو رہے گا اور وہاں موت نہیں، ہو گی۔

۳......اس وقت اس خوابِ غفلت سے بیدار ہو، سونے سے تہجد کی نماز اور قرآن بہتر ہے۔

---

❶حلية الأولياء: ترجمة: كعب الأحبار، ج٦ ص ۴۳

❷صفة الصفوة: ذكر المصطفين من عباد لم يعرفوا باسم ولا مكان، ج ٢ ص ٥٢٧

ان اشعار کے پڑھتے ہی میری آنکھ کھل گئی اور اپنے آپ کو خوفزدہ سا پایا، اب کبھی مجھے یہ اشعار یاد آتے ہیں میری نیند بالکل اڑ جاتی ہے۔

حضراتِ سلف میں مرد تو مرد خواتین بھی شب بیدار ہوتی ہیں، خود بھی تہجد کا اہتمام کرتی تھیں اور اپنے شوہروں کو بھی جگاتی تھیں۔

حضرت داؤد علیہ السلام اپنے گھر والوں کو تہجد کیلئے جگاتے تھے

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

كَانَ لِدَاوُدَ نَبِيِّ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةٌ يُوقِظُ فِيهَا أَهْلَهُ، فَيَقُولُ: يَا آلَ دَاوُدَ قُومُوا فَصَلُّوا، فَإِنَّ هَذِهِ سَاعَةٌ يَسْتَجِيبُ اللَّهُ فِيهَا الدُّعَاءَ، إِلَّا لِسَاحِرٍ أَوْ عَشَّارٍ. (1)

ترجمہ: اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام رات کے ایک مخصوص وقت میں اپنے اہلِ خانہ کو جگا کر فرماتے تھے، اے آلِ داؤد! اٹھو اور نماز پڑھو کہ اس وقت اللہ تعالیٰ دعا قبول فرماتا ہے، سوائے جادوگر یا عشار کے (عشار وہ ہے جو راستوں میں بیٹھ کر لوگوں کا مال ظلماً لوٹتا ہے، یا جبری طور پر زیادہ ٹیکس وصول کرتا ہے۔)

تہجد میں بیدار نہ ہونے پر تنبیہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دن حضرت یحیی بن زکریا علیہ السلام نے جو کی روٹی پیٹ بھر کر کھالی، رات میں سوئے تو بیدار نہ ہو سکے اور وہ وظیفہ فوت ہو گیا جو رات کو اٹھ کر پڑھنے کا معمول تھا۔ صبح کو وحی آئی کہ اے یحیی!

---

(1) مسند أحمد: مسند المدنيين، حديث عثمان بن العاص الثقفي، ج۲۶، ص۲۰۸، رقم الحديث: ۱۶۲۸۱

هَـلْ وَجَدْتَ دَارًا خَيْرًا لَکَ مِنْ دَارِي وَهَلْ وَجَدْتَ جِوَارًا خَيْرًا لَکَ مِـنْ جِـوَارِي يَـا يَـحْيَى وَعِزَّتِي لَوِ اطَّلَعْتَ إِلَى الْفِرْدَوْسِ اطِّلَاعَةً لَذَابَ جِسْـمُکَ وَلَـزَهِـقَتْ نَفْسُکَ اشْتِيَاقًا وَلَوِ اطَّلَعْتَ عَلَى جَهَنَّمَ اطِّلَاعَةً لَبَکَيْتَ الصَّدِيدَ بَعْدَ الدُّمُوعِ وَلَلَبِسْتَ الْحَدِيدَ بَعْدَ الْمُسُوحِ.❶

ترجمہ: کیا تمہیں میرے گھر سے بہتر کوئی گھر مل گیا ہے، یا میرے پڑوس سے بہتر کوئی پڑوس مل گیا ہے، میری عزت اور جلال کی قسم! اے یحیی! اگر تم جنت کوایک جھلک دیکھ لوتو شوق کی حرارت سے تمہاری چربی پگھل جائے اور جان نکل جائے اور اگر جہنم کو جھانک لوتو مارے خوف کے خون کے آنسو روؤ اور ٹاٹ کے بجائے لوہا پہننا شروع کردو۔

مندرجہ بالا احادیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ نمازِ تہجد کی نہایت فضیلت ہے، اس لئے اس نماز کا خوب اہتمام کرنا چاہیے۔ اور اللہ رب العزت سے دعا کرنی چاہیے کہ رب العالمین ہمیں اس نماز کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حضراتِ صحابہ کرام کی شب بیداری

حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا تہجد کا اہتمام

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات کو نکلے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ پست آواز سے قراءت کررہے ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ بلند آواز سے قراءت کر رہے ہیں۔ جب یہ دونوں حضرات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں جمع ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ”يَـا أَبَـا بَـکْـرٍ، مَـرَرْتُ بِکَ وَأَنْـتَ تُصَلِّي

---

❶ حلية الأولياء: ذكر طوائف من جماهير النساک والعباد، ج۸ ص ۳۳۴

تَخْفِضُ صَوْتَکَ ''اے ابوبکر! میں جب تمہارے پاس سے گزرا تو میں نے دیکھا کہ تم پست آواز سے قراءت کررہے تھے (اس کی کیا وجہ ہے)؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ ''قَدْ أَسْمَعْتُ مَنْ نَاجَيْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ'' میں اس کو سناتا تھا جو سرگوشی کو بھی سن لیتا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مَرَرْتُ بِكَ، وَأَنْتَ تُصَلِّي رَافِعًا صَوْتَكَ'' اے عمر! جب میں تمہارے پاس سے گزرا تو دیکھا کہ تم بلند آواز سے قرات کررہے ہو (اس کی کیا وجہ تھی) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ''يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أُوقِظُ الْوَسْنَانَ، وَأَطْرُدُ الشَّيْطَانَ'' میں سونے والے کو جگاتا تھا اور شیطان کو بھگاتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَا أَبَا بَكْرٍ ارْفَعْ مِنْ صَوْتِكَ شَيْئًا، وَقَالَ لِعُمَرَ: اِخْفِضْ مِنْ صَوْتِكَ شَيْئًا. ❶

ترجمہ: اے ابوبکر تم اپنی آواز تھوڑی بلند کرو اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم اپنی آواز تھوڑی پست کرو۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نمازِ تہجد کا اہتمام اور گھر والوں کو جگانا

حضرت اسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللّٰهُ، حَتَّى إِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ، أَيْقَظَ أَهْلَهُ لِلصَّلَاةِ، يَقُولُ لَهُمْ: الصَّلَاةَ، الصَّلَاةَ، ثُمَّ يَتْلُو هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى﴾ ❷ (طٰہٰ: ۱۳۲)

❶ سنن أبی داود: کتاب الصلاۃ، باب فی رفع الصوت بالقراء ۃ فی صلاۃ اللیل، رقم الحدیث: ۱۳۲۹

❷ موطأ مالک: کتاب السھو، باب ما جاء فی اللیل، ج۲ ص ۱۶۲، رقم الحدیث: ۳۸۹

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ رات کو جس قدر اللہ چاہے نماز پڑھتے تھے، جب آخر رات ہوتی تو اپنے گھر والوں کو جگاتے، ان سے کہتے کہ نماز کا وقت ہو گیا، پھر یہ آیت تلاوت فرماتے تھے: (ترجمہ:) اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دو، اور خود بھی اس پر ثابت قدم رہو۔ ہم تم سے رزق نہیں چاہتے، رزق تو ہم تمہیں دیں گے اور بہتر انجام تقوی ہی کا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ساری رات عبادت میں گزارنا

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَكَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتَهُ فَلَا يَزَالُ يُصَلِّي إِلَى الْفَجْرِ. ❶

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھاتے پھر گھر جاتے صبح تک مسلسل نماز پڑھتے تھے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا رات بھر تہجد اور تلاوت

حضرت عثمان بن عبدالرحمان تیمی رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ ایک مقام پر ہم نے رات گزارنے کی نیت کی، میں نے نمازِ عشاء پڑھ کر اس مقام کی طرف گیا وہاں کھڑا ہو گیا، میں کھڑا ہی تھا کہ ایک شخص نے میرے کندھوں کے درمیان ہاتھ رکھا (مطلب یہ تھا کہ میں انہیں جگہ دوں) میں نے دیکھا کہ وہ تو عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے:

فَبَدَأَ بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَقَرَأَ حَتَّى خَتَمَ الْقُرْآنَ، فَرَكَعَ وَسَجَدَ ثُمَّ أَخَذَ نَعْلَيْهِ، فَلَا أَدْرِي أَصَلَّى قَبْلَ ذٰلِكَ شَيْئًا أَمْ لَا؟ ❷

❶ البداية والنهاية: ثم دخلت سنة ثلاث وعشرين، ج۷ ص ۱۵۲

❷ حلية الأولياء: المهاجرون من الصحابة، ترجمة: عثمان بن عفان، ج ۱ ص ۵۶

ترجمہ: انہوں نے (نفلوں میں) سورہ فاتحہ سے آغاز کیا، پڑھتے رہے پڑھتے رہے یہاں تک کہ قرآن پاک ختم کر کے نماز پوری کی، پھر جوتے اٹھائے اور چل دیئے، مجھے پتہ نہیں ہے اس سے پہلے بھی کچھ نماز پڑھی تھی یا نہیں۔

امام محمد بن سیرین رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جب باغیوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو گھیر لیا، تو ان کی بیوی نے ان سے کہا: تم انھیں قتل کرنا چاہتے ہو؟ یہ تو وہ شخص ہیں:

فَقَدْ كَانَ يُحْيِي اللَّيْلَ بِرَكْعَةٍ يَجْمَعُ فِيهَا الْقُرْآنَ. ❶

ترجمہ: جو ساری رات نماز پڑھا کرتے تھے اور ایک رکعت میں پورا قرآن پڑھ لیا کرتے تھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور اہلِ خانہ کا نمازِ تہجد کا اہتمام

حضرت ابو عثمان نہدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

تَضَيَّفْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ سَبْعاً، فَكَانَ هُوَ وَامْرَأَتُهُ وَخَادِمُهُ يَعْتَقِبُونَ اللَّيْلَ أَثْلَاثاً، يُصَلِّي هَذَا، ثُمَّ يُوقِظُ هَذَا، وَيُصَلِّي هَذَا، ثُمَّ يُوقِظُ هَذَا. ❷

ترجمہ: میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا سات دن مہمان بنا، انہوں نے اور اسکی بیوی اور اسکے خادم نے آپس میں رات کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہوا تھا، ایک حصے میں آپ نماز پڑھتے، پھر دوسرا جاگتا اور نماز پڑھتا، پھر تیسرا جاگتا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی نمازِ تہجد میں ترتیل کے ساتھ تلاوت

امام ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

صَحِبْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ، فَكَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، فَإِذَا

❶ الطبقات الكبرى: الطبقة الأولى، ترجمة: عثمان بن عفان، ج۳ص ۷۶/الإستيعاب في معرفة الأصحاب: ترجمة: عثمان بن عفان، ج۳ص ۱۰۴۰

❷ مسند أحمد: مسند أبي هريرة، ج۱۴ ص ۲۸۰، رقم الحديث: ۸۶۳۳

نَزَلَ،قَامَ شَطْرَ اللَّيْلِ،وَيُرَتِّلُ الْقُرْآنَ حَرْفاً حَرْفاً،وَيُكْثِرُ فِي ذَلِكَ مِنَ النَّشِيْجِ وَالنَّحِيْبِ. ❶

ترجمہ: میں ابن عباس کیساتھ مکہ سے مدینہ ساتھ رہا، جب بھی سواری سے اترتے تو دو رکعت نماز پڑھتے تھے، آدھی رات کے وقت کھڑے ہوجاتے اور ٹھہر ٹھہر کر قرآن مجید پڑھتے اور اسمیں بہت زیادہ آہ وبکاء کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا نمازِ تہجد کا اہتمام

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا:

نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللَّهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ قَالَ سَالِمٌ:فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ لا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَلِيلًا. ❷

ترجمہ:عبداللہ بہترین شخص ہے،کاش یہ رات کونماز پڑھتا،(حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت سالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ رات کے صرف تھوڑے سے حصے میں سوتے تھے(باقی ساری رات میں گزارتے تھے۔)

آپ بڑے عبادت گزار وشب بیدار تھے، اوقات کا بیشتر حصہ عبادتِ الٰہی میں صرف ہوتا تھا، حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ رات بھر نماز پڑھتے تھے، صبح کے وقت مجھ سے پوچھتے کہ صبح کی سفیدی نمودار ہوگئی؟ اگر میں کہتا جی ہاں، تو پھر طلوعِ سحر تک استغفار میں مشغول ہوجاتے اور اگر نہیں کہتا تو بدستور نماز میں مشغول رہتے۔

❶تاريخ مدينةدمشق:ترجمة:عبداللّٰه بن عباس،۷۳ص۱۹۸/ سير أعلام النبلاء: ترجمة:عبداللّٰه بن عباس ج۳ص۳۵۲

❷حلية الأولياء:المهاجرون من الصحابة،ترجمة:عبداللّٰه بن عمر،۳۰۴ج۱ص۳۰۳

تہجد کے چھوٹ جانے پر نفس کو ایک سال تک سزا

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ مشہور صحابی ہیں، ایک رات نیند کے غلبے کی وجہ سے تہجد کی نماز فوت ہوگئی، انہیں بڑا افسوس ہوا، اپنی اس غلطی اور غفلت کی پاداش میں انہوں نے اپنے نفس کو یہ سزا دی کہ پورے ایک سال تک رات کو نہیں سوئے، ساری رات عبادات میں مصروف رہتے تھے۔ ❶

تہجد کی نماز کا اہتمام کرنے سے اللہ تعالی گناہوں کو بخشش دیتے ہیں، بسا اوقات یہ نماز مغفرت کا سبب بن جاتی ہے۔

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کا ذوقِ عبادت

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کثرت کے ساتھ کتاب اللہ کی تلاوت کرنے والے انسان تھے، ایک مرتبہ مقام ابراہیم پر تشریف لائے اور نماز شروع کر کے سورۂ جاثیہ پڑھنا شروع کی، جب اس آیت پر پہنچے:

﴿اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ اجْتَرَحُوا السَّیِّئَاتِ اَنْ نَّجْعَلَھُمْ کَالَّذِیْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوْا الصّٰلِحٰتِ سَوَاءً مَّحْیَاھُمْ وَمَمَاتُھُمْ سَاءَ مَا یَحْکُمُوْنَ﴾(الجاثیة: ۲۱)

ترجمہ: یہ لوگ جو برے برے کام کرتے ہیں کیا وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم انھیں ان لوگوں کے برابر رکھیں گے جنھوں نے ایمان اور عملِ صالح اختیار کیا، ان کا جینا اور مرنا یکساں ہو جائے، برا ہے جو وہ فیصلہ کرتے ہیں۔ ❷

تو شب بھر اسی آیت کو دہراتے رہے اور روتے رہے۔

---

❶ تاریخ مدینۃ دمشق: حرف التاء، ترجمة: تمیم بن أوس بن خارجة، ج ۱۱ ص ۷۷/ سیر أعلام النبلاء: ترجمة: تمیم الداری، ج ۲ ص ۴۴۵

❷ تاریخ مدینة دمشق، ترجمة: تمیم بن أوس بن خارجة، ج ۱۱ ص ۷۶

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کا صبح تک نوافل پڑھنا

اسد بن وداعہ رحمہ اللہ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کے متعلق فرماتے ہیں:

أَنَّهُ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْفِرَاشَ يَتَقَلَّبُ عَلَى فِرَاشِهِ لَا يَأْتِيهِ النَّوْمُ فَيَقُول: اَللَّهُمَّ إِنَّ النَّارَ أَذْهَبَتْ مِنِّي النَّوْمَ،فَيَقُومُ فَيُصَلِّي حَتَّى يُصْبِحَ. ❶

ترجمہ: جب یہ بستر پر تشریف لیجاتے تو اپنے بستر پر کروٹیں بدلنی شروع فرماتے، نیند بالکل نہ آتی، اسکے بعد آپ فرماتے تھے کہ اے اللہ! جہنم کے خوف نے میری نیند کو اڑا دیا، پس کھڑے ہوتے نماز پڑھتے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا ذوقِ عبادت

امام مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ما كان باب من العبادة يعجز عنه الناس إلا تكلفه عبد اللّه بن الزبير، ولقد جاء سيل طَبَّقَ البيت فجعل ابن الزبير يطوف سباحة. ❷

ترجمہ: عبادت کا کوئی باب ایسا نہیں تھا جسے لوگ انجام دینے سے قاصر ہوں مگر اس کی قیمت عبداللہ بن زبیر چکاتے، یقیناً سخت سیلاب آیا جس نے کعبہ کو ڈھانپ لیا، پس عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ طواف کرتے تھے۔

ابلیس کا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو تہجد کے لئے جگانا

ایک دفعہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے گھر پر آرام فرما رہے تھے کہ اچانک ایک شخص نے آپ کو بیدار کر دیا، جب آپ نے بیدار ہو کر دیکھا تو وہ شخص پوشیدہ ہو گیا۔ آپ نے دل میں سوچا کہ میرے گھر کے اندر اس وقت تو کوئی آ نہیں سکتا، ایسی جرأت کس

❶ حلية الأولياء: المهاجرون من الصحابة، ترجمة: شداد بن أوس، ج ۱ ص ۲۶۴

❷ تاريخ مدينة دمشق: حرف العين، ترجمة: عبد اللّه بن زبير رضى اللّه عنه، ج ۲۸ ص ۱۷۸، رقم الترجمة: ۳۲۹۷

نے کی ہے، پھر آپ نے دیکھا کہ ایک شخص دروازہ کی آڑ میں اپنا منہ چھپائے ہوئے کھڑا ہے، آپ نے دریافت کیا تو کون؟

جواب دیا میرا فاش نام ابلیس شقی ہے۔

آپ نے فرمایا: اے ابلیس! تو نے مجھے کیوں بیدار کر دیا۔ سچ سچ بتا۔

اس نے کہا نماز کا وقت ختم ہونے کے قریب ہے، میں آپ کو اس لئے اٹھا رہا ہوں تا کہ آپ نماز پڑھ لیں۔

آپ نے فرمایا ہرگز یہ غرض تیری نہیں ہوسکتی کہ تو خیر کی طرف کبھی رہنمائی کرے، میرے گھر میں تو چور کی طرح گھس آیا اور کہتا ہے کہ میں پاسبانی کرتا ہوں اور خاص کر تجھ جیسا چور کہ راہزن بھی ہے کس مقصد سے مجھ پر تجھے اس قدر شفقت ہے۔

ابلیس نے جواب دیا۔

گفت ما اوّل فرشتہ بودہ ایم　　　راہ طاعت را بجاں پیمودہ ایم

ابلیس نے کہا ہم پہلے فرشتہ تھے اور طاعت کے راستے کو اپنی جان سے طے کیا ہے۔

پیشہ اوّل کجا از دل رود　　　مہر اوّل کے ز دل زائل شود

پہلا پیشہ دل سے کہیں بالکل نکل سکتا ہے اور پہلی محبت بھلا دل سے زائل ہوسکتی ہے۔

نیکواں را رہنمائی میکنم　　　مر بداں را پیشوائی می کنم

میں نیکوں کو راستہ نیکی کا دکھاتا ہوں اور بُروں کو بُرے راستے کی پیشوائی کرتا ہوں۔

گر ترا بیدار کردم بہر دیں　　　خوئے اصل من ہمیں است وہمیں

اگر آپ کو دین کے لئے میں نے بیدار کر دیا تو یہی ہماری اصل فطرت کا مقتضا ہے۔

گفت امیرا اے راہزن حجت مگو

مر ترا رہ نیست در من رہ مجو

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے راہزن (ڈاکو) مجھ سے بحث مت کر تجھ کو میرے اندر گمراہ کرنے کا راستہ نہ مل سکے گا میرے اندر راستہ مت ڈھونڈ۔ سچ سچ بتا کہ تو نے مجھے نماز کے لئے کیوں بیدار کیا تیرا کام تو گمراہ کرنا ہے۔اس خیر کی دعوت میں کیا راز ہے جلد بتا۔

ابلیس نے کہا حضور بات یہ ہے کہ اگر آپ کی نماز فوت ہو جاتی تو آپ اللہ تعالی کی جناب میں آہ فغاں کرتے۔جس سے آپ کا درجہ بہت بلند ہو جاتا اور میں حسد سے جل کر خاک ہوتا۔اس لئے میں نے سوچا کہ آپ کو بیدار کر دوں تا کہ آپ نماز ادا کر لیں۔

گر نمازت فوت می شد آنزماں

میزدی از درد دل آہ وفغاں

اگر آپ کی نماز فوت ہو جاتی تو آپ اس وقت درد دل سے آہ وفغاں کرتے۔

آں تاسّف آں فغاں وآں نیاز

در گزشتے از دوصد رکعت نماز

اور آپ کا وہ افسوس اور رونا اور ندامت و نیاز مندی اور شکستگی آپ کو دوسو رکعت نوافل سے زیادہ مقرب بنادیتی ،اس لئے مجھے آپ کے قرب اعلی کے خوف اور حسد نے آپ کو بیدار کرنے کے لئے آمادہ کیا۔

من ترا بیدار کردم از نہیب

تا بسوزاند چناں آہ عجیب

میں نے اسی خوف سے آپ کو بیدار کر دیا تا کہ آپ کی آہ عجیب مجھے نہ جلادے۔

من حسودم از حسد کردم چنیں　　من عدوم کارمن مکراست وکیں

میں انسان کا حاسد ہوں، میں نے اسی حسد سے ایسا کیا ہے اور میں انسان کا دشمن ہوں

میرا کام حسد اور کینہ ہے۔

گفت اکنوں راست گفتی صادقی   از تو ایں آید تو ایں را لائقی

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اب تو نے سچ بات کہی اور حسد و دشمنی جو کچھ تو نے کی ہے تو اسی کے لائق ہے۔

فائدہ: اس حکایت سے یہ سبق ملتا ہے کہ کوتاہیوں اور خطاؤں پر ندامت اور گریہ وزاری سے شیطان کو کتنا غم ہوتا ہے اور حق تعالی کی رحمت کس قدر ایسے بندہ پر متوجہ ہوتی ہے۔ حق تعالی ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ندامت کے ساتھ حق تعالی کے حضور میں گریہ وزاری کیا کریں۔ آمین ❶

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ شب بیداری کا بڑا اہتمام کرتے تھے، آپ کی پوری کوشش ہوتی تھی کہ آپ سے تہجد نہ چھوٹے، ایک دفعہ چھوٹ گئی تو دن بھر اس قدر ندامت و پشیمانی اور استغفار کی کثرت تھی کہ اگلے دن ابلیس جیسا مجسمہ شر آپ کو جگانے کے لئے آرہا ہے، تاکہ دن بھر کی آہ وزاری اور استغفار سے نامہ اعمال میں ثواب کی کہیں کثرت نہ ہو جائے۔

اسلافِ امت کے شب بیداری اور ذوقِ عبادت کے ایمان افروز واقعات

حضرت سعید بن میسّب رحمہ اللہ کا عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھنا

امام ابو نعیم رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

صَلَّى سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ الْغَدَاةَ بِوَضُوءِ الْعَتَمَةِ خَمْسِينَ سَنَةً. ❷

ترجمہ: سعید بن میسّب رحمہ اللہ نے پچاس سال عشاء کی وضو سے فجر کی نماز پڑھی۔

❶ معارف مثنوی: ص ۲۳۶ تا ۲۳۹

❷ حلية الأولياء: فمن الطبقة الأولى من التابعين، ترجمة: سعيد بن المسيب، ج ۲ ص ۱۶۳

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا نمازِ تہجد کا اہتمام

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا خوفِ الٰہی بھی بے مثال تھا، آپ کے شاگرد رشید امام یزید بن الکمیت رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ علی بن الحسین المؤذن رحمہ اللہ نے عشا کی نماز میں سورہ زلزال پڑھی، امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بھی پیچھے تھے، جب لوگ نماز پڑھ کر چلے گئے تو میں نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کو دیکھا کہ آپ کسی بات میں متفکر ہیں اور سانس پھول رہا ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے دل میں کہا کہ مجھے یہاں سے چلنا چاہیے تاکہ آپ کو میری وجہ سے پریشانی نہ ہو، کہتے ہیں کہ میں وہاں سے قندیل کو یوں ہی چھوڑ کر چلا آیا اور قندیل میں تھوڑا سا تیل تھا۔ جب میں صبح صادق کے بعد مسجد میں آیا تو دیکھا کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ وہیں کھڑے ہوئے اپنی ڈاڑھی کو پکڑ کر کہہ رہے ہیں:

وَهُوَ يَقُوْلُ يَا مَن يَّجْزِیْ بِمِثْقَالِ ذَرَّةٍ خَيْرٍ خَيْرًا، وَيَا مَنْ يَّجْزِیْ بِمِثْقَالِ ذَرَّةٍ شَرٍّ شَرًّا، أَجِرِ النُّعْمَانَ عَبْدَکَ مِنَ النَّارِ، وَأَدْخِلْهُ فِیْ سِعَةِ رَحْمَتِکَ. (1)

ترجمہ: اے وہ ذات جو ہر خیر کا بدلہ خیر سے اور ہر شر کا بدلہ شر سے دیتی ہے، نعمان (یہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا نام ہے) کو دوزخ کی آگ سے بچالے اور اپنی وسیع رحمت میں داخل کر لے۔

یزید بن الکمیت رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے فجر کی اذان دی اور اندر داخل ہوا تو امام صاحب نے پوچھا کہ کیا قندیل بجھانا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ صبح کی اذان ہوچکی ہے۔ فرمایا کہ میری جو کیفیت تم نے دیکھی ہے اس کو لوگوں سے چھپائے رکھنا، کہتے ہیں کہ پھر آپ نے سنت فجر دو رکعتیں پڑھیں اور اسی عشاء کے وضو سے ہمارے ساتھ فجر کی نماز ادا فرمائی۔

(1) وفيات الأعيان، ترجمة: الإمام أبو حنيفة، ج٥ ص ٤١٢

حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ کا ذوقِ عبادت اور ایک رکعت میں ختم قرآن

حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ رات کو اس قدر روتے تھے کہ آپ کی بینائی میں فرق آ گیا تھا اور آنکھوں سے پانی بہنے لگا تھا، اور آپ نے اس آیت کو ''وَاتَّقُوْا یَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِیْهِ اِلَی اللّٰهِ'' کو بیس سے زائد مرتبہ دہرایا اور آنکھوں سے مسلسل آنسو بہہ رہے تھے:

أَنَّهُ قَامَ لَيْلَةً فِي جَوْفِ الْكَعْبَةِ فَقَرَأَ الْقُرْآنَ فِي رَكْعَةٍ أَنَّهُ كَانَ يَخْتِمُ فِي كُلِّ لَيْلَتَيْنِ. ❶

ترجمہ: ایک رات آپ نے خانہ کعبہ کے اندر قیام کیا اور ایک ہی رکعت میں پورا قرآن کریم تلاوت کیا۔ ویسے آپ کا معمول دو رات میں ایک دفعہ قرآنِ کریم ختم کرنے کا تھا۔

اسلافِ امت میں ایک رکعت میں ختم قرآن کرنے والے چار حضرات

اس امت میں چار ایسے حضرات بھی گزرے ہیں جنھوں نے ایک رکعت میں پورا قرآنِ کریم تلاوت کیا ہے، جن میں دو صحابہ میں سے تھے اور دو تابعین میں سے، صحابہ میں حضرت عثمان بن عفان اور حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہما اور تابعین میں امام اعظم ابوحنیفہ اور سعید بن جبیر رحمہما اللہ:

خارجة بن مصعب يقول ختم القرآن في ركعة أربعة من الأئمة، عثمان بن عفان، وتميم الداري، وسعيد بن جبير، وأبو حنيفة. ❷

امام بخاری رحمہ اللہ ایک رات میں پندرہ سے بیس دفعہ بیدار ہوتے

حضرت محمد بن ابی حاتم الوراق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام بخاری رحمہ اللہ کی یہ حالت

❶ تذكرة الحفاظ: ترجمة: سعيد بن جبير الكوفي، ج ١ ص ٦١

❷ تاريخ بغداد: ج ١٣ ص ٣٥٥ / أخبار أبي حنيفة وأصحابه: ج ١ ص ٥٦ / تهذيب الكمال في أسماء الرجال: ج ٢٩ ص ٤٣٦

تھی کہ جب میں آپ کے ساتھ سفر میں ہوتا تھا اور ہم کسی ایک کمرے میں رات گزارتے تھے، گرمی بھی ہوتی تھی:

فَكُنْتُ أَرَاهُ يقومُ فِي لَيْلَةٍ وَاحِدَةٍ خَمْسَ عَشْرَةَ مرَّةً إِلَى عِشْرِيْنَ مرَّة، فِي كُلِّ ذَلِكَ يَأْخُذُ القَدَّاحَةَ، فيُورِي نَاراً وَيُسْرِجُ، ثُمَّ يُخرجُ أَحَادِيْثَ، فيُعلِّمُ عَلَيْهَا. ❶

ترجمہ: میں امام بخاری رحمہ اللہ کو دیکھتا تھا کہ آپ ایک رات میں پندرہ سے بیس مرتبہ اٹھتے تھے، ہر دفعہ مٹی کا دیا لیتے اور اس میں آگ جلاتے اور اس کو روشن کرتے پھر احادیث نکال کر ان پر نشانات لگاتے تھے۔

اللہ تعالی نے ہر چیز کے لیے اسباب بنائے ہیں، جب ہم بیمار ہوجائیں تو شفا یقیناً اللہ تعالی دیتا ہے لیکن طبیب کے پاس جانا یہ سبب ہے، اسی طرح دنیا میں ہر ایک شئ کا سبب ہوتا ہے، جن کو اختیار کرنے سے وہ شئ وصول ہوتی ہے، اسی طرح تہجد کی نماز کیلئے بھی کچھ اسباب ہے جن کو اختیار کرنے سے بندہ آسانی کیساتھ تہجد کی نماز کی پابندی کرسکتا ہے۔

ایسے بیس (۲۰) اسباب ہیں جن کا ذکر ان شاء اللہ آگے آئے گا۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کی شب بیداری

عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے خادم منصور ابو امیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کو دیکھا کہ ایک الماری میں انکا ایک دراز تھا، اس کی چابی انکے تہہ بند میں ہوتی تھی، رات جب مجھے دیکھتے کہ میں سوگیا:

فَتَحَ السَّفَطَ فَأَخْرَجَ مِنْهُ جُبَيَّةَ شَعْرٍ وَرِدَاءَ شَعْرٍ، فَصَلَّى فِيهِمَا اللَّيْلَ كُلَّهُ

❶ سير أعلام النبلاء: ترجمة: أبو عبد الله محمد بن إسماعيل البخاري، ج ۱۲ ص ۴۰۴

فَإِذَا نُودِيَ بِالصُّبْحِ نَزَعَهُمَا. ❶

ترجمہ: وہ دراز کھولتے ،اس میں سے بالوں کی قمیص یا جبہ اور ایک بالوں کی چادر نکالتے ،رات بھر اس میں نماز پڑھتے ،جب صبح کی اذان ہوتی تو انکو اتار کر رکھ دیتے۔

حضرت حسان بن ابوسنان رحمہ اللہ کی شب بیداری

حضرت حسان بن ابوسنان رحمہ اللہ کی بیوی کہتی ہے کہ وہ میرے پاس آتے اور میرے ساتھ بستر میں داخل ہوتے ،اس کے بعد مجھے ایسے دھوکہ دیتے جیسے کہ ماں بچے کو دیتی ہے، جب وہ سمجھ لیتے کہ میں سوگئی ہوں وہ خود کو آرام سے بستر سے نکال دیتے اور نماز پڑھنے کھڑے ہوجاتے ۔میں نے ان سے کہا: اے ابوعبداللہ! کیوں اپنے نفس کو عذاب دیتے ہو؟ خود پر رحم کیجئے ،وہ فرماتے:

اُسْكُتِي وَيْحَكِ فيُوشِكُ أَنْ أَرْقُدَ رَقْدَةً لا أَقُومُ مِنْهَا زَمَانًا. ❷

ترجمہ: چپ ہوجاؤ اور ہلاک ہوجاؤ،قریب ہے کہ میں سوجاؤں اور ایسا سوؤں کہ پھر اٹھ ہی نہ سکوں۔

تہجد میں آنکھ نہ کھلنے پر عمر بھر کے لئے بستر پر نہ سونے کی قسم کھالی

ہند بن عوف رحمہ اللہ سفر سے آئے تو اسکی بیوی نے اِن کے لیے بستر بچھایا اور وہ سوگئے ،رات کو ایک وقت مقرر کیا تھا جس میں جاگ کر عبادت کیا کرتے تھے،لیکن اس بار (سفر کی تھکن کی وجہ سے) صبح تک سوئے ،آنکھ نہ کھلی ،اور آپ سے تہجد چھوٹ گئی ،تو بہت افسوس ہو،توانہوں نے قسم کھائی کہ آج کے بعد کبھی بستر پرنہیں سوؤں گا، یہ نرم ونازک بستر میرے تہجد چھوٹنے کا سبب بن گیا، چنانچہ اس نے قسم کھالی

❶ شعب الإيمان: الصلاة، ج۴ ص ۵۲۸،الرقم: ۲۹۴۳

❷ صفة الصفوة :الطبقة الرابعة ،ترجمة: حسان بن أبى سنان، ج۲ ص ۲۰۱،رقم الترجمة: ۵۴۳

"فَحَلَفَ اَلَّا يَنَامَ عَلَى فِرَاشٍ أَبَدًا" پس اس نے قسم کھالی کہ بستر پر کبھی بھی نہیں سوؤں گا۔ ❶

حضرت عطاء خراسانی رحمہ اللہ کی شب بیداری

عبدالرحمٰن بن زید فرماتے ہیں کہ ہم عطاء خراسانی رحمہ اللہ کے ساتھ مقابلہ کرتے تھے، یہ پوری رات جاگتے تھے، جب رات کا نصف یا ثلث حصہ گزر جاتا تھا تو ہماری طرف متوجہ ہو کر فرماتے:

يَازِيدُ،وَيَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ،وَيَا هِشَامَ بْنَ الْغَازِ قُومُوا فَتَوَضَّئُوا،فَصَلُّوا صَلَاةَ هَذَا اللَّيْلِ،وَصِيَامَ هَذَا النَّهَارِ أَهْوَنُ مِنْ مُقَطَّعَاتِ الْحَدِيدِ،وَمِنْ شَرَابِ الصَّدِيدِ،اَلْوَحَا الْوَحَا،اَلنَّجَاءَ النَّجَاءَ ثُمَّ يُقْبِلُ عَلَى صَلَاتِهِ. ❷

ترجمہ: اے زید! اور اے عبدالرحمٰن! اور اے ہشام بن غاز! اٹھو اور وضو کرو، اس رات کی نماز پڑھنا اور اس دن کا روزہ رکھنا لوہے کی بیڑیوں سے اور پیپ کے پینے سے آسان ہے، بچو بچو اور نجات تلاش کرو اور نجات تلاش کرو۔ پھر اپنی نماز کی طرف متوجہ ہو جاتے۔

حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ کی شب بیدای

عبدالرحمٰن بن مہدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَا عَاشَرْتُ فِي النَّاسِ رَجُلًا هُوَ أَرَقَّ مِنْ سُفْيَانَ،وَكُنْتُ أُرَامِقُهُ اللَّيْلَةَ بَعْدَ اللَّيْلَةِ فَمَا كَانَ يَنَامُ إِلَّا فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ ثُمَّ يَنْتَفِضُ فَزِعًا مَرْعُوبًا يُنَادِي:اَلنَّارُ شَغَلَنِي ذِكْرُ النَّارِ عَنِ النَّوْمِ وَالشَّهَوَاتِ كَأَنَّهُ يُخَاطِبُ رَجُلًا

❶تاریخ ابن معین : ج۳ص ۳۴۹،الرقم : ۱۶۸۵

❷تاریخ مدینةدمشق :حرف العین ،ترجمة:عطاء بن أبی مسلم،ج۴۰ ص ۴۳۴،رقم الترجمة:۴۷۰۸

فِي الْبَيْتِ،ثُمَّ يَدْعُو بِمَاءٍ إِلَى جَانِبِهِ فَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَقُولُ عَلَى إِثْرِ وَضُوئِه: اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَالِمٌ بِحَاجَتِي غَيْرُ مُعَلَّمٍ بِمَا أَطْلُبُ،وَمَا أَطْلُبُ إِلَّا فَكَاكَ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ،اللهُمَّ إِنَّ الْجَزَعَ قَدْ أَرَّقَنِي مِنَ الْخَوْفِ فَلَمْ يُؤَمِّنِّي،وَكُلُّ هَذَا مِنْ نِعْمَتِكَ السَّابِغَةِ عَلَيَّ ،وَكَذَلِكَ فَعَلْتَ بِأَوْلِيَائِكَ وَأَهْلِ طَاعَتِكَ،إِلَهِي قَدْ عَلِمْتُ أَنْ لَوْ كَانَ لِي عُذْرٌ فِي التَّخَلِّي مَا أَقَمْتُ مَعَ النَّاسِ طَرَفَةَ عَيْنٍ،ثُمَّ يُقْبِلُ عَلَى صَلَاتِهِ وَكَانَ الْبُكَاءُ يَمْنَعُهُ مِنَ الْقِرَاءَةِ حَتَّى إِنِّي كُنْتُ لَا أَسْتَطِيعُ سَمَاعَ قِرَاءَتِهِ مِنْ كَثْرَةِ بُكَائِهِ،قَالَ ابْنُ مَهْدِيٍّ:وَمَا كُنْتُ أَقْدِرُ أَنْ أَنْظُرَ إِلَيْهِ اسْتِحْيَاءً وَهَيْبَةً مِنْهُ. ❶

ترجمہ: میں نے سفیان ثوری رحمہ اللہ سے زیادہ شب بیدار کسی کو نہیں دیکھا، میں کئی راتیں اِن کے ساتھ رہا،اور وہ سوائے رات کے شروع کے نہیں سوتے تھے، پھر وہ خوف سے کانپتے اور پکارتے: جہنم نے مجھے نینداور خواہشات سے غافل کردیا،ایسا پکارکر کہتے کہ گویا کہ گھر میں کسی کو مخاطب کررہے ہوں ، پھر پانی منگواتے اور وضو کرتے ،اور وضو کے بعد یہ دعا کرتے :اے اللہ !تو میری ضرورت کو جانتا ہے،تجھ پر میری طلب کردہ چیز پوشیدہ نہیں ہے، میں کچھ طلب نہیں کرتا سوائے اس کے میری گردن کو آگ سے آزاد کیجئے،اے اللہ! بے چینی نے خوف سے میری نیندیں اڑادیں ہیں،اس نے مجھ پر یقین نہیں کیا،اور یہ سب کچھ مجھ پر تیرے فضل وکرم سے ہے،اور آپ نے اپنے دوستوں اور آپ کی اطاعت کرنے والوں کے ساتھ ایسا ہی کیا،میرے اللہ! میں جانتا تھا کہ اگر میرے پاس جانے کا کوئی بہانہ ہے تو میں پلک جھپکنے کے لیے لوگوں کے ساتھ نہیں رہوں گا۔ پھر نماز کی طرف متوجہ ہوتے ،اور زیادہ

❶ حلية الأولياء: فمن الطبقة الأولى من التابعين،ترجمة: سفيان ثوری ، ج٧ص ٦٠

رونا ان کو قرأت سے روک دیتا، یہاں تک مجھے قدرت نہیں ہوئی تھی کہ میں اِن کی قرأت کثرتِ بکاء کی وجہ سے سن سکوں، اور میں حیاء اور خوف کی وجہ سے اِن کی طرف دیکھنے کے قابل نہیں تھا۔

حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ کی مغفرت کا سبب

حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ کو وفات کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا، تو سوال کیا کہ حق تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ نے فرمایا:

طَاحت تِلْکَ الإِشَارَاتُ، وَغَابَتْ تِلْکَ العِبَارَاتُ، وَفَنِيَتْ تِلْکَ العُلُوْمُ، وَنَفِدَتْ تِلْکَ الرُّسُوْمُ، وَمَا نَفَعَنَا إِلَّا رَکَعَاتٌ کُنَّا نَرْکَعُهَا فِي الْأَسْحَارِ. ❶

ترجمہ: اشارات اڑ گئے، عبارات غائب ہوگئیں، علوم وحقائق سب فناء ہو گئے، ہمیں فائدہ نہیں دیا سوائے ان چند رکعتوں نے جو ہم سحری کے وقت پڑھا کرتے تھے (یعنی تہجد کی نماز نے ہمیں فائدہ دیا، اور یہی رکعتیں ہماری مغفرت کا سبب بن گئیں۔)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ دن ورات میں تین سو رکعت نوافل پڑھتے تھے

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے بیٹے عبداللہ نے بتایا:

کَانَ أَبِي يُصَلِّي فِي کُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثَلَاثَمِائَةِ رَکْعَةٍ، فَلَمَّا مَرِضَ مِنْ تِلْکَ الْأَسْوَاطِ أَضْعَفَتْهُ، فَکَانَ يُصَلِّي فِي کُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ مِائَةً وَخَمْسِينَ رَکْعَةً، وَکَانَ قُرْبَ الثَّمَانِينَ. ❷

❶ تاريخ بغداد: ترجمة: الجنيد بن محمد بن الجنيد، ج ۷ ص ۲۵۶،/سير أعلام النبلاء: الطبقة السادسة عشرة، ج ۱۱ ص ۹۴

❷ حلية الأولياء ترجمة: الإمام أحمد بن حنبل، ج ۹ ص ۱۸۱

ترجمہ: میرے والد گرامی دن اور رات میں تین سو رکعت نوافل پڑھتے تھے۔ جب وہ کوڑے لگنے کی وجہ سے ضعیف ہو گئے تو روزانہ رات و دن میں ایک سو پچاس رکعتیں پڑھتے تھے۔ آپ کی عمر اس وقت (۸۰) سال کے قریب تھی۔

امام ابو یوسف رحمہ اللہ یومیہ دو سو رکعات نوافل پڑھتے تھے

امام ابن سماعہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كان أبو يوسف يصلي بعد ما ولي القضاء في كل يوم مائتي ركعة. ❶

ترجمہ: امام ابو یوسف رحمہ اللہ قاضی بننے کے بعد بھی دن میں دو سو رکعت پڑھا کرتے تھے۔

حضرت سلیمان تیمی رحمہ اللہ کا ساری نوافل پڑھنا

حضرت سلیمان تیمی رحمہ اللہ کے مؤذن معمر کے حوالے سے منقول ہے:

سلیمان تیمی رحمہ اللہ نے میرے پہلو میں عشاء کی نماز کے بعد نوافل پڑھنا شروع کیے اور میں نے انھیں ﴿تَبَارَكَ الَّذِىْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ﴾ پڑھتے ہوئے سنا اور جب آپ اس آیت پر پہنچے ﴿فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِيْئَتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا﴾ تو اسے بار بار دہرانے لگے، یہاں تک کہ مسجد میں سے اکثر آدمی چلے گئے اور بہت کم باقی رہ گئے اور میں بھی انھیں چھوڑ کر چلا گیا اور جب میں فجر کی اذان کے لیے دوبارہ مسجد گیا تو میں نے دیکھا آپ اسی جگہ کھڑے ہوئے ہیں اور جب میں نے قریب جا کر آپ کی آواز سنی تو آپ اسی آیت کو دہرا رہے تھے اور ابھی تک اس سے آگے نہیں بڑھے تھے۔ ❷

---

❶ تذكرة الحفاظ: الطبقة السادسة، ترجمة: القاضي أبو يوسف، ج ۱ ص ۲۱۴

❷ حلية الأولياء: ترجمة: سليمان بن طرخان، ج ۳ ص ۲۹

امام ابوقلابہ رحمہ اللہ روزانہ چار سو رکعات نوافل پڑھتے تھے

امام ابوقلابہ رحمہ اللہ جن کا نام عبدالملک بن محمد رقاشی ہے، ان کی والدہ نے حالتِ حمل میں ایک خواب دیکھا کہ ان کے پیٹ سے ایک ہد ہد پرندہ پیدا ہوا ہے۔ انھوں نے کسی معبر سے خواب کی تعبیر پوچھی، تو اس نے خواب کی یہ تعبیر بتلائی کہ اگر تم اپنے خواب میں سچی ہو تو تمہارے ہاں ایک بچہ پیدا ہوگا جو بکثرت نمازیں پڑھے گا۔ پھر ان کے ہاں امام ابوقلابہ رحمہ اللہ پیدا ہوئے، جب سے انھوں نے ہوش سنبھالا روزانہ چار سو رکعتیں نوافل پڑھتے تھے، امام ابوقلابہ رحمہ اللہ ساٹھ ہزار احادیث کے حافظ تھے، ان کی وفات (سن ۲۷۶ھ) میں ہوئی۔ ❶

حضرت مجاہد رحمہ اللہ کا ہر شب میں ختم قرآن

حضرت مجاہد رحمہ اللہ رمضان میں مغرب وعشاء کے درمیان ایک قرآن پاک ختم کر لیتے تھے (عشاء کی نماز کو مؤخر کرتے تھے۔)

اَنّ مجاهدا رحمه الله كان يختم القرآن فى رمضان فيما بين المغرب والعشاء. ❷

حضرت ثابت بن اسلم بنانی رحمہ اللہ کا ہر دن رات میں ایک قرآنِ کریم کی تلاوت

حضرت ثابت بن اسلم بنانی رحمہ اللہ ہر دن رات میں ایک قرآنِ کریم تلاوت کرتے تھے، اور ہمیشہ روزہ رکھتے تھے:

كَانَ ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، وَيَصُومُ الدَّهْرَ. ❸

حضرت اویس قرنی رحمہ اللہ کا ساری رات عبادت کرنا

حضرت اویس قرنی رحمہ اللہ ساری رات نہیں سوتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ تعجب

❶ حياة الحيوان: الهدهد، ج ۲ ص ۵۱۸
❷ الأذكار للنووى: ج ۱ ص ۱۰۲
❸ شعب الإيمان: تعظيم القرآن، ج ۳ ص ۴۸۹، الرقم: ۱۹۹۵

ہے کہ فرشتے تو عبادت کرتے کرتے تھکتے نہیں اور ہم اشرف المخلوقات ہو کر تھک جائیں اور آرام کی نیند سو جائیں:

كَانَ أُوَيْسُ الْقَرْنِيُّ لَايَنَامُ لَيْلَهُ وَيَقُوْلُ: مَابَالُ الْمَلَائِكَةِ لَاتَفْتُرُ وَنَحْنُ نَفْتُرُ. ❶

امام مسروق رحمہ اللہ کا ذوقِ عبادت

ابواسحاق رحمہ اللہ نے بتایا کہ حضرت امام مسروق رحمہ اللہ نے حج فرمایا تو ہر رات سجدہ میں گزاری۔ امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام مسروق رحمہ اللہ اس حد تک نماز پڑھتے رہتے کہ آپ کے پاؤں سوج جاتے۔ جب حج کے لئے گئے تو بالکل نہیں سوئے سجدے میں آنکھ لگ گئی ہو تو اور بات ہے۔ ❷

عبادت کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے مناجات کرو

امام ثور بن یزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے (کتب سابقہ میں) پڑھا کہ حضرت عیسی بن مریم علیہ السلام نے لوگوں سے فرمایا:

كَلِّمُوا اللَّهَ كَثِيرًا وَكَلِّمُوا النَّاسَ قَلِيلًا.

ترجمہ: اللہ تعالیٰ سے خوب بات چیت کرو اور لوگوں سے کم۔

لوگوں نے عرض کیا کہ اے روح اللہ! ہم اللہ تعالیٰ سے کس طرح بات چیت کریں؟

حضرت عیسی علیہ السلام نے فرمایا:

وَاخْلُوا بِمُنَاجَاتِهِ وَاخْلُوا بِدُعَائِهِ. ❸

ترجمہ: اللہ تعالیٰ سے مناجات اور دعا کرنے کے لیے خلوت اختیار کرو۔

---

❶ ربيع الأبرار ونصوص الأخبار: الباب السادس والعشرون، ج۲ ص ۲۶۹

❷ العبر فی خبر من غبر للذهبی: سنة ثلاث وستين، ج ۱ ص ۵۰

❸ مختصر قيام الليل: بَابُ مَا جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُ فِي التَّرْغِيبِ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ وَفَضِيلَتِهِ، ص ۶۳

عامر بن عبداللہ رحمہ اللہ کا ذوقِ عبادت

معلیٰ بن زیاد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كان عامر بن عبد اللّٰه قد فرض على نفسه فى كل يوم ألف ركعة وكان إذا صلى العصر جلس وقد انتفخت ساقاه من طول القيام فيقول:يا نفس!بهذا أمرت ولهذا خلقت،يوشك أن يذهب العناء.

ترجمہ:عامر بن عبداللہ رحمہ اللہ نے اپنے نفس پر دن میں ہزار رکعت پڑھنے کو فرض کیا تھا،اور جب عصر کی نماز پڑھتے تو بیٹھ جاتے اور پنڈلیاں طول قیام کی وجہ سے پھول جاتیں،پس اپنے آپ کو مخاطب کر کے کہتے:اے نفس!اسی کا مجھے حکم دیا گیا اور اسی کے لیے مجھے پیدا کیا گیا ہے،قریب ہے کہ یہ مشقت ختم ہو جائیگی۔

پھر آہ وزاری کرتے رہتے،خوفِ خدا کے سبب اِن کی نیند ختم ہوگئی تھی،پھر مناجات کرتے اور فرماتے:

اَللّٰهُمَّ إِنَّ النَّارِ قَدْ مَنَعَتْنِىْ مِنَ النَّوْمِ فَاغْفِرْ لِىْ. ❶

ترجمہ:اے اللہ!جہنم کی آگ نے مجھے نیند سے روکا ہے،لہذا میری مغفرت فرما۔

امام شافعی رحمہ اللہ کا رمضان میں عبادت وتلاوت

حضرت امام شافعی رحمہ اللہ رمضان المبارک میں ساٹھ قرآنِ کریم تلاوت کرتے تھے،روزانہ ایک دن میں،اور ایک رات میں:

كان الشافعي يختم القرآن في رمضان ستين ختمة. ❷

امام وکیع بن الجراح رحمہ اللہ کی سفر وحضر میں ذوقِ عبادت

حضرت امام وکیع بن الجراح رحمہ اللہ سفر وحضر میں اکثر روزہ رکھا کرتے تھے،اور

❶ صفوة الصفوة :ذكر المصطفى من أهل البصرة،الطبقة الأولى،ج۲ص ۱۲۰

❷ تاريخ مدينة دمشق:ترجمة: محمد بن ادريس بن العباس بن عثمان،ج ۵۱ص ۳۹۲

روزانہ رات کو ایک قرآن پاک ختم کرتے تھے:

یحی بن اکثم قال: صحبت وکیعا فی السفر والحضر وکان یصوم الدھر ویختم القرآن کل لیلۃ. ❶

طولِ قیام کے سبب پاؤں میں ورم آجاتا تھا

ابن وہب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أن عامر بن عبد قیس کان من أفضل العابدین. ففرض علی نفسه کل یوم ألف رکعة یقوم عند طلوع الشمس فلا یزال قائماً إلی العصر. ثم ینصرف وقد انتفخت ساقاه وقدماه فیقول: یا نفس إنما خلقت للعبادة یا أمارة بالسوء واللّٰه لأعملن بک عملاً، لا یأخذ الفراش منک نصیباً. ❷

ترجمہ: عامر بن عبد قیس رحمہ اللہ بہترین عابدوں میں سے ہیں، انہوں نے اپنے اوپر ہردن میں ہزار رکعات لازم کی تھیں، پس طلوع شمس کے وقت کھڑے ہوتے تو مسلسل کھڑے رہتے کہ یہاں تک عصر ہوجاتی، اور اسکی پنڈلیاں اور قدم پھول چکے ہوتے، اور کہتے: اے نفس! تجھے عبادت کیلئے پیدا کیا گیا ہے، اے نفس امارہ! اللہ کی قسم! میں اسی طرح عمل کروں گا کہ بستر تجھے نصیب نہ ہوگا۔

یہ عامر بن عبد قیس رحمہ اللہ کی کرامت تھی کہ اللہ رب العزت نے اِن کے وقت میں برکت ڈالی تھی اور دل میں اپنی محبت ڈال کر عبادت کا جذبہ عطا کیا تھا۔

حضرت صفوان رحمہ اللہ نے چالیس سال سے اپنی کمر زمین پر نہیں لگائی

حضرت صفوان رحمہ اللہ نے چالیس سال اپنی کمر زمین سے نہیں لگائی، بالکل سوتے

❶ صفة الصفوة: ترجمة: وکیع بن الجراح بن ملیح، ج۲ ص ۹۹

❷ صفة الصفوة: ذکر المصطفین من أهل البصرة، ج۲ ص ۱۲۰

نہیں تھے اور سجدہ کرتے کرتے آپ کی پیشانی کا گوشت اڑ گیا تھا اور سجدہ کی جگہ پیشانی کی ہڈی ہی نظر آتی تھی۔ ❶

ایک ماہ نہ دن کو سوئے نہ رات کو

ابو اسحاق فزاری رحمہ اللہ کہتے ہیں:

كَانَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَدْهَمَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ يَحْصُدُ الزَّرْعَ بِالنَّهَارِ، وَيُصَلِّي بِاللَّيْلِ، فَمَكَثَ ثَلَاثِينَ يَوْمًا لَا يَنَامُ بِاللَّيْلِ وَلَا بِالنَّهَارِ. ❷

ترجمہ: ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ رمضان کے مہینے میں دن کو کھیتی کرتے اور رات کو نماز پڑھتے، تیس دن ہوگئے کہ نہ دن کو سوئے اور نہ رات کو سوئے۔

امام یحییٰ بن سعید القطان رحمہ اللہ کا ذوقِ عبادت وتلاوت

امام عمرو بن علی الفلاس رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ يَحْيَى بْن سعيد الْقَطَّان يختم الْقُرْآن فِي كل يَوْم وَلَيْلَة. ❸

ترجمہ: حضرت امام یحییٰ بن سعید القطان رحمہ اللہ کا ہر دن رات میں ایک قرآنِ کریم تلاوت کرتے تھے۔

رات بھر قیام اور تھوڑی دیر آرام

حضرت عبداللہ بن حنظلہ رحمہ اللہ کے بارے میں منقول ہے:

وَلَمْ يَكُنْ لِعَبدِ اللَّهِ بْنِ حَنْظَلَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ فِرَاشٌ يَنَامُ عَلَيْهِ، إِنَّمَا كَانَ يُلْقَى

❶ مختصر تاريخ مدينة دمشق: ترجمة: صفوان بن سُليم، ج ١١ ص ٩٦

❷ حلية الأولياء: فمن الطبقة الأولى من التابعين، ترجمة: إبراهيم بن أدهم، ج ٧ ص ٣٧٨

❸ الثقات لابن حبان: ج ٧ ص ٦١١، رقم الترجمة: ١١٧١٣ / شعب الإيمان: ج ٣ ص ٤٩٠، الرقم: ١٩٩٨

نَفْسَهُ هَكَذَا وَهَكَذَا، إِذَا أَعْيَى مِنَ الصَّلَاةِ تَوَسَّدَ رِدَاءَهُ وَذِرَاعَهُ ثُمَّ هَجَعَ شَيْئًا. ❶

ترجمہ: عبداللہ بن حنظلہ کے پاس کوئی بستر نہیں ہوتا تھا جس پر سوتے، بس اپنے آپ کو اسی طرح ڈال دیتے، جب نماز سے تھک جاتے تو چادر اور بازو کو تکیہ بناتے اور پھر تھوڑی دیر سو جاتے۔

ہر رات نصف قرآن کی تلاوت اور شب بیداری

محمد بن مسعر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ أَبِي لَا يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ نِصْفَ الْقُرْآنِ، فَإِذَا فَرَغَ مِنْ وِرْدِهِ لَفَّ رِدَاءَهُ، ثُمَّ هَجَعَ عَلَيْهِ هَجْعَةً خَفِيفَةً، ثُمَّ يَثِبُ كَالرَّجُلِ الَّذِي قَدْ ضَلَّ مِنْهُ شَيْءٌ فَهُوَ يَطْلُبُهُ، فَإِنَّمَا هُوَ السِّوَاكُ وَالطَّهُورُ، ثُمَّ يَسْتَقْبِلُ الْمِحْرَابَ، فَكَذَلِكَ إِلَى الْفَجْرِ، وَكَانَ يَجْهَدُ عَلَى إِخْفَاءِ ذَلِكَ جِدًّا. ❷

ترجمہ: میرا والد نہیں سوتا تھا حتی کہ نصف قرآن پڑھتا، جب ورد سے فارغ ہوتا تو چادر اڑھتا پھر تھوڑی دیر سو جاتا، پھر جب بیدار ہوتا تو تیزی سے اٹھتا اس طرح کے جس سے کوئی چیز غائب ہو جائے اور وہ اس کو ڈھونڈ رہا ہو، پس مسواک اور وضو کرتے اور محراب کی طرف رخ کرتے، اسی طرح تک وہ شب بیداری میں محنت مشقت برداشت کرتے اور اپنی عبادت کو بہت زیادہ مخفی رکھتے تھے۔

حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ کا نماز تہجد فوت ہونا اور خواب

حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک رات میں بیدار نہ ہو سکا اور تہجد کی نماز فوت ہو گئی، میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بے حد خوبصورت دوشیزہ میرے

❶ موسوعة ابن ابی الدنیا: ج ۱ ص ۲۶۲

❷ صفة الصفوة: ذكر المصطفين من أهل الكوفة من التابعين ومن بعدهم، ج ۲ ص ۷۵

پاس کھڑی ہے، اس کے ہاتھ میں ایک کاغذ ہے، اس نے مجھ سے پوچھا: کیا تم یہ تحریر پڑھ سکتے ہو؟ میں نے کہا: ہاں! اس نے وہ کاغذ میری طرف بڑھا دیا، اس میں یہ اشعار لکھے ہوئے تھے:

أَلَهَتْکَ اللَّذائِذُ وَلْأَمَانِیُ ۔۔۔ عَنِ الْبِیُضِ الْأَوَانِس فِی الْجِنَانِ
تَعِیشُ مُخَلَّدًا لَا مَوُتَ فِیهَا ۔۔۔ وَتَلْهُوُ فِی الْجِنَانِ مَعَ الْحِسَانِ
تَنَبَّهُ مِنُ مَنَامِکَ إِنَّ خَیُرًا ۔۔۔ مِنَ النَّوْمِ التَّهَجُّدُ بِالْقُرَانِ. ❶

ترجمہ: کیا تجھے لذتوں اور آرزوؤں نے جنت کی خوبصورت حوروں سے غافل کر دیا ہے۔تو وہاں ہمیشہ رہے گا، اسمیں موت نہیں ہوگی، اور تو وہاں حسیناؤں کیساتھ تفریح کرے گا۔نیند سے بیدار ہو اور یہ بات جان لے کہ تہجد میں قرآن پاک کی تلاوت کرنا نیند سے بہتر ہے۔

چالیس سال سے عشاء کے وضو سے فجر کی نماز

حضرت عاصم بن علی رحمہ اللہ حضرت یزید بن ہارون رحمہ اللہ کے متعلق فرماتے ہیں:

فأما يزيد فكان إذا صلى العتمة لا يزال قائمًا حتى يصلي الغداة بذلك الوضوء نيفا وأربعين سنة. ❷

ترجمہ: یزید بن ہارون رحمہ اللہ عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد ساری رات قیام اللیل میں گزارتے تھے، یہاں تک کہ صبح کی نماز اسی وضو سے تقریباً چالیس سال سے زائد عرصے تک پڑھی۔

---

❶ إحياء علوم الدين: كتاب ترتيب الأوراد وتفصيل إحياء الليل، ج ۱ ص ۳۵۵

❷ تاريخ بغداد: ترجمة: يزيد بن هارون بن زاذي، ج ۱۴ ص ۳۴۳ رقم الترجمة: ۷۶۶۱

نماز کے دوران ٹانگ کاٹ دی گئی احساس نہ ہوا

حضرت عروہ بن زبیر رحمہ اللہ کا مدینہ طیبہ کے فقہاء سبعہ میں شمار ہوتا تھا، بڑے عابد وزاہد اور کبار تابعین میں سے تھے، روزانہ دن کو قرآن میں دیکھ کر ربع قرآن تلاوت کرتے اور پھر رات تہجد کی نماز میں اس قدر تلاوت فرماتے۔ نماز میں ان خشوع اور انہتاک کا یہ عالم تھا کہ ان کے پاؤں کو موذی بیماری لاحق ہوئی اور بڑھتی چلی گئی۔ طبیبوں نے ٹانگ کاٹ دینے کا مشورہ دیا، وہ اس پر آمادہ ہوئے تو انہوں نے کہا کہ ہم آپ کو ایسی دواء پلاتے ہیں جس سے آپ کی قوت عقل وفکر زائل ہو جائے گی اور یوں آپ ٹانگ کاٹنے کی ٹیس ودرد سے بچ جائیں گے۔ انہوں نے فرمایا: بالکل نہیں، میں نہیں سمجھتا کہ کوئی شخص ایسی چیز کھائے کہ اس کی عقل ماؤف ہو جائے، ٹانگ کاٹنی ہے تو میں نماز پڑھتا ہوں آپ اسی دوران اپنا کام تمام کرلیں مجھے اس کا ان شاء اللہ احساس نہیں ہوگا:

أَنَّهُمْ قَطَعُوهَا وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَلَمْ يَشْعُرْ لِشُغْلِهِ بِالصَّلَاةِ. ❶

ترجمہ: تو طبیبوں نے ان کے پاؤں کو نماز کے دوران کاٹا اور انہیں نماز میں مشغولی کی وجہ سے پتہ ہی نہیں چلا۔

امام محمد رحمہ اللہ کی شب بیداری اور مسائل کا استنباط

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے امام محمد رحمہ اللہ کے یہاں رات کو قیام کیا اور صبح تک نماز پڑھتا رہا اور امام محمد رحمہ اللہ رات بھر پہلو پر لیٹے رہے اور صبح بلا تجدید وضو فجر کی نماز ادا کر آئے، مجھے یہ بات کھٹکی تو میں نے آپ سے اس کا تذکرہ کیا، آپ نے فرمایا کیا آپ یہ سمجھ رہے ہیں کہ میں سو گیا تھا، نہیں بلکہ میں نے کتاب

❶ البداية والنهاية: سنة أربع وتسعين، ج۹ ص ۱۲۰

اللہ سے تقریبا ایک ہزار مسائل کا استنباط کیا ہے، پس آپ نے رات بھر اپنے لئے کام کیا ہے اور میں نے پوری امت کے لئے۔ ❶

امام محمد رحمہ اللہ کا رات کو تین حصوں میں تقسیم کرنا

حضرت محمد بن سلمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام محمد رحمہ اللہ نے رات کو تین حصوں پر تقسیم کر رکھا تھا، ایک حصہ سونے کے لئے، ایک حصہ نماز کے لئے اور ایک حصہ تدریس کے لئے، اور آپ زیادہ تر جاگتے رہتے تھے، آپ سے پوچھا گیا کہ آپ کیوں نہیں سوتے؟ فرمایا کہ میں کیسے سو جاؤں جبکہ مسلمانوں کی آنکھیں ہم پر بھروسہ کرتے ہوئے سو گئی ہیں، وہ یہ کہتے ہیں کہ اگر ہمیں کوئی مشکل پیش آئے گی تو ہم وہ مسئلہ محمد کے پاس لے جائیں گے اور وہ ہماری اس مشکل کو دور کر دیں گے، اور اگر ہم بھی سو گئے تو دین ضائع ہو جائے گا۔ ❷

حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ کی کثرتِ سے عبادت و ریاضت

حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ (متوفی ۵۶۱ھ) فرماتے ہیں کہ پچیس سال تک دنیا سے قطع تعلق کر کے میں عراق کے صحراؤں اور ویرانوں میں اس طرح گشت کرتا رہا کہ نہ میں کسی کو پہچانتا تھا اور نہ مجھے کوئی، رجال الغیب اور جنات کی میرے پاس آمد و رفت رہتی تھی، اور میں انہیں راہِ حق کی تعلیم دیا کرتا تھا، چالیس سال تک میں نے فجر کی نماز عشاء کے وضوء سے ادا کی، اور پندرہ سال تک یہ حال رہا کہ نماز عشاء کے بعد قرآن مجید پڑھتا اور صبح تک قرآنِ کریم مکمل ہو جاتا۔ ❸

---

❶ ظفر المحصلین: حالات امام محمد رحمہ اللہ: ص۷۲

❷ مفتاح السعادة: ترجمة: أبو عبد الله محمد بن الحسن الشيباني، ج ۲ ص ۲۲۰

❸ اخبار الاخیار: ص۳۶، ط: مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی

حضرت ربیع رحمہ اللہ کی نمازِ تہجد کے دوران کیفیت

حضرت سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ام ربیع بن خثیم اپنے بیٹے ربیع کو کہا کرتی، اے بیٹے! تو سوتا نہیں، بس کر آرام کر، امام ربیع رحمہ اللہ فرماتے:

يَا أُمَّهُ مَنْ جُنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ وَهُوَ يَخَافُ السَّيِّئَاتِ حَقَّ لَهُ أَلَّا يَنَامَ. ❶

ترجمہ: اے ماں! جس پر رات چھا جائے اور وہ اپنے گناہوں سے ڈرتا ہو، اسکو حق یہ ہے کہ نہ سوئے۔

جب رات کو ربیع رحمہ اللہ کی آہ وبکاء اور بیداری زیادہ ہوتی، تو ماں کہتی شاید کہ تم نے کوئی قتل کیا ہے، اس لئے رات بھر ایسی عبادت کرتے ہو، ربیع رحمہ اللہ کہتے: ہاں! قتل کیا ہے، ماں پوچھتی کس کو قتل کیا ہے کہ اسکے ورثاء کی طرف جائیں تاکہ وہ آپ کی یہ گریہ وزاری دیکھ کر آپ پر رحم کریں، امام ربیع رحمہ اللہ فرماتے کہ میں نے اپنے نفس کا قتل کیا ہے۔

اتنا قیام اللیل کہ بیٹی کو بھی رحم آ گیا

مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام ربیع رحمہ اللہ کی بیٹی ربیع سے پوچھتی "يَا أَبَتَاهُ مَالِي أَرَى النَّاسَ يَنَامُونَ وَلا أَرَاكَ تَنَامُ" مجھے کیا ہوا کہ میں لوگوں کو دیکھتی ہوں کہ وہ سوتے ہیں اور آپ کو دیکھتی ہوں تو آپ نہیں سوتے؟ حضرت ربیع فرماتے: "يَا بُنَيَّةُ إِنَّ أَبَاكِ يَخَافُ الْبَيَاتَ" اے بیٹی تمھارا باپ گناہوں سے ڈرتا ہے۔ ❷

امام محمد بن نصر مروزی رحمہ اللہ کی نماز میں خشوع اور ذوقِ عبادت

امام ابوبکر الصبغی رحمہ اللہ امام محمد بن نصر المروزی رحمہ اللہ کے متعلق فرماتے ہیں:

❶ الزهد لأحمد بن حنبل: ص ۲۷۶، الرقم: ۱۹۹۷

❷ الورع لأحمد بن حنبل: ص ۱۸۱، الرقم: ۲۵۳

فَمَا رَأَيْتُ أَحْسَنَ صَلَاةً مِنْهُ، لَقَدْ بَلَغَنِي أَنَّ زُنْبُوراً قَعَدَ عَلَى جَبْهَتِهِ، فَسَالَ الدَّمُ عَلَى وَجْهِهِ وَلَمْ يَتَحَرَّكْ.

ترجمہ: میں نے ان سے زیادہ بہتر نماز پڑھتے ہوئے کسی کو نہیں دیکھا، بھڑ ان کی پیشانی پر ڈنگ مارتی رہی جس سے چہرے پر خون بہتا رہا لیکن انہوں نے کوئی حرکت نہیں کی۔

امام محمد بن یعقوب اخرم رحمہ اللہ امام محمد بن نصر المروزی رحمہ اللہ کی نماز کے متعلق فرماتے ہیں:

لَقَدْ كُنَّا نَتَعَجَّبُ مِنْ حُسْنِ صَلَاتِهِ وَخُشُوعِهِ وَهَيْئَتِهِ لِلصَّلَاةِ، كَانَ يَضَعُ ذَقْنَهُ عَلَى صَدْرِهِ، فَيَنْتَصِبُ كَأَنَّهُ خَشَبَةٌ مَنْصُوبَةٌ. ❶

ترجمہ: ہم انکے خشوع خضوع اور بہترین طریقہ اور ہیئت پر نماز پڑھنے سے متعلق تعجب کرتے ہیں، یہ نماز کے دوران اپنی ٹھوڑی سینے پہ لگا لیتے اور ایسے کھڑے ہو جاتے ہیں گویا کہ کوئی لکڑی کا ستون ہے۔

حضرت سعید تنوخی کی عبادت کے وقت کیفیت

حضرت سعید تنوخی رحمہ اللہ جب نماز پڑھتے:

لَمْ تَنْقَطِعِ الدُّمُوعُ مِنْ خَدَيْهِ عَلَى لِحْيَتِهِ. ❷

ترجمہ: انکے آنسو گالوں سے ڈاڑھی کے بالوں کو تر کرتے ہوئے گرتے رہتے تھے۔

قیس بن مسلم اور محمد بن جحادہ رحمہما اللہ ساری رات نماز پڑھتے رہے

امام قیس بن مسلم رحمہ اللہ ایک رات محمد بن جحادہ رحمہ اللہ کے پاس ملنے گئے، وہ عشاء کی نماز کے بعد مسجد میں موجود تھے، ان کے پاس آئے، محمد بن جحادہ رحمہ اللہ کھڑے

❶ سیر أعلام النبلاء: ترجمة: مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرِ بنِ الحَجَّاجِ المَرْوَزِيُّ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ، ج ۱۴ ص ۳۶

❷ إحياء علوم الدين: كتاب اسرار الصلاة، الباب الاول، ج ۱ ص ۱۵۰

ہو کر نماز پڑھ رہے تھے، تو قیس بن مسلم رحمہ اللہ دوسری طرف کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگ گئے: ”فلم یزالا علی ذلک حتی طلع الفجر“ چنانچہ یہ دونوں مسلسل اسی طرح عبادت کرتے رہے یہاں تک کہ فجر طلوع ہو گئی۔ قیس بن مسلم رحمہ اللہ مسجد کے امام تھے، تو وہ محلے کی مسجد میں نماز پڑھانے کے لئے واپس آ گئے، اس طرح اِن دونوں بزرگوں کی آپس میں ملاقات نہ ہو سکی۔ مسجد والوں میں سے کچھ لوگوں نے محمد بن جحادہ رحمہ اللہ سے کہا: آپ کے بھائی قیس بن مسلم رحمہ اللہ آپ سے ملنے کے لئے آئے تھے، لیکن آپ قیام اللیل عبادت میں مشغول تھے، تو وہ بھی اپنی عبادت میں مشغول ہو گئے، یہاں تک کہ طلوع فجر کے وقت چلے گئے، انہوں نے کہا مجھے نہیں معلوم تھا کہ وہ آئیں ہیں، پھر اگلے دن امام قیس بن مسلم رحمہ اللہ آئے اور دونوں حضرات آپس میں بغل گیر ہوئے اور رونے لگ گئے۔ (اندازہ لگائیں کہ اسلافِ امت میں عبادت کا کیسا ذوق ہے کہ ساری رات عبادت میں گزاری دی۔) ❶

ماں اور بیٹوں نے تہجد پڑھنے کیلئے رات کو تین حصوں میں تقسیم کیا

امام وکیع بن جراح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صالح کے دو بیٹے حسن اور علی تھے، اور ایک انکی والدہ تھی، تینوں نے تہجد پڑھنے کیلئے رات کو تین حصوں میں تقسیم کیا تھا، ایک حصے ایک تہجد پڑھتا، دوسرے حصے میں دوسرا، اور تیسرے حصے میں تیسرا تہجد پڑھتا، جب انکی ماں وفات پا گئی تو علی اور حسن نے رات کو دو حصوں میں تقسیم کیا، ایک ایک حصے میں ایک جاگ کر تہجد پڑھتا اور دوسرا سوتا، پھر علی فوت ہوئے تو حسن پوری رات قیام اللیل میں گزار لیتے۔

صالح عجلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

---

❶ صفة الصفوة: ومن الطبقة الرابعة، ترجمة: قیس بن مسلم الجدلی، ج ۲ ص ۷۴، الرقم: ۴۴۰

كان يختم القرآن في بيتهم كل ليلة: أمهم ثلث وعلى ثلث وحسن ثلث، فماتت أمهما فكانا يختمانه،ثم مات على فكان حسن يختم كل ليلة. ❶

ترجمہ: ان کے گھر ہر رات ایک قرآن مجید ختم ہوتا تھا، انکی ماں ثلث پڑھتی، علی ایک ثلث پڑھتے اور حسن ایک ثلث پڑھتے، جب ماں فوت ہوئی تو یہ دونوں ایک قرآن مجید ختم کرتے، جب علی فوت ہوئے تو حسن ہر رات قرآن مجید ختم کیا کرتا تھا۔

اس واقعہ سے اندازہ کریں کہ ان ماں اور بیٹوں کے درمیان عبادت کا کیسا ذوق ہے اور تعلق مع اللہ کیسا ہے کہ ساری رات عبادت میں گزر رہی ہے اور ہر رات ایک قرآنِ کریم کی تلاوت ہو رہی ہے، جب مائیں اولاد کی ایسی تربیت کرتی ہیں تو یہی اولاد پھر آنکھوں کی ٹھنڈک بنتی ہے اور ملک وملت کا سرمایہ اور دین کے روشن چراغ بن کر سارے جہان کو اپنے علم وعمل سے منور کرتے ہیں۔

ساری رات ایک آیت کی تلاوت اور گریہ میں گزر گئی

معمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کی میں نے حضرت سلیمان تیمی رحمہ اللہ کے پاس عشاء کی نماز پڑھی، انہوں نے "تَبَارَکَ الَّذِی بِیَدِہِ الْمُلْکُ" شروع کی، حتی کہ اس آیت "**فَلَمَّا رَأَوْهُ زُلْفَةً سِيئَتْ وُجُوهُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَقِيلَ هَذَا الَّذِي كُنتُم بِهِ تَدَّعُونَ**" پر پہنچے، تو اسکو بار بار پڑھتے گئے، حتی کہ مسجد خالی ہوگئی اور میں بھی گھر چلا گیا، جب صبح ہوئی تو میں فجر کی اذان دینے آیا تو حضرت سلیمان التیمی رحمہ اللہ اسی جگہ کھڑے یہی آیت دھرا رہے تھے اور آپ کی کیفیت تبدیل تھی۔ ❷

---

❶ صفة الصفوة: ومن الطبقة السادسة، ترجمة: على والحسن ابنا صالح، ج ۲ ص ۸۸، رقم: ۴۴۵، ۴۴۶

❷ حلية الأولياء: فمن الطبقة الأولى من التابعين، ترجمة: سليمان بن طرخان، ج ۳ ص ۲۹

میں چاہتا ہوں اپنی زندگی رکوع سجدہ کی حالت میں گزاروں

امام ابن منبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عامر بن عبد قیس ایک وادی میں آئے جسکو ''وادی سباع'' کہا جاتا تھا، اسمیں ایک حبشی عابد تھا جسکو ''حممہ'' کہا جاتا تھا، یہ دونوں اس وادی کے ایک ایک کونے میں گئے اور نماز پڑھنا شروع کی، ایک دوسرے کی طرف نہ لوٹے یہاں تک کہ چالیس دن ورات گزر گئے، جب نماز کا وقت آتا تو فرض نماز پڑھ کر دوبارہ نفل پڑھنا شروع کردیتے، چالیس دن ورات گزرنے کے بعد عامر حممہ عابد کے پاس آیا اور پوچھا: آپ کون ہے؟ اللہ آپ پر رحم کریں۔ حممہ نے کہا: مجھے چھوڑ دو، عامر نے انکو اللہ کی قسم دی پھر کہا: میں حممہ ہوں، عامر نے کہا: وہ حممہ جسکا ذکر میرے سامنے کیا جاتا ہے کہ زمین میں سب سے زیادہ عبادت کرنے والے ہیں، پس مجھے اپنی بہترین عادت کے بارے میں بتاؤ؟ حممہ نے کہا:

إنی لمقصر ولولا مواقیت الصلاة تقطع علی القیام والسجود لأحببت أن أجعل عمری راکعاً.

ترجمہ: درحقیقت میں کمی کرتا ہوں، اور (خصلت یہ ہے کہ) اگر نماز کے اوقات مجھے کھڑے ہونے اور سجدہ کرنے سے منقطع نہ کردیتے تو میں اپنی زندگی کو رکوع کی حالت میں گزارنا پسند کروں گا۔

پھر حممہ نے عامر سے پوچھا: آپ کون ہے؟ اس نے کہا: میں عامر بن عبد قیس ہوں، حممہ نے کہا: وہی عامر جسکا ذکر میرے سامنے کیا جاتا ہے کہ لوگوں میں سے سب سے زیادہ عبادت گزار ہے، پس مجھے بھی اپنی بہترین عادت بتاو، عامر نے کہا:

إنی لمقصر ولکن واحدة عظمت هیبة اللّٰه فی صدری حتی ما أهاب شیئاً غیره.

ترجمہ: درحقیقت میں کمی کرتا ہوں، (خصلت یہ ہے) ایک چیز ہے کہ اللہ کی ہیبت میرے دل میں ہے کہ میں کسی اور سے نہیں ڈرتا۔

اسی دوران درندوں نے اسے گھیر لیا، تو وہ اس کے پیچھے سے اس کے پاس آیا، تو وہ اس کے پیچھے سے اس پر کود پڑا، تو اس نے اپنے ہاتھ اسکے کندھوں پر رکھے، اور عامر نے یہ آیت پڑھ رہا تھا "**ذَلِکَ یَوْمٌ مَجْمُوعٌ لَهُ النَّاسُ وَذَلِکَ یَوْمٌ مَشْهُودٌ**"

جب حممہ نے یہ منظر دیکھا تو کہا: اے عامر! یہ کیا حالت ہے جو میں دیکھ رہا ہوں، عامر نے کہا:

إني لأستحيي من اللّٰہ عز وجل أن أهاب شيئاً غيره.

ترجمہ: مجھے اللہ سے حیا آتی ہے کہ میں اسکے علاوہ کسی اور سے ڈروں؟

پھر حممہ عابد نے کہا:

لولا أن اللّٰہ تعالی ابتلانا بالبطن فإذا أكلنا لابد لنا من الحدث ما رآني ربي إلا راكعاً أو ساجداً. ❶

ترجمہ: اگر اللہ تعالی ہمیں بھوک کیساتھ مبتلا نہ کرتا اور حدث لاحق نہ ہوتا تو میرا رب مجھے صرف رکوع یا سجدے کی حالت میں دیکھتا۔

بیس سال تک روزانہ ایک ختم قرآن

امام یحیی بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أقام يحيى القطان عشرين سنة يختم القرآن في كل يوم وليلة. ❷

ترجمہ: امام یحیی بن سعید القطان رحمہ اللہ کا بیس سال تک معمول رہا ہے کہ وہ روزانہ ایک قرآنِ کریم تلاوت کرتے تھے۔

❶ صفة الصفوة: ذكر المصطفين من أهل البصرة، ج۲ ص ۱۲۰، الرقم: ۴۸۴

❷ تهذيب الأسماء واللغات: ترجمة: يحيى بن سعيد القطان، ج۲ ص ۱۵۴، الرقم: ۶۸۳

چالیس سال تک روزانہ ایک ختم قرآن

امام ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ متعدد وجوہ سے یہ بات منقول ہے کہ امام ابوبکر بن عیاش رحمہ اللہ چالیس سال تک روزانہ ایک قرآنِ کریم تلاوت کرتے تھے:

وُجُوهٍ مُتَعَدِّدَةٍ أَنَّ أَبَا بَكْرِ بنَ عَيَّاشٍ مَكَثَ نَحْواً مِنْ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً يَخْتِمُ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ مَرَّةً. ❶

امام ابن الحدّاد رحمہ اللہ کی عبادت وتلاوت

امام محمد بن احمد بن محمد مصری المعروف امام ابن الحداد رحمہ اللہ کثرت سے عبادت وریاضت کرتے تھے:

يختِمُ القُرْآن فِي كُلِّ يَوْم، وَيَصُوْم يَوْماً وَيُفْطِر يَوْماً. ❷

دن میں ہزار رکعت نوافل اور ایک لاکھ مرتبہ تسبیح

مسلمہ بن عمرو رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ يُصَلِّي كُلَّ يَوْمٍ أَلْفَ سَجْدَةٍ،وَيُسَبِّحُ مِائَةَ أَلْفِ تَسْبِيحَةٍ. ❸

ترجمہ: عمیر بن ہانی رحمہ اللہ روزانہ ایک ہزار رکعات نوافل پڑھتے اور ایک لاکھ مرتبہ تسبیح پڑھتے۔

❶سیر أعلام النبلاء: ترجمة: أبوبکربن عیاش بن سالم، ج۸ص ۵۰۳، الرقم: ۱۳۱

❷سیر أعلام النبلاء: ترجمة: محمدبن أحمدبن محمد، ج۱۵ ص ۴۴۶، الرقم: ۲۵۶

❸سنن الترمذی: أبواب الدعوات ،باب ما جاء فی الدعاء اذا انتبه من اللیل، رقم الحدیث: ۳۴۱۵/الثقات لإبن حبان: ج۵ص ۲۵۵، الرقم: ۴۷۱۹/تهذیب التهذیب: ج۸ص ۱۵۰، رقم الحدیث: ۲۶۷

حضرت اسود بن یزید رحمہ اللہ کا ذوقِ عبادت

كَانَ الْأَسْوَدُ يَخْتِمُ الْقُرْآنَ فِي رَمَضَانَ فِي كُلِّ لَيْلَتَيْنِ وَكَانَ يَنَامُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَكَانَ يَخْتِمُ الْقُرْآنَ فِي غَيْرِ رَمَضَانَ فِي كُلِّ سِتِّ لَيَالٍ.

ترجمہ: امام اسود رحمہ اللہ رمضان میں ہر دو راتوں میں ایک قرآن ختم کیا کرتے تھے، اور مغرب اور عشاء کے درمیان سویا کرتے تھے، اور غیر رمضان میں ہر چھ راتوں میں ایک قرآن مجید ختم کیا کرتے تھے۔

حضرت علقمہ رحمہ اللہ امام اسود رحمہ اللہ سے کہا تم اتنی عبادت کر کے اپنے جسم کو کیوں عذاب دیتے ہو؟ انہوں نے فرمایا:

''الرَّاحَةَ أُرِيدُ لَهُ'' ❶

ترجمہ: اس جسم کو (آگے) راحت دینا چاہتا ہوں۔

امام زین العابدین رحمہ اللہ کی ذوقِ عبادت

امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إن علي بن الحسين كان يصلي في اليوم والليلة ألف ركعة إلى أن مات. قال: وكان يسمى زين العابدين لعبادته. ❷

ترجمہ: علی بن حسین رحمہ اللہ موت تک دن ورات میں ہزار رکعات نوافل پڑھتے تھے۔ اسی وجہ سے اِن کا لقب ''زین العابدین'' پڑھ گیا تھا۔

❶ حلية الأولياء: فمن الطبقة الأولى من التابعين، ترجمة: الأسود بن يزيد النخعي ج ۲ ص ۱۰۲، ۱۰۴

❷ العبر في خبر من غبر: سنة اربع وتسعين، ج ۱ ص ۸۳

حضرت ہشام بن عبدالملک نے خلافت سے پہلے حج کیا، طواف کے وقت کوشش کی کہ حجراسود کا بوسہ لوں، مگر بوجہ کثرتِ ازدہام کے ممکن نہ ہوا، اسی حال میں حضرت امام زین العابدین علی بن حسین بن علی بن ابی طالب رحمہ اللہ تشریف لائے، لوگ انہیں دیکھ کر طواف سے رک گئے، یہاں تک کہ انہوں نے طواف کیا، حجراسود کا بوسہ لیا، لوگوں نے ہشام سے پوچھا یہ کون ہیں؟ کہا میں نہیں پہچانتا، فرزدق شاعر نے کہا جو کہ وہاں موجود تھے، میں انہیں پہچانتا ہوں اور اشعار میں ان کا نام بیان کیا اور ان کی مدح وصفت بیان کی۔ حضرت امام زین العابدین رحمہ اللہ ہر رات دن مین ایک ہزار رکعت نوافل پڑھتے تھے اور نماز تہجد کبھی حالتِ قیام یا سفر میں نہ چھوڑی اور جب وضو کرتے ان کا رنگ زرد ہوجاتا اور جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو ان پر لرزہ طاری ہوجاتا، اور جسم پر کپکپی طاری ہوجاتی، کسی نے دریافت کیا: آپ کی یہ حالت کیوں ہوجاتی ہے؟ فرمایا: تم جانتے نہیں ہو کہ میں کس ذات کے روبرو کھڑا ہورہا ہوں، جب تیز ہوا چلتی آپ پر غشی طاری ہوجاتی، کہیں اللہ کا عذاب نہ آرہا ہو۔

ایک مرتبہ آپ اپنے مکان میں نماز پڑھ رہے تھے اور حالت سجدے میں تھے کہ وہاں آگ لگی، لوگوں نے پکارا اے آلِ رسول! آپ کے مکان میں آگ گئی، آپ نے سر مبارک سجدے سے نہ اٹھایا یہاں تک کہ خود بخود آگ لگ بجھ گئی، نماز کے بعد لوگوں نے سبب پوچھا فرمایا آخرت کی آگ نے دنیا کی آگ سے مجھے غافل رکھا۔❶

حضرت قتادہ رحمہ اللہ کا ذوق عبادت وتلاوت

امام ابونعیم رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

كَانَ يَخْتِمُ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ سَبْعِ لَيَالٍ مَرَّةً، فَإِذَا جَاءَ رَمَضَانُ خَتَمَ فِي كُلِّ

❶ روض الرياحين: الحكاية الحادية والسبعون، ص: ١٠٩

ثَلَاثِ لَيَالٍ مَرَّةً، فَإِذَا جَاءَ الْعَشْرُ خَتَمَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مَرَّةً. ❶

ترجمہ: حضرت قتادہ رحمہ اللہ ہر سات راتوں میں ایک قرآن مجید ختم کیا کرتے تھے، جب رمضان آتا تو ہر تین راتوں میں ایک قرآن مجید ختم کیا کرتے تھے، اور جب آخری عشرہ آتا تو ہر رات ایک قرآن مجید ختم کیا کرتے تھے۔

جماعت کی نماز عراق کی گورنری سے زیادہ محبوب ہے

امام میمون بن مہران رحمہ اللہ جماعت کی نماز کی نہایت پابندی کرتے تھے اور اس دور میں جبکہ گھڑیاں نہ تھیں اور نہ وقت منضبط ہوتا تھا، کبھی ان سے جماعت نہیں چھوٹی، ایک دفعہ مسجد میں پہنچے تو ان کو معلوم ہوا کہ جماعت ہو چکی ہے، یہ سن کر "اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ" پڑھا اور فرمایا:

لِفَضْلِ هَذِهِ الصَّلَاةِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ وِلَايَةِ الْعِرَاقِ. ❷

ترجمہ: جماعت کی نماز مجھے عراق کی گورنری سے زیادہ محبوب ہے۔

ستر سال سے تکبیر اولی کا اہتمام

امام سلیمان بن مہران الاعمش رحمہ اللہ کے متعلق امام وکیع رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ تقریباً ستر سال میں ایک مرتبہ بھی ان سے تکبیر تحریمہ فوت نہیں ہوئی:

وَقَالَ وَكِيعٌ: بَقِيَ الْأَعْمَشُ قَرِيبًا مِنْ سَبْعِينَ سَنَةً لَمْ تَفُتْهُ التَّكْبِيرَةُ الْأُوْلَى. ❸

---

❶ حلية الأولياء: فمن الطبقة الأولى من التابعين، ترجمة: قتادة بن دعامة، ج ۲ ص ۳۳۸

❷ إحياء علوم الدين: الباب الأول في فضائل الصلاة، ج ۱ ص ۱۴۹

❸ تذكرة الحفاظ: ترجمة: سليمان بن مهران الأعمش، ج ۱ ص ۱۱۶

مغرب اور عشاء کے درمیان دو ختم کرنا

ہشام بن حسان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كُنتُ أُصَلِّى أَنَا وَمَنصُورُ بْنُ زَاذَانَ جَمِيعًا،وَأَشَارَ مَخْلَدٌ بِأُصْبُعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالَّتِى تَلِيهَا،فَكَانَ إِذَا جَاءَ شَهْرُ رَمَضَانَ خَتَمَ الْقُرْآنَ فِيمَا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ ، قَالَ :وَكَانُوا إِذْ ذَاكَ يُؤَخِّرُونَ الْعِشَاءَ فِى شَهْرِ رَمَضَانَ إِلَى أَنْ يَذْهَبَ رُبُعُ اللَّيْلِ.❶

ترجمہ: میں اور منصور بن زاذان ایک ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے۔مخلد راوی نے اپنے سباسبہ اور ساتھ والی انگلی سے اشارہ کرکے بتایا۔پس جب رمضان آتا تو منصور بن زاذان مغرب اور عشاء کے درمیان ختم کیا کرتے تھے،اور یہ اسوقت کی بات ہے کہ رمضان کے مہینے میں عشاء کی نماز ربع لیل تک موخر کرکے پڑھی جاتی تھی۔(یعنی عشاء کی نماز رات کے ربع حصہ تک مؤخر کرکے پڑھی جاتی تھی،اللہ رب العزت نے اِن کے وقت میں برکت ڈالی تھی،اور یہ اِن کی کرامت ہے کہ مختصر وقت میں زیادہ تلاوت کیا کرتے تھے۔)

روزانہ ایک قرآنِ کریم کی تلاوت

محمد بن علی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

صَحِبْتُ أَبَا الْعَبَّاسِ بْنَ عَطَاءٍ عِدَّةَ سِنِينَ مُتَأَدِّبًا بِآدَابِهِ وَكَانَ لَهُ كُلَّ يَوْمٍ خَتْمَةٌ، وَفِى كُلِّ شَهْرِ رَمَضَانَ فِى كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثَلَاثُ خَتْمَاتٍ.❷

ترجمہ: میں ابو العباس بن عطاء کے ساتھ کئی سالوں تک رہا،ہر روز ایک ختم کیا کرتے تھے،اور رمضان کے ہر دن و رات میں تین ختم کیا کرتے تھے۔

❶حلية الأولياء:فمن الطبقة الأولى من التابعين،ترجمة:منصوربن زاذان،ج۳ص۵۷

❷حلية الأولياء:ترجمة:أحمدبن محمدعطاء،ج۱۳ص۳۰۲

ہر رات ختم قرآن اور دن بھر روزہ

امام وکیع بن جراح رحمہ اللہ امام ابوحنیفہ کے شاگردوں میں سے ہے، یحیٰ بن اکثم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

صحبت وكيعا فی السفر والحضر فكان يصوم الدهر ليلة ويختم القرآن كل ليلة. ❶

ترجمہ: میں سفر اور حضر میں انکے ساتھ رہا، یہ دن بھر روزہ رکھتے اور ہر رات قرآن مجید ختم کیا کرتے تھے۔

حضرت ابومسلم خولانی رحمہ اللہ کا سفر میں بھی نفلی روزوں کا اہتمام

حضرت عطیہ بن قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دمشق سے لوگ حضرت ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ کے پاس آئے، اور یہ روم کی زمین میں غازی تھے، اور انہوں نے اپنے خیمے میں ایک گھڑا کھودا تھا اور اس میں ایک بستر رکھا تھا اور پانی تھا، لوگوں نے کہا: کس چیز نے تم کو روزے پر ابھارا حالانکہ آپ مسافر ہے، انہوں نے کہا:

لَوْ حَضَرَ قِتَالٌ لَأَفْطَرْتُ وَلَتَهَيَّأْتُ لَهُ، وَتَقَوَّيْتُ، إِنَّ الخَيْلَ لاَ تَجْرِي الْغَايَاتِ، وَهُنَّ بُدَّنٌ إِنَّمَا تَجْرِي وَهُنَّ ضُمَّر، أَلاَ وَإِنَّ أَيَّامَنَا بَاقِيَةٌ جَائِيَةٌ، لَهَا نَعْمَلُ. ❷

ترجمہ: اگر جنگ کا موقع ہوگا تو میں افطار کروں گا اور میں اس کے لئے تیاری کروں گا اور اپنے جسم کو تقویت دوں گا، گھوڑے بھی تیز رفتار نہیں ہوتے جب وہ پیٹ بھرے

❶ تذكرة الحفاظ: ترجمة: وكيع بن الجراح، ج ۱ ص ۲۲۳

❷ تاريخ مدينة دمشق: حرف العين، ج ۲۷ ص ۲۰۷، رقم الترجمة: ۳۲۱۳/سير أعلام النبلاء ترجمة: أبومسلم الخولانی، ج ۴ ص ۱۰

ہوئے بھاری جسم ہوں، اور وہ اس وقت تیز رفتار ہوتے ہیں جب وہ ہلکے (یعنی خالی پیٹ) ہوتے ہیں، ایسے ایام آنے والے ہیں جن میں ہم خالی پیٹ ہوں گے اُسی کے لئے عمل کر رہے ہیں۔

کثرتِ عبادت کی وجہ سے بدن کا رنگ زرد ہو گیا

حضرت علقمہ بن مرثد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ زہد آٹھ بندوں پر ختم ہوتا ہے، ان میں سے ایک اسود بن یزید رحمہ اللہ ہیں، یہ عبادت میں بہت زیادہ جدوجہد کرتے، روزے اتنے رکھتے کہ بدن زرد ہو جاتا، حضرت علقمہ بن قیس رحمہ اللہ فرمانے لگے: ''رَاحَتَ هَذَاالُجَسَدِأُرِيُدُ''، میں اس جسم کو راحت دینا چاہتا ہوں۔ (یعنی یہاں کی بھوک آخرت کی راحت کا ذریعہ ہے۔) ❶

حضرت منصور بن زاذان رحمہ اللہ کا عبادت کا معمول

حضرت ہشیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَوُ قِيلَ لِمَنُصُورِ بُنِ زَاذَانَ مَلَکُ الُمَوُتِ عَلَى الُبَابِ مَا كَانَ عِنُدَهُ زِيَادَةٌ فِي الُعَمَلِ، قَالَ: وَذَلِکَ، أَنَّهُ كَانَ يَخُرُجُ وَيُصَلِّي الُغَدَاةَ فِي جَمَاعَةٍ، ثُمَّ يَجُلِسُ فَيُسَبِّحُ حَتَّى تَطُلُعَ الشَّمُسُ، ثُمَّ يُصَلِّي إِلَى الزَّوَالِ، ثُمَّ يُصَلِّي الظُّهُرَ، ثُمَّ يُصَلِّي الُعَصُرِ، ثُمَّ يَجُلِسُ فَيُسَبِّحُ إِلَى الُمَغُرِبِ، ثُمَّ يُصَلِّي الُمَغُرِبَ، ثُمَّ يُصَلِّي الُعِشَاءَ، ثُمَّ يَنُصَرِفُ إِلَى بَيُتِهِ فَيُكُتَبُ عَنُهُ فِي ذَلِکَ الُوَقُتِ. ❷

❶ حلية الأولياء: فمن الطبقة الأولى من التابعين، ترجمة: الأسود بن يزيد النخعي، ج۲ ص ۱۰۳

❷ المنتظم في تاريخ الملوك والامم: ثم دخلت سنة إحدى وثلاثين ومئة، ترجمة: منصور بن زاذان، ج۷ ص ۲۹۱، الترجمة: ۷۱۲

ترجمہ: اگر منصور بن زاذان سے کہا جاتا کہ موت کا فرشتہ دروازے پر پہنچ چکا ہے تو اس کے ہاں عمل میں زیادتی نہیں ہوتی، یہ اس وجہ سے کہ انکا معمول تھا کہ وہ صبح نکلتے تو پہلے صبح کی نماز باجماعت ادا کرتے پھر بیٹھے تسبیح کرتے حتی کہ طلوع شمس ہو جاتا، پھر زوال تک نماز پڑھتے، پھر ظہر کی نماز پڑھتے، پھر عصر کی نماز پڑھتے، پھر بیٹھے مغرب تک تسبیح کرتے، پھر مغرب کی نماز پڑھتے، پھر عشاء کی نماز پڑھتے، پھر گھر واپس لوٹ آتے تھے۔

حضرت ربیع بن خثیم رحمہ اللہ کا ذوقِ عبادت

حیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ربیع رحمہ اللہ کو فالج کا مرض لگنے کے بعد انکو دو آدمیوں کے سہارے سے لایا جاتا تھا، ساتھی ان کو کہا کرتے تھے: اے ابو یزید! تم گھر میں نماز پڑھو، تمھاری لیے رخصت ہے، حضرت ربیع رحمہ اللہ فرماتے تھے:

إِنَّهُ كَمَا تَقُولُونَ وَلَكِنِّي سَمِعْتُهُ يُنَادِيْ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، فَمَنْ سَمِعَهُ مِنْكُمْ يُنَادِيْ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ فَلْيُجِبْهُ وَلَوْ زَحْفًا وَلَوْ حَبْوًا. ❶

ترجمہ: بات وہی ہے جو تم کہتے ہو، لیکن میں "حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ" کی آواز سنتا ہوں، پس تم میں سے جو اذان کی آواز سنے اسے چاہیے کہ حاضر ہو اگرچہ گھٹنوں کے بل آنا پڑھے۔

روزانہ سو رکعات نوافل

عون بن ابوشداد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ غَالِبٍ كَانَ يُصَلِّي مِائَةَ رَكْعَةٍ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُولُ: لِهَذَا خُلِقْنَا، وَبِهَذَا أُمِرْنَا. ❷

❶ الزهد لأحمد بن حنبل: ص ۲۷۵، الرقم: ۱۹۹۵

❷ تاريخ الإسلام: الطبقة التاسعة، ج ۶ ص ۱۱۸، الرقم: ۸۱

ترجمہ: عبداللہ بن غالب سو رکعات پڑھتے تھے، پھر لوٹتے اور فرماتے: اسی لیے ہمیں پیدا کیا گیا اور اسی کا ہمیں حکم دیا گیا ہے۔

دن ورات میں چھ سو رکعات نوافل پڑھنا

مضارب بن ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ يَرْكَعُ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلِ سِتَّمِائَةِ رَكْعَةٍ، وَيَقُول: لَوْلَا الضَّعْفُ وَالسِّنُّ لَمْ أَطْعَمْ بِالنَّهَارِ. ❶

ترجمہ: حسین بن فضل دن ورات میں چھ سو رکعات پڑھتے تھے اور کہتے: اگر ضعف اور بوڑھاپا نہ ہوتا تو میں دن کو کھانا نہ کھاتا (یعنی ہمیشہ روزہ رکھتا)۔

حضرت علی بن عبداللہ رحمہ اللہ کی کثرت سے عبادت وریاضت

امام اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَبَّاسِ يَسْجُدُ كُلَّ يَوْمٍ أَلْفَ سَجْدَةٍ. ❷

ترجمہ: علی بن عبداللہ بن عباس ہر روز ایک ہزار سجدے کیا کرتے تھے (یعنی پانچ سو رکعات پڑھتے تھے، یا ایک سجدے سے مراد ایک رکعت ہے کہ ایک ہزار رکعات روزانہ پڑھتے تھے، اللہ رب العزت نے اِن حضرات کے اوقات میں برکت ڈالی تھی، اور اِن کے دلوں کو اپنی محبت سے منور کردیا اور ان کے لئے عبادت سہل کر کے اور انہیں اِس کی حلاوت نصیب کردی تھی۔)

حضرت مرہ ہمدانی رحمہ اللہ روزانہ چھ سو رکعات نوافل پڑھتے تھے

امام عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

---

❶ تاریخ الإسلام: الطبقة التاسعة والعشرون، ج ۱۲ ص ۱٦۳، الرقم: ۲۳۲

❷ العبر في خبر من غبر: سنة ثمان عشرة ومئة، ج ۱ ص ۱۱۳

كَانَ مُرَّةُ يُصَلِّى كُلَّ يومٍ سِتَّمِائَةِ رَكْعَةٍ. ❶

ترجمہ: مرہ ہر روز چھ سو رکعات نماز پڑھتے تھے۔

یہ بھی منقول ہے کہ یہ اتنا لمبا سجدہ کرتے کہ مٹی اِن کی پیشانی کھا لیتی۔

جب یہ بوڑھے ہو گئے تو ان سے پوچھا گیا کہ کتنی رکعات ابھی باقی ہے؟ (یعنی اب کتنی رکعات پڑھ سکتے ہو،) تو فرمایا: اَلشَّطْرُ خَمْسُوْنَ وَمِائَتَىْ رَكْعَةٍ" آدھی یعنی دو سو پچاس رکعات۔ ❷

اتنی عبادت کرتے کہ حضرت عطاء بن سائب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رَأَيْتُ مُصَلَّى مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ مِثْلَ مَبْرَكِ الْبَعِيرِ. ❸

ترجمہ: میں نے مرہ ہمدانی کے مصلے کو دیکھا ایسا تھا جیسا کہ اونٹ بیٹھنے کی جگہ ہو۔

ساری رات عبادت میں قیامت اور آہ وزاری

عمرو بن عتبہ بن فرقد سُلمی رحمہ اللہ رات کو اپنے گھوڑے پر نکلتے اور قبرستان پر کھڑے ہو کر کہتے:

يَا أَهْلَ الْقُبُورِ قَدْ طُوِيَتِ الصُّحُفُ، وَقَدْ رُفِعَتِ الْأَعْمَالُ، ثُمَّ يَبْكِى وَيَصُفُّ قَدَمَيْهِ حَتَّى يُصْبِحَ فَيَرْجِعُ فَيَشْهَدُ صَلَاةَ الصُّبْحِ. ❹

ترجمہ: اے قبر والو! یقیناً تمھارے صحیفے لپیٹ دیے گئے اور اعمال اٹھا لیے گئے، پھر رونے لگ جاتے اور اپنے قدموں پر (نماز کے لیے) کھڑے ہو جاتے حتی کہ صبح ہو جاتی پھر صبح کی نماز میں حاضر ہوتے۔

---

❶ تاريخ الإسلام: الطبقة التاسعة، ج٦ ص ١٠٤، رقم الترجمة: ١٤٢

❷ الثقات للعجلى: باب الميم، ج ١ ص ٤٢٤، الرقم: ١٥٥٥

❸ تاريخ الاسلام: الطبقة التاسعة، ج٦ ص ١٠٤، رقم الترجمة: ١٤٢

❹ تاريخ الإسلام: الطبقة الثامنة، ج٥ ص ٢٩٣، رقم الترجمة: ٢٢٥

حضرت عراک بن مالک کی کثرتِ عبادت

حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَا أَعْلَمُ أَحَدًا أَكْثَرَ صَلاةً مِنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ وَذَلِكَ أَنَّهُ يَرْكَعُ فِي كُلِّ عَشْرٍ وَيَسْجُدُ. ❶

ترجمہ: میں نے عراک بن مالک سے زیادہ نماز پڑھنے والا کسی کو نہیں جانتا، وہ اس لیے کہ یہ ہر دس آیات میں رکوع اور سجدہ کرتے ہیں۔

شب زفاف میں دلہن اور دولہا بھی جماعت سے نماز نہ چھوڑے

عبد الرحمٰن رستہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد الرحمٰن بن مہدی رحمہ اللہ سے اس شخص کے متعلق پوچھا جسکا شب زفاف ہو کیا وہ جماعت کئی دن تک چھوڑ سکتا ہے؟ تو ابن مہدی رحمہ اللہ نے فرمایا: نہیں، وہ ایک نماز بھی نہیں چھوڑ سکتا۔

عبد الرحمٰن رستہ فرماتے ہیں کہ جس وقت اسکی بیٹی کی شبِ زفاف تھی میں صبح سویرے مسجد آیا، ابن مہدی رحمہ اللہ گھر سے نکلے، اذان دی اور دلہا اور دلہن کے دروازے کی طرف گئے اور لونڈی سے کہا: **قُولِي لَهُمَا: يَخْرُجَانِ إِلَى الصَّلاةِ**'' ان دونوں سے کہو کہ نماز کے لیے نکلو۔ پس گھر کی دیگر عورتیں اور لونڈیاں نکلیں اور کہنے لگیں: سبحان اللہ! یہ کیا ہے؟ ابن مہدی رحمہ اللہ نے کہا: **لاَ أَبْرَحُ حَتَّى يَخْرُجَا إِلَى الصَّلاةِ**'' میں یہی کھڑا رہوں گا یہاں تک کہ وہ دونوں نماز کے لیے نکلیں۔ پس وہ دونوں انکے نماز پڑھنے کے بعد نکلے، تو انہوں نے انکو سڑک کے باہر مسجد کی طرف بھیج دیا۔

امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

❶ تاريخ مدينة دمشق: حرف العين، ترجمة: عراك بن مالك، ج ۴۰ ص ۱۷۱، رقم الترجمة: ۴۶۷۶

هَكَذَا كَانَ السَّلَفُ فِي الْحِرْصِ عَلَى الْخَيْرِ. ❶

ترجمہ: اسی طرح سلف نیکی کے کام پر حریص تھے۔

روزانہ چار سو رکعات نوافل پڑھنا

اسماعیل بن نجید رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ الْجُنَيْدُ يَجِيءُ كُلَّ يَوْمٍ إِلَى السُّوقِ فَيَفْتَحُ بَابَ حَانُوتِهِ، فَيَدْخُلُهُ وَيُسْبِلُ السِّتْرَ، وَيُصَلِّي أَرْبَعَمِائَةِ رَكْعَةٍ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى بَيْتِهِ. ❷

ترجمہ: جنید رحمہ اللہ ہر روز بازار جاتے اور دکان کا دروازہ کھولتے اور اندر جاتے اور دروازے پر پردہ لٹکاتے اور چار سو رکعات پڑھتے پھر گھر لوٹ جاتے تھے۔

حضرت صلہ بن اشیم رحمہ اللہ کا ذوقِ عبادت اور شیر کی اطاعت

حضرت سیدنا حماد بن جعفر بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مجھے میرے والد نے بتایا: ایک مرتبہ ہمارا لشکر جہاد کے لئے کابل کی طرف گیا۔ ہمارے ساتھ حضرت صلہ بن اشیم رحمہ اللہ بھی تھے۔ رات کے وقت لشکر نے ایک جگہ قیام کیا۔ میں نے دل میں ٹھان لی کہ آج میں حضرت صلہ بن اشیم رحمہ اللہ کو خوب غور سے دیکھوں گا کہ آپ کس طرح عبادت کرتے ہیں، کیونکہ لوگوں میں آپ کی عبادت کا خوب چرچا ہے، لہٰذا میں ان کی طرف متوجہ ہو گیا۔ آپ نے نماز پڑھی اور پھر لیٹ گئے اور لوگوں کے سونے کا انتظار کرنے لگے۔ جب لوگ خواب خرگوش کے مزے لینے لگے تو آپ رحمہ اللہ ایک دم اٹھے اور قریبی جنگل کی طرف چل دیئے۔ میں بھی چپکے چپکے آپ کے پیچھے

---

❶ سير أعلام النبلاء: الطبقة التاسعة، ترجمة: عبد الرحمن بن مهدی، ج ۹ ص ۲۰۴، رقم الترجمة: ۵۶

❷ تاريخ بغداد: باب الجيم، ترجمة: الجنيد بن محمد، ج ۷ ص ۲۵۳، رقم الترجمة: ۳۷۳۹

چل دیا۔ آپ نے وضو کیا اور نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔ یکا یک ایک خونخوار شیر نمودار ہوا اور آپ کی طرف بڑھنے لگا۔ میں بہت خوفزدہ ہوا اور درخت پر چڑھ گیا، لیکن آپ کی شجاعت پر قربان جاؤں نہ تو آپ شیر سے ڈرے نہ ہی اس کی طرف توجہ دی، بلکہ نماز ہی میں مگن رہے۔ جب آپ رحمہ اللہ سجدے میں گئے تو میں نے گمان کیا کہ اب شیر آپ پر حملہ کرے گا اور آپ کو چیر پھاڑ دے گا لیکن شیر زمین پر بیٹھ گیا۔ آپ نے اطمینان سے نماز مکمل کی اور سلام پھیرنے کے بعد اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:

أيها السبع، اطلب الرزق من مكان آخر، فولى وإن له لزئيرا تصدع منه الجبال، فما زال كذلك .فلما كان الصبح جلس فحمد الله عز وجل بمحامد لم أسمع بمثلها إلى ما شاء الله، ثم قال: اللّٰهمّ إني أسألك أن تجيرني من النار، أو مثلي يجترء أن يسألك الجنة. ❶

ترجمہ: اے جنگلی درندے جا کسی دوسری جگہ اپنا رزق تلاش کر۔ آپ کا اتنا فرمانا تھا کہ شیر الٹے قدموں چل پڑا۔ وہ ایسی خوفناک آواز سے دھاڑ رہا تھا کہ لگتا تھا کہ پہاڑ بھی اس کی دھاڑ سے پھٹ جائیں گے، آپ پھر نماز میں مشغول ہو گئے۔ طلوع فجر سے کچھ دیر قبل آپ بیٹھ گئے اور ایسے پاکیزہ الفاظ میں اللہ رب العزت کی حمد کی کہ میں نے کبھی حمد کے ایسے کلمات نہ سنے تھے، مگر جس کو اللہ تعالی چاہے توفیق عطا فرمائے۔ وہ جس پر چاہے اپنا خاص کرم کرے۔ پھر آپ نے اللہ تعالی کی بارگاہ میں دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیئے اور یوں دعا کرنے لگے: اے میرے پروردگار! میں تجھ سے التجاء کرتا

❶ المنتظم في تاريخ الأمم الملوك: سنةفي وسبعين ،ترجمة: /صلة بن أشيم، ج٦ ص ۱۷۰ /البداية والهاية: ج۹ ص ۲۲

ہوں کہ مجھے جہنم کی آگ سے بچا، میں اس قابل کہاں کہ تجھ سے جنت طلب کروں۔
پھر آپ واپس لشکر کی طرف لوٹ آئے اور آپ نے اس حال میں صبح کی کہ آپ بالکل تروتازہ تھے۔ ایسا لگتا تھا کہ گویا آپ نے ساری رات بستر بر گزاری اور مجھ پر جو تھکاوٹ اور سستی طاری تھی اسے اللہ تعالی ہی بہتر جانتا ہے۔ پھر لشکر نے دشمن کی طرف پیش قدمی کی اور جب دشمن کی سرحد کے قریب پہنچے تو امیر لشکر نے اعلان کیا کہ کوئی سوار اپنی سواری پر بھاری سامان نہ چھوڑے، تمام مجاہدین نے اپنی اپنی سواریاں ہلکی کرلیں۔

حضرت سری سقطی رحمہ اللہ کی کثرت سے عبادت وریاضت

حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَارَأَیْتُ أَعْبَدَ مِنَ السَّرِیِّ اَتَتْ عَلَیْهِ ثَمَانٌ وَّتِسْعُوْنَ سَنَةً مَارُؤِیَ مُضْطَجِعًا إِلَّافِیْ عِلَّةِ الْمَوْتِ. ❶

ترجمہ: میں نے سری سقطی رحمہ اللہ سے زیادہ عبادت کرنے والا نہیں دیکھا، وہ اٹھانوے برس کے ہو گئے تھے مگر انہیں مرض وفات کے علاوہ کبھی لیٹے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔

ایک راہب کا ذوقِ عبادت

حارث بن سعد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ کچھ لوگ ایک راہب کے پاس سے گزرے اور دیکھا کہ اس نے عبادت میں شدید محنت سے خود کو بے حال بنالیا ہے، لوگوں نے اس مجاہدے کے بارے میں پوچھا: اس نے کہا:

---

❶ الرسالة القشيرية: ج ۱ ص ۴۵/ إحياء علوم الدين: كتاب المراقبة والمحاسبة، المقام الأول، ج۴ ص ۴۰۹

وَمَاهٰذَاعِنْدَ مَايُرَادُبِالْخَلْقِ مِنْ مُلَاقَاةِ الْأَهْوَالِ وَهُمْ غَافِلُوْنَ قَدِ اعْتَكَفُوْا عَلٰى حُظُوْظِ أَنْفُسِهِمْ وَنَسُوْاحَظَّهُمُ الْأَكْبَرُ مِنْ رَبِّهِمْ. ❶

ترجمہ: جن خطرات اور مصائب سے مخلوق کو گزرنا ہے ان کے سامنے اس مشقت کی کیا حقیقت ہے؟ لیکن لوگ غفلت میں مبتلا ہیں اور نفسانی لذات میں غرق ہیں اور اپنے رب کے پاس سے جو حظ انہیں ملنے والا ہے اُسے بھول گئے ہیں۔ تمام لوگ اس کا یہ جواب سن کر رونے لگے۔

امام ابومحمد جریری رحمہ اللہ کا ذوقِ عبادت

ابومحمد مغازلی رحمہ اللہ سے کہتے ہیں کہ ابومحمد جریری رحمہ اللہ ایک سال تک مکہ مکرمہ میں مقیم رہے، اس دوران نہ وہ سوئے، نہ انہوں نے کوئی کلام کیا، نہ کسی ستون سے ٹیک لگایا، نہ کسی دیوار کا سہارا لیا اور نہ پاؤں پھیلائے، ابوبکر الکتانی رحمہ اللہ ان سے ملے، تو پوچھا کہ آپ نے اس قدر سخت اعتکاف کیسے کرلیا، فرمایا: ”عِلْمُ صِدْقِ بَاطِنِيْ فَأَعَانَنِيْ عَلٰى ظَاهِرِيْ“ اس علم کی وجہ سے جس نے میرے باطن کو سچا بنا رکھا ہے، میرے ظاہر پر اس کا پرتو ہے۔ کتانی رحمہ اللہ نے یہ سن کر سر جھکایا اور سوچتے ہوئے چل دیے۔ ❷

امام ہناد رحمہ اللہ کا ذوقِ عبادت

حضرت ہناد رحمہ اللہ بڑے محدث ہیں، ان کے شاگرد امام احمد بن سلمہ نیسابوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وہ بہت ہی زیادہ روتے تھے۔ ایک مرتبہ صبح کو ہمیں سبق پڑھاتے رہے اس کے بعد وضو وغیرہ سے فارغ ہوکر زوال تک نفلیں پڑھتے رہے۔ دوپہر

❶ إحياء علوم الدين: كتاب المراقبة والمحاسبة، المقام الأول، ج۴ ص ۴۰۹

❷ إحياء علوم الدين: كتاب المراقبة والمحاسبة، ج۴ ص ۴۰۹

کو گھر تشریف لے گئے اور تھوڑی دیر میں آ کر ظہر کی نماز پڑھی اور عصر تک نفلوں میں مشغول رہے، پھر عصر کی نماز پڑھائی اور مغرب تک قرآن تلاوت فرماتے رہے۔ مغرب کے بعد واپس چلے آئے۔ میں نے ان کے ایک پڑوسی کو تعجب سے کہا: یہ شخص اس قدر عبادت کرتا ہے۔ اس نے کہا:

هَذِهِ عِبَادَتُهُ بِالنَّهَارِ مُنْذُ سَبْعِيْنَ سَنَةً، فَكَيْفَ لَوْ رَأَيْتَ عِبَادَتَهُ بِاللَّيْلِ. ❶

ترجمہ: ستر برس سے یہ اِن کی دن کے عبادت کا معمول ہے اور اگر تم ان کی رات کی عبادت دیکھ لو تو اور بھی تعجب کرنے لگو۔

چالیس سال تک ساری رات قیام میں گزاردی

امام ابوسعید الثقفی واسطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مكث المستسلم بن سعيد أربعين سنة لا يضع جنبه إلى الأرض.

ترجمہ: مستسلم بن سعید نے چالیس سال تک اپنے پہلو کو زمین پر نہیں لگایا، (یعنی چالیس سال تک مسلسل ساری رات عبادت کرتے رہتے۔)

امام یزید بن ہارون رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

بت عند المستسلم بن سعيد، وكان لا يكاد ينام، إنما هو قائم وقاعد، وذكر أنه لم يضع جنبه منذ أربعين عاماً، فظننت أنه يعني بالليل، فقيل: ولا بالنهار. ❷

ترجمہ: میں نے مستسلم بن سعید کے پاس رات گزاری، اور وہ سوتے نہیں تھے، وہ کھڑے اور بیٹھے رہتے تھے، اور یہ بات ذکر کی گئی کہ چالیس سال تک اپنے پہلو کو

❶ سير أعلام النبلاء: ترجمة: هناء بن السرى، ج ١١ ص ٤٦٦

❷ صفة الصفوة: ذكر المصطفين من أهل واسط، ترجمة: المستسلم بن سعيد، ج ٢ ص ٩، الرقم: ٣٧٥

زمین پر نہیں لگایا، میں نے سمجھا کہ رات کو نہیں سوئے، لیکن کہا گیا کہ دن کو بھی یہی حالت تھی۔

امام ابواسحاق السبیعی رحمہ اللہ کا ذوقِ عبادت

امام ابوبکر بن عیاش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام ابواسحاق رحمہ اللہ کو میں نے فرماتے ہوئے سنا، آپ کہہ رہے تھے:

ذهبت الصلاة منی وضعفت ورق عظمی، إنی اليوم أقوم فی الصلاة فماأقرأ إلا البقرة وآل عمران.

ترجمہ: مجھ سے نماز چلی گئی اور میری ہڈیاں کمزور ہوگئیں، آج جب میں نماز میں کھڑا ہوتا ہوں تو سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران قرأت کرتا ہوں۔

امام علاء بن سام العبدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضعف أبو إسحاق عن القيام فكان لا يقدر أن يقوم إلى الصلاة حتى يقام، فإذا أقاموه فاستتم قائماً قرأ ألف آية وهو قائم.

ترجمہ: امام ابواسحاق رحمہ اللہ کھڑے ہونے سے بہت کمزور ہوگئے اور اپنے سہارے نماز میں کھڑے ہونے کی طاقت نہیں رکھتے تھے، جب انہیں کوئی کھڑا کر لیتا تو سیدھے کھڑے ہو جاتے، اور کھڑے ہو کر ایک ہزار آیتیں پڑھتے۔

امام سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كان أبو إسحاق يقوم ليل الصيف كله، وأما الشتاء فأوله وآخره، وبين ذلك هجعة. ❶

---

❶ صفة الصفوة: ومن الطبقة الثالثة، ترجمة: أبو اسحاق عمرو بن عبدالله السبيعی، ج۲ ص ۶۰، الرقم: ۴۲۰

ترجمہ: امام ابو اسحاق رحمہ اللہ گرمیوں میں ساری رات نماز پڑھتے تھے اور سردیوں میں رات کے ابتدائی اور آخری حصے میں نماز پڑھتے تھے اور اس کے درمیان تھوڑی دیر آرام کرتے تھے۔

پوری رات رکوع اور سجدے میں گزار دی

امام اصبغ بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ أُوَيْسٌ إِذَا أَمْسَى يَقُوْلُ: هَذِهِ لَيْلَةُ الرُّكُوْعِ، فَيَرْكَعُ حَتَّى يُصْبِحَ، وَكَانَ إِذَا أَمْسَى يَقُوْلُ: هَذِهِ لَيْلَةُ السُّجُوْدِ، فَيَسْجُدُ حَتَّى يُصْبِحَ، وَكَانَ إِذَاأَمْسَى تَصَدَّق بِمَا فِي بَيْتِهِ مِنَ الفَضْلِ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ، ثُمَّ قَالَ: اَللَّهُمَّ مَنْ مَاتَ جُوْعاً فَلاَ تُؤَاخِذْنِي بِهِ، وَمَنْ مَاتَ عُرْياً فَلاَ تُؤَاخِذْنِي بِهِ. (1)

ترجمہ: جب شام ہوتی تو حضرت اویس رحمہ اللہ فرماتے کہ یہ آج کی رات رکوع کی رات ہے، پس رکوع کرتے کرتے صبح ہو جاتی، اور جب دوسری شام ہوتی تو فرماتے کہ یہ سجدے کی رات ہے، پس سجدہ کرتے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی، جب تیسری شام ہوتی تو گھر میں جو کھانے پینے کا ہوتا تو صدقہ کر لیتے، پھر کہتے: اے اللہ! جو بھوک کی حالت میں مرے مجھے اس کی وجہ سے مت پکڑنا، اور بغیر لباس مرے اسکی وجہ سے مجھے مت پکڑنا۔

حضرت اویس قرنی رحمہ اللہ کا عبادت کا کیسا ذوق تھا کہ کبھی ساری رات رکوع میں گزر جاتی، کبھی ساری رات سجدے میں گزر جاتی، کبھی ساری رات قیام میں گزر جاتی۔ سخاوت بھی کتنی کہ جو کچھ موجود ہوتا سب خرچ کر لیتے، فکر آخرت اور جذبہ ایثار و ہمدردی بھی کتنی کہ اے اللہ! جو کوئی بھوکا برہنہ مر جائے تو مجھ سے مواخذہ نہ فرما۔

(1) تاریخ مدینۃ دمشق: ترجمۃ: أویس بن عامر بن مالک القرنی، ج۹ ص ۴۴۴، رقم الترجمۃ: ۸۹۰

خلیفہ ہارون رشید کے بیٹے کی عبادت وریاضت اوران کی کرامت

خلیفہ ہارون رشید کا ایک بیٹا تھا، جس کی عمر سولہ برس تھی وہ زاہدوں اور درویشوں کی صحبت میں بہت رہتا۔ اوراس کی یہ حالت تھی کہ قبرستان میں نکل جاتا اور وہاں جا کر مردوں سے خطاب کر کے کہتا: تم ہم سے پہلے موجود تھے اور دنیا کے مالک تھے اوراب تم قبروں میں ہو، اے کاش! مجھے خبر مل جائے تم کیا بولتے ہواور لوگ تم سے کیا کیا کہا کرتے تھے؟ غرض کہ اس قسم کے کلمات حسرت آمیز کہتا اور پھر پھوٹ کر روتا۔

ایک دن کا قصہ ہے کہ یہ لڑکا اپنے باب ہارون رشید کے پاس آیا اوراس وقت اُمراء، وزرا اور ارکانِ دولت سب اپنے اپنے حال میں بیٹھے تھے اورآیا بھی اس حالت سے کہ ایک کمبل اوڑھے اور ایک چادر کا تہبند کئے ہوئے، جب اس ہیئت کو اعیانِ سلطنت اور ارکانِ دولت نے ملاحظہ کیا، تو آپس میں بعض آدمی کہنے لگے کہ امیر المؤمنین اور خلیفہ المسلمین کو بادشاہوں میں ایسی ہی اولاد نے بدنام کیا ہے، اگر امیر المؤمنین اسکو تہدید اور تنبیہ کرے تو کچھ بعید نہیں کہ اپنی اس حالت کو چھوڑ دے۔

شدہ شدہ یہ بات خلیفہ ہارون رشید کے کانوں تک پہنچی، اس کو بھی یہ مشورہ پسند آیا اور بیٹھے سے کہا کہ بیٹا! تمہارے اس چال چلن نے مجھے رسوا کر دیا، اس نے یہ سن کر ہارون رشید کی طرف دیکھا لیکن جواب نہیں دیا۔

اتفاقاً ایک پرندہ قلعہ کے برج پر بیٹھا تھا، لڑکے نے اس کی طرف دیکھ کر کہا کہ اے پرندے تجھ کو تیرے پیدا کرنے والے کی قسم! تو میرے ہاتھ پر آبیٹھ! وہ پرندیہ سن کو فوراً لڑکے کے ہاتھ پر آبیٹھا، کچھ دیر کے بعد اس سے کہا اپنی جگہ

چلا جا، وہ چلا گیا، پھر یہ کہا کہا تجھے تیرے خالق کی قسم! امیرالمؤمنین کے ہاتھ پر نہ آنا، وہ نہ اترا، اللہ رب العزت نے اِن کے ہاتھ پر یہ کرامت ظاہر کی، پھر انہوں نے اپنے والد سے کہا ابا جان! آپ ہی نے مجھے اپنی حب دنیا کی وجہ سے رسوا کردیا اور میں مصمم ارادہ کرلیا کہ میں آپ سے علیحدہ رہوں گا، اور یہ کہہ کر بے توشہ اور بے سامان چل کھڑا ہوا، صرف ایک قرآن شریف اور ایک انگوٹھی ہمراہ لی، چلتے چلتے بصرہ میں آ کر ٹھہرا اور مزدوروں کے ساتھ مٹی گارے کا کام اختیار کیا، اور ہفتہ بھر میں صرف ایک ہفتہ کے دن ایک درہم اور ایک دانگ کی مزدوری کرلیتا اور ایک ہفتہ اس کے لئے یہ کافی ہوتی۔

ابوعامر بصری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میرے گھر کی ایک دیوار منہدم ہوگئی تھی، میں اسے بنوانے کے ارادہ سے مزدوروں کی تلاش میں نکلا، دیکھا کہ مزدور کی ہیئت میں ایک خوبصورت جوان لڑکا ہے، میں نے ایسا حسین لڑکا پہلے نہ دیکھا تھا، اسکے سامنے ایک زنبیل ہے اور قرآن شریف کی تلاوت کرر ہا ہے، میں نے اس سے کہا: لڑکے کچھ کام کرو گے؟ اس نے جواب دیا کیوں نہیں، کام کیلئے تو پیدا ہی ہوئے ہیں۔ لیکن یہ بات بتاؤ کہ کس قسم کا کام لوگے؟ میں نے کہا: گارے مٹی کا کام کرنا ہوگا۔ کہا بہتر ہے لیکن ایک درہم اور ایک دانگ لونگا اور نماز کے وقت نماز پڑھوں گا۔ میں نے کہا: منظور ہے، چلئے! میں لیکر آیا اور کام میں لگا کر چلا گیا، جب مغرب کا وقت آیا تو آ کر کیا دیکھتا ہوں کہ اس نے دس آدمیوں کے برابر کا کام کیا ہے، میں اسے بجائے ایک درہم اور ایک دانگ کے دو درہم پورے دینے لگا۔ اس نے کہا اے بوعامر میں اس کا کیا کروں گا؟ اور لینے سے صاف انکار کردیا، پھر میں نے ایک درہم اور ایک دانگ دیکر اسے رخصت کردیا۔

دوسرے دن پھر میں اسکی تلاش میں بازار گیا، ہر طرف تلاش کیا لیکن وہ کہیں نہ ملا، میں نے لوگوں سے پوچھا کہ ایک ایسی صورت وشان کا لڑکا جو مزدوری کرتا ہے، کہاں ہے؟ لوگوں نے کہا وہ صرف ہفتہ کے دن مزدوری کرتا ہے۔اب تم اس کو ہفتہ کے دن ہی دیکھو گے، میں نے سوچا کام کو موقوف رکھوں، جب وہ آئے، یہ کام اسی سے لیں گے، جب ہفتہ دن آیا، تو اس کی تلاش میں بازار آیا دیکھا اسی حالت میں موجود ہے، میں اس سے سلام کیا اور کام کیلئے اس سے کہا، اس نے اسی طرح کی شرط لگائی، میں سب قبول کر کے اسے لے آیا اور اسے کام پر لگا دیا اور دور بیٹھ کر دیکھا کہ یہ کس طرح اس قدر جلدی اتنا کام کر لیتا ہے اور میں ایسے موقع پر بیٹھا کہ میں اسکو دیکھوں اور وہ مجھے نہ دیکھ سکے۔

دیکھتا کیا ہوں کہ اس نے ہاتھ میں گارا لیا اور اسے دیوار پر ڈالا، اِس کے بعد اینٹیں ایک دوسرے کے ساتھ مل کر لگتیں گئیں، میں نے اپنی جی میں کہا کہ خدا رسیدہ شخص ہے اور ایسے لوگوں کی اسی طرح اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعانت اور مدد ہوا کرتی ہے، جب اس نے شام کو واپسی کا قصد کیا، تو میں اسے تین درہم دینے لگا اس نے انکار کیا صرف ایک درہم اور ایک دانگ لیکر چلا گیا۔

تیسرے شنبہ کو پھر میں بازار آیا، تو اس جوان کو نہ دیکھا، لوگوں سے اس کا حال پوچھا معلوم ہوا کہ وہ تین دن سے ایک ویرانہ میں بیمار پڑا ہے اور موت اس کے قریب ہے۔ میں نے اس شخص کو کچھ دیا اور کہا کہ بھائی مجھے وہاں لے چل جس جگہ وہ بیمار نوجوان ہے۔ وہ مجھے ایک ویران میں لے گیا دیکھا کہ نہ وہاں در ہے، نہ دروازہ، نہ مسہری، نہ کوئی سامان راحت اسی لق ودق میدان میں بیکس و بے بس، وہ جوان بیہوش پڑا ہے، میں نے جا کر سلام کیا اور دیکھا تو سر کے نیچے ایک اینٹ کا ٹکڑا رکھا ہوا ہے اور

مرنے کے قریب ہو رہا ہے۔ میں نے مکرر پھر سلام کیا تو آنکھ کھولی اور مجھے پہچانا۔ میں نے اس کا سر لیکر اپنی گود میں رکھ دیا لیکن اس نے مجھے اس سے منع کیا اور یہ شعر پڑھے:

یَاصَاحِبِیْ لَاتَغْتَرِرْبِتَنَعُّمِ فَالْعُمُرُ یَنْفُدُ وَالنَّعِیْمُ یَزُوْلُ

وَاِذَاحَمَلْتَ اِلَی الْقُبُوْرِ جَنَازَۃً فَاعْلَمْ بِاَنَّکَ بَعْدَ ھَامَحْمُوْلٌ

یعنی اے میرے دوست خوشی سے دھوکہ نہ کھا کیونکہ عمر جا رہی ہے اور عیش وعشرت بھی رخصت ہو رہا ہے۔ اور جب تو قبرستان میں کوئی جنازہ لے جاوے تو یہ جان لے کہ مجھے بھی ایک دن اسی طرح لے جائیں گے۔

پھر کہا اے ابو عامر! جب میرا طائر روح جسم عنصری سے پرواز کر جائے، تو مجھ کو غسل دینا اور میرے ان ہی کپڑوں میں کفنا دینا، میں نے کہا کیوں نئے کپڑوں میں تجھے نہ کفناؤں؟ کہا مردہ کی بہ نسبت زندہ نئے کپڑوں کا محتاج ہوتا ہے، زندگی تو اسی حالت میں گزار دی، اب نئے نئے کپڑے کیا کریں گے۔ اور اے ابو عامر! اس کو یاد رکھو کہ اگر نئے کپڑے بھی ہوئے تو وہ بھی مٹی ہو جاویں گے، اگر کچھ رہے گا تو نیک عمل رہے گا۔

اور یہ میری زنبیل اور تہبند لو یہ گورکن کو دینا، یہ قرآن اور انگشتری امیر المؤمنین ہارون رشید کے پاس پہنچا دینا، دیکھو یہ خیال رکھنا کہ تم اپنے ہاتھ سے امیر المؤمنین کے ہاتھ میں دینا اور یہ کہنا یہ میرے پاس تمہاری ایک امانت ہے، ایک مسافر مسکین لڑکے نے دی ہے۔

اور امیر المؤمنین سے یہ بھی کہنا کہ دیکھو، بیدار رہو اس غفلت اور دھوکہ میں تمہاری موت نہ آ جائے، یہی باتیں ہو رہی تھیں کہ طائر روح جسدی سے پرواز کر گئی، اس

وقت میں نے جانا کہ یہ خلیفہ کا جگر گوشہ ہے، میں نے اس کی سب وصیتوں کو پورا کیا۔ اور قرآن شریف اور انگشتری لیکر بغداد آیا اور خلیفہ ہارون رشید کے محل کے ارادہ سے نکلا اور ایک بلند مقام پر جو میں جا کر کھڑا ہوا دیکھا کہ عظیم الشان لشکر آرہا ہے، اس میں تخمیناً ایک ہزار سوار ہوں گے، پھر اس کے بعد پے در پے دس دستے آئے اور ہر دستے میں ہزار ہزار سوار تھے، دسویں میں خلیفہ ہارون رشید تھے، میں نے پکارا کہ آپ کو قرابت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم ہے، ذرا ٹھہرو، جب امیر المؤمنین نے مجھ کو دیکھا اور آواز سنی تو ٹھہر گئے ۔میں نے قریب جا کر وہ قرآن شریف اور انگشتری سپرد کی اور جو کچھ اس لڑکے نے پیغام کہا تھا سب پہنچادیا، امیر المؤمنین نے یہ سن کر کچھ دیر سر جھکایا اور آنسو بہائے اور ایک دربان کو اشارہ کیا کہ اس شخص کو اپنے پاس رکھو، جب میں طلب کروں اس وقت میرے پاس لانا۔

ہارون رشید جب اپنی مہم سے لوٹ آئے حکم دیا کہ پردے چھوڑ دو، پردے ڈال دیئے گئے اور خلوت ہوگئی، اس وقت دربان سے کہا کہ اس شخص کو لاؤ اگر چہ وہ میرے غم کو تازہ ہی کریگا۔ دربان نے مجھ سے آکر کہا کہ اے ابو عامر امیر المؤمنین تمہیں بلا رہے ہیں، اور نہایت غمگین ومخزون ہیں، اگر تمہارا ارادہ زیادہ بات کہنے کا ہو تو زیادہ مت کرنا، میں نے کہا اچھا: یہ کہہ کر میں اندر گیا، تو امیر المؤمنین نے کہا: اے ابو عامر! قریب آبیٹھو! میں قریب ہوا بیٹھا اور پوچھا تم میرے لڑکے کو جانتے تھے اور وہ کیا کام کرتا تھا؟ میں نے کہا گارے اینٹ کے کام میں رہتا تھا، پھر پوچھا کیا تم نے بھی اس سے کام لیا ہے؟ میں نے کہا ہاں لیا ہے؟ کہا کہ تم کو اس سے ایسا کام لیتے ہوئے شرم نہ آئی؟ قرابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی تم نے پاس نہ کیا، میں نے کہا امیر المؤمنین خدا کیلئے مجھے معافی دو، میں اس سے واقف نہ تھا۔اسکی وفات کے

وقت مجھے معلوم ہو کہ یہ آپ کا بیٹا اور عالی النسب ہے۔

پھر پوچھا کیا تم نے اسے اپنے ہاتھ سے غسل دیا ہے؟ میں نے عرض کیا: ہاں! خود اپنے ہاتھ سے غسل دیا ہے، کہا ذرا ہاتھ لاؤ اور میرا ہاتھ لیکر اپنے سینے پر رکھ لیا، اور خوب آنسوں کی بہائے۔ اور کہا تم نے کس طرح اس مسافر بے کس، بے بس، سرمایہ حیات کو غسل وکفن دیا، تمہارے دل نے کیسے اس پر مٹی دینا گوارا کیا، یہ کہہ کر پھر بہت سے درناک اشعار پڑھے۔ اور بصرہ جانے کی تیاری کی۔

حاصل کلام یہ امیر المؤمنین مجھے لیکر بصرہ تشریف لے گئے اور اپنے لڑکے کی قبر پر آئے جب قبر کو دیکھا تو بیہوش ہو گئے، جب ہوش میں آئے تو چند اشعار غم وحسرت آمیز پڑھے اور حاضرین اور سب کو رولا دیا۔

ابو عامر کہتے ہیں کہ اس رات جب میں اپنے وظائف سے فارغ ہو کر سویا، دیکھتا کیا ہوں کہ ایک نور کا قبہ ہے اور اس پر ایک نور کا ابر ہے، ناگاہ ابر پھٹا اور اس میں سے وہ لڑکا کہتا ہوا نکلا کہ اے ابو عامر: حق تعالیٰ تم کو جزائے خیر دے، تم نے خوب میری وصیتوں کو پورا کیا، میں نے پوچھا بیٹا (تم پر کیا گذری) اور تمہارا ٹھکانہ کہاں ہوا؟ کہا:

إلى ربٍّ كريم راضٍ غير غضبان، أعطاني مالا عين رأت ولا أذن سمعت ولا خطر قلب بشر، وآلى على نفسه أن لا يخرج عبد من الدنيا مثل خروجي إلا أكرمه مثل كرامتي، فاستقظت فرحاً. ❶

ترجمہ: اپنے پروردگار رحیم وکریم کے پاس ہوں، اور مجھ سے راضی ہے، کچھ ناراض نہیں، اور مجھے ایسی ایسی نعمتیں عطا فرمائی ہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھیں اور نہ کسی کان نے سنی اور نہ کسی کے دل پر ان کا خیال نہیں گزرا اور حق تعالیٰ نے قسم کھا کر فرمایا ہے کہ

❶ فضائل صدقات: ساتویں فصل، ص ۷۵۱ تا ۷۵۷/ روض الریاحین: الحکایة الثامنة عشر، ص: ۶۲ تا ۶۵

جو بندہ دنیا کی نجاستوں سے ایسا نکل آئیگا جیسا کہ تو نکلا ہے، تو اسے ایسی ہی نعمتیں دونگا جیسی تجھے دی ہیں، اس کے بعد جو میری آنکھ کھلی تو دل میں اسکی باتوں اور بشارت سے ایک خوشی و سرور پایا۔

امام ابو حازم رحمہ اللہ کا چالیس سال سے عبادت کا طریقہ

خلیفہ وقت سلیمان بن عبد الملک رحمہ اللہ نے امام ابو حازم رحمہ اللہ سے کہا: اے ابو حازم! کیا بات ہے کہ ہم موت کو برا جانتے ہیں؟ فرمایا: اس لیے کہ تم نے اپنی دنیا کو آباد کیا ہے اور تم آبادی سے ویرانہ کی جانب کوچ کرنا برا جانتے ہو۔ سلیمان نے کہا: تم سچ کہتے ہو، پھر کہا: کاش! مجھے معلوم ہوتا کہ کل میرا خدا کے یہاں کیا حال ہوگا؟ فرمایا: اپنا عمل کتاب اللہ پر پیش کر تجھے اپنا کل حال معلوم ہو جائے گا، اس نے کہا کتاب اللہ میں کہاں ملے گا، فرمایا: اس آیت میں ﴿اِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ﴾ (الإنفطار: ۱۳، ۱۴) ترجمہ: یقین رکھو کہ نیک لوگ یقیناً بڑی نعمتوں میں ہوں گے اور بدکار لوگ ضرور دوزخ میں ہوں گے۔ سلیمان نے کہا: پھر اللہ کی رحمت کہاں گئی؟ فرمایا: قریب ہے محسنین اور نیکوکاروں کے، پھر سلیمان نے کہا: کاش! مجھے یہ معلوم ہوتا کہ اللہ کے سامنے پیشی کس طرح ہوگی؟ فرمایا: نیک لوگ اس طرح پیش ہوں گے جیسے مسافر اپنے گھر آتا ہے، خوش و خرم ہوتا ہے، اور بدکار ایسے پیش ہوگا جیسے کوئی بھاگا ہوا غلام ہو اور اُسے اپنے مولی کے سامنے پکڑ کر لایا جائے، یہ سن کر سلیمان بن عبد الملک رونے لگے اور امام ابو حازم رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ آپ کس طرح نماز پڑھتے ہیں؟ فرمایا: جب وقت نماز کا قریب ہوتا ہے تو جملہ فرائض و سنن کی رعایت کے ساتھ وضو کامل کرتا ہوں، پھر قبلہ کی طرف متوجہ ہو کر بیت اللہ کو سامنے، جنت کو دائیں طرف، جہنم کو بائیں طرف اور پل صراط کو پاؤں کے نیچے اور اللہ سبحانہ

تعالیٰ کو اپنے ہر عمل پر مطلع وخبردار تصور کر کے نماز پڑھتا ہوں اور یہ گمان کرتا ہوں کہ یہ میری آخری نماز ہے، اس کے بعد مجھے نماز پڑھنا میسر نہ ہوگا، پھر تعظیم کے ساتھ تکبیر کہتا ہوں اور تفکر کے ساتھ قرات کرتا ہوں اور ذلت کے ساتھ رکوع اور تواضع کے ساتھ سجدہ اور اتمام کے ساتھ سلام پھیرتا ہوں، پھر اس خوف کے ساتھ اٹھ کھڑا ہوتا ہوں کہ نہ معلوم یہ نماز میری قبول کی جاتی ہے یا میرے منہ پر ماری جاتی ہے، سائل نے ان سے پوچھا: کب سے تم ایسی نماز پڑھ رہے ہو؟ فرمایا: چالیس سال سے، اس نے کہا: وِدِدْتُ لَوْ صَلَّيْتُ فِيْ عُمْرِيْ كُلِّهِ صَلَاةً وَاحِدَةً مِنْ هٰذِهِ الصَّلَاةِ، فَأَكُوْنَ مِنَ الْفَائِزِيْنَ. ❶

ترجمہ: میں چاہتا ہوں کہ کاش! ساری عمر میں ایک نماز ایسی پڑھ لوں تو کامیاب ہو جاؤں۔

ایک شخص کا ذوقِ عبادت اور طویل مجاہدہ

حضرت وہب بن منبہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک شخص کو جو طویل عرصے سے عبادت کر رہا تھا، اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت پیش آئی، اس نے ستر ہفتے تک اُس نے روزے رکھے اور مجاہدہ کیا، ایک ہفتے میں صرف سات چھوارے کھاتا تھا اور شب و روز عبادت کرتا تھا، ستر ہفتے گزرنے کے بعد اس نے اپنی حاجت کے بارے میں دعا کی مگر دعا قبول نہیں ہوئی، اس نے اپنے نفس سے کہا کہ ”مِنْكَ أُتِيْتَ لَوْ كَانَ فِيْكَ خَيْرٌ لَأُعْطِيْتَ حَاجَتَكَ“ اگر تجھ میں کوئی بات ہوتی تو تیری دعا ضرور قبول کی جاتی۔ اسی وقت ایک فرشتہ آیا اور اس نے کہا: اے ابن آدم تیری یہ ساعت ماضی کی تمام عبادتوں سے بہتر ہے، اللہ تعالیٰ نے تیری حاجت پوری کر دی ہے۔ ❷

❶ روض الرياحين: الحكاية الثالثة والأربعون بعد الثلاث مئة، ص ۲۸۴

❷ الزهد لابن حنبل: ص ۸۱، الرقم: ۵۰۱/ذم الهوى: الباب الثالث، ص ۱۴۶

دن ورات میں چھ سو رکعات نوافل پڑھنا

مضارب بن ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ يَرْكَعُ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلِ سِتَّمِائَةِ رَكْعَةٍ،وَيَقُول: لَوْلَا الضَّعْفُ وَالسِّنُّ لَمْ أَطْعَمْ بِالنَّهَارِ.❶

ترجمہ: حسین بن فضل دن ورات میں چھ سو رکعات پڑھتے تھے اور کہتے: اگر ضعف اور بوڑھاپا نہ ہوتا تو میں دن کو کھانا نہ کھاتا (یعنی ہمیشہ روزہ رکھتا)۔

حضرت علی بن عبداللہ رحمہ اللہ کی کثرت سے عبادت وریاضت

امام اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَبَّاسِ يَسْجُدُ كُلَّ يَوْمٍ أَلْفَ سَجْدَةٍ.❷

ترجمہ: علی بن عبداللہ بن عباس ہر روز ایک ہزار سجدے کیا کرتے تھے (یعنی پانچ سو رکعات پڑھتے تھے، یا ایک سجدے سے مراد ایک رکعت ہے کہ ایک ہزار رکعات روزانہ پڑھتے تھے، اللہ رب العزت نے اِن حضرات کے اوقات میں برکت ڈالی تھی، اور اِن کے دلوں کو اپنی محبت سے منور کردیا اور ان کے لئے عبادت سہل کرکے اورانہیں اِس کی حلاوت نصیب کردی تھی۔)

حضرت مرہ ہمدانی رحمہ اللہ روزانہ چھ سو رکعات نوافل پڑھتے تھے

امام عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ مُرَّةُ يُصَلِّى كُلَّ يومٍ سِتَّمِائَةِ رَكْعَةٍ.❸

ترجمہ: مرہ ہر روز چھ سو رکعات نماز پڑھتے تھے۔

❶تاريخ الإسلام :الطبقة التاسعة والعشرون ،ج ۲۱ ص ۱۶۳ ،الرقم: ۲۳۲

❷العبر فی خبر من غبر :سنة ثمان عشرة ومئة ،ج ۱ ص ۱۱۳

❸تاريخ الإسلام :الطبقة التاسعة ،ج ۶ ص ۱۰۴ ،رقم الترجمة: ۱۴۲

یہ بھی منقول ہے کہ یہ اتنا لمبا سجدہ کرتے کہ مٹی اِن کی پیشانی کھا لیتی۔

جب یہ بوڑھے ہوگئے تو ان سے پوچھا گیا کہ کتنی رکعات ابھی باقی ہے؟ (یعنی اب کتنی رکعات پڑھ سکتے ہو،) تو فرمایا: اَلشَّطْرُ خَمْسُوْنَ وَمِائَتَیْ رَکْعَةٍ“ آدھی یعنی دوسو پچاس رکعات۔ ❶

اتنی عبادت کرتے کہ حضرت عطاء بن سائب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رَأَیْتُ مُصَلّٰی مُرَّةَ الْهَمْدَانِیِّ مِثْلَ مَبْرَکِ الْبَعِیرِ. ❷

ترجمہ: میں نے مرہ ہمدانی کے مصلے کو دیکھا ایسا تھا جیسا کہ اونٹ بیٹھنے کی جگہ ہو۔

ساری رات عبادت میں قیامت اور آہ وزاری

عمرو بن عتبہ بن فرقد سُلمی رحمہ اللہ رات کو اپنے گھوڑے پر نکلتے اور قبرستان پر کھڑے ہوکر کہتے:

یَاأَهْلَ الْقُبُورِ قَدْ طُوِیَتِ الصُّحُفُ، وَقَدْ رُفِعَتِ الْأَعْمَالُ، ثُمَّ یَبْکِی وَیَصُفُّ قَدَمَیْهِ حَتّٰی یُصْبِحَ فَیَرْجِعُ فَیَشْهَدُ صَلَاةَ الصُّبْحِ. ❸

ترجمہ: اے قبر والو! یقیناً تمھارے صحیفے لپیٹ دیے گئے اور اعمال اٹھا لیے گئے، پھر رونے لگ جاتے اور اپنے قدموں پر (نماز کے لیے) کھڑے ہوجاتے حتیٰ کہ صبح ہوجاتی پھر صبح کی نماز میں حاضر ہوتے۔

حضرت عراک بن مالک کی کثرتِ عبادت

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَا أَعْلَمُ أَحَدًا أَکْثَرَ صَلَاةً مِنْ عِرَاکِ بْنِ مَالِکٍ وَذٰلِکَ أَنَّهُ یَرْکَعُ فِی

❶ الثقات للعجلی: باب المیم، ج ۱ ص ۴۲۴، الرقم: ۱۵۵۵

❷ تاریخ الاسلام: الطبقة التاسعة، ج ۶ ص ۱۰۴، رقم الترجمة: ۱۴۲

❸ تاریخ الإسلام: الطبقة الثامنة، ج ۵ ص ۲۹۳، رقم الترجمة: ۲۲۵

كُلِّ عَشْرٍ وَيَسْجُدُ.❶

ترجمہ: میں نے عراک بن مالک سے زیادہ نماز پڑھنے والا کسی کو نہیں جانتا، وہ اس لیے کہ یہ ہر دس آیات میں رکوع اور سجدہ کرتے ہیں۔

چالیس سال سے عشاء کے وضو سے فجر کی نماز

حضرت عاصم بن علی رحمہ اللہ حضرت یزید بن ہارون رحمہ اللہ کے متعلق فرماتے ہیں:

فأما يزيد فكان إذا صلى العتمة لا يزال قائمًا حتى يصلي الغداة بذلك الوضوء نيفاوأربعين سنة.❷

ترجمہ: یزید بن ہارون رحمہ اللہ عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد ساری رات قیام اللیل میں گزارتے تھے، یہاں تک کہ صبح کی نماز اسی وضو سے تقریباً چالیس سال سے زائد عرصے تک پڑھی۔

امام اوزاعی رحمہ اللہ کی عبادت وریاضت

امام ضمرہ بن ربیعہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حَجَجْنَا مَعَ الْأَوْزَاعِيِّ سَنَةَ خَمْسِيْنَ وَمائَةٍ،فَمَا رَأَيْتُهُ مُضْطَجِعاً فِي لُمَحْمِلِ فِي لِيْلٍ وَلاَ نَهَارٍ قَطُّ، كَانَ يُصَلِّي،فَإِذَا غَلَبَهُ النَّوْمُ،اِسْتَنَدَ إِلَى الْقَتْبِ.❸

ترجمہ: ہم نے اوزاعی کیساتھ سن ۱۵۰ ہجری میں حج کیا، پس میں نے ان کو دن میں اور نہ ہی رات میں کجاوے میں ٹیک لگا کر نہیں دیکھا، یہ نماز پڑھتے ہی رہتے تھے، جب ان پر نیند غالب ہوتی تو ایک ستون سے ٹیک لگا لیتے۔

❶تاريخ مدينةدمشق: حرف العين ،ترجمة: عراک بن مالک، ج۴۰ ص ۱۷۱ ،رقم الترجمة: ۴۶۷۶

❷تاريخ بغداد: ترجمة: يزيد بن هارون بن زاذي، ج۱۴ ص ۳۴۳ رقم الترجمة: ۷۶۶۱

❸تاريخ مدينةدمشق: حرف العين ،ترجمة: عبد الرحمن بن عمرو الأوزاعي ، ج۳۵ ص ۱۹۵ ،رقم الترجمة: ۳۹۰۷

عبادت کے دوران ایسی کیفیت کہ قیمتی گھوڑے کی چوری ہونے کی پرواہ نہیں

حضرت ربیع بن خثیم رحمہ اللہ ایک دن نماز پڑھ رہے تھے اور آپ کا گھوڑا آپ کے سامنے بندھا ہوا تھا، چور آیا اور آپ کے گھوڑے کو کھول کر اس پر سوار ہوا کہ چلا گیا، لیکن آپ نے نماز نہ توڑی اور گھوڑا بیس ہزار درہم کا تھا، لوگ آپ کے پاس آئے اور ملامت کرنے لگے اور کہنے لگے: یہ کس قدر کوتاہی ہے کہ چور کو گھوڑا لے جاتے ہوئے دیکھ رہے ہو اور خاموش ہو، اس وقت نماز توڑ کے گھوڑا لے لیتے، پھر نماز پڑھ لیتے، نماز تو بعد میں بھی ہو جاتی ہے، آپ نے فرمایا:

یاقوم کنت فیماھو أھمّ عليّ، أوقال: أحبّ إِلىَّ من الفرس ومن مئة ألف فرس. ❶

ترجمہ: اے لوگو! میں ایک نہایت ضروری کام میں مشغول تھا اور وہ ایسا کام تھا جو گھوڑے سے زیادہ پسندیدہ کام تھا بلکہ لاکھ گھوڑں سے بھی زیادہ محبوب تھا۔

عبادت میں کیسا ذوق وشوق ہے کہ فرمارہے ہیں مجھے عبادت ایک لاکھ گھوڑوں سے زیادہ محبوب ہے، بیس ہزار درہم کا گھوڑا ہے، لیکن اس کے لئے نماز نہیں توڑی، اللہ رب العزت کے ساتھ کیسا تعلق تھا۔

تہجد کے لئے خوبصورت لباس اور خوشبو کا اہتمام کرنے والے

حضرت یزید بن خنیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے عبدالعزیز بن ابی رواد رحمہ اللہ کو حضرت مغیرہ بن حکیم الصنعانی رحمہ اللہ کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا:

إِذَا أَرَادَ أَنْ يَقُومَ لِلتَّهَجُّدِ لَبِسَ مِنْ أَحْسَنِ ثِيَابِهِ وَيَتَنَاوَلُ مِنْ طِيبِ أَهْلِهِ وَكَانَ مِنَ الْمُتَهَجِّدِينَ. ❷

---

❶ روض الریاحین :الحکایة الثانیة والثمانون بعدالأربع مئة، ص ۳۸۴

❷ حلیة الأولیاء: ترجمة:عبد العزیز بن أبي راود، ج۸ ص ۱۹۵

جب وہ تہجد کے لئے کھڑے ہوتے تو اپنے کپڑوں میں سب سے اچھے کپڑے زیب تن کرتے اور اپنے گھر والوں کو خوشبو بھی لگاتے تھے اور اہل تہجد میں ان کا ایک خاص مقام ہے۔

حورِ عین کا مہر تہجد کی نماز ہے

امام ازہر بن مغیث رحمہ اللہ تہجد گزار بزرگ تھے، انہوں نے خواب میں ایک عورت دیکھی جو دنیا کی عام عورتوں سے مختلف تھی، کہتے ہیں کہ میں نے اس پوچھا: اے عورت تو کون ہے؟ اس نے جواب دیا: میں حور ہوں، میں نے کہا: مجھ سے نکاح کر لے، اس نے کہا: میرے مالک کے پاس نکاح کیلئے پیغام بھیجو اور میرا مہر ادا کرو، میں نے اسکا مہر دریافت کیا، حور نے بتلایا کہ "طُوْلُ التَّهَجُّدِ" تہجد میں طویل قیام کرنا۔ ❶

عمر بن منکدر رحمہ اللہ کا تہجد کا اہتمام

عمر بن منکدر رحمہ اللہ پوری رات روتے ہوئے گزارتے، انکی ریاضت ومشقت انکی ماں پر گراں گزرتی تھی، (یعنی عبادت وریاضت میں اتنی تکلیف اٹھاتے تھے کہ والدہ کو اِن پر خوب ترس آتا تھا) تو ماں نے انکے بھائی محمد بن منکدر سے کہا: عمر جو کر رہے ہیں انکی یہ مشقت مجھ پر گراں گزرتی ہے، آپ اس بارے میں ان سے بات کریں، انکے بھائی کیساتھ امام ابو حازم رحمہ اللہ نے بھی جا کر عمر بن منکدر رحمہ اللہ سے کہا: آپ کی یہ مشقت ماں پر گراں گزرتی ہے، تو انہوں نے کہا:

فكيف أصنع؟إن الليل إذا دخل عليَّ هالني فأستفتح القرآن وما تنقضي نهمتي فيه. ❷

❶ إحياء علوم الدين: كتاب ترتيب الأوراد وتفصيل إحياء الليل، ج ١ ص ٣٥٦

❷ صفة الصفوة: ذكر المصطفين من طبقات أهل المدينة من التابعين ومن بعدهم، ج ١ ص ٣٨٠، الرقم: ١٨٠

ترجمہ: میں کیا کروں؟ جب رات آتی ہے مجھے خوف و ہراس میں ڈال لیتی ہے، پس میں قرآن مجید شروع کرتا ہوں اور رات گزر جاتی ہے میری حاجت وخواہش پوری نہیں ہوتی۔ (یعنی جس طرح عبادت کرنی چاہیے اس طرح مجھ سے نہیں ہوتی۔)

نئے مالک کے ہاں تہجد کا اہتمام نہ ہونے پر باندی کا سابقہ آقا کی طرف لوٹنا

حسن بن صالح رحمہ اللہ کی ایک باندی تھی جسکو انہوں نے کسی شخص کے ہاتھ فروخت کردیا تھا، وہ لے کر چلا گیا۔ رات کے درمیان وہ باندی اٹھی اور کہنے لگی: اے گھر والو: نماز کے لیے کھڑے ہوجاؤ، گھر والوں نے کہا: کیا صبح ہوگئی؟ اس نے کہا کہ کیا تم لوگ فرائض کے سواء اور نماز نہیں پڑھتے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں، ہم سوائے فرض کے (نوافل تہجد وغیرہ) ادا نہیں کرتے۔ یہ باندی حسن بن صالح رحمہ اللہ کے پاس واپس آئی اور کہنے لگی: اے میرے مولا! آپ نے مجھے ایسے لوگوں کے ہاتھ بیچا ہے جو تمام رات سوتے ہیں، مجھے اندیشہ ہے کہ ان کے آرام کو دیکھ کر میری ہمت پست نہ ہوجائے، اس لیے آپ مجھے واپس لے لیجیے، چنانچہ حسن رحمہ اللہ نے ان لوگوں سے باندی کو واپس لے لیا۔ ❶

عامر بن عبداللہ بن زبیر رحمہ اللہ کی عبادت وریاضت

مالک بن انس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عامر بن عبداللہ بن زبیر رحمہ اللہ مسجد نبوی میں عشاء کی نماز پڑھ کر گھر تشریف لے جانے کا ارادہ فرماتے تو کسی دعا کا خیال پیش آجاتا تو "**فيرفع يديه فما يزال كذلك حتى ينادى بالصبح فيرجع إلى المسجد فيصلى الصبح بوضوء العتمة**" ادھر ہی ہاتھ اٹھا لیتے اور صبح کی اذان تک دعا فرماتے، پھر مسجد لوٹ کر عشاء کی وضو سے صبح کی نماز پڑھ لیتے تھے۔ ❷

❶ إحياء علوم الدين: كتاب ترتيب الأوراد وتفصيل إحياء الليل، ج ١ ص ٣٥٥

❷ صفة الصفوة: ذكر المصطفين من طبقات أهل المدينة من التابعين ومن بعدهم، ج ١ ص ٣٧٣، الرقم: ١٧٤

چالیس سال سے رات بستر پر آرام نہیں کیا

ابوبکر محمد بن عمور رحمہ اللہ کی بیوی کہتی ہے کہ ”ما اضطجع أبو بکر علی فراشہ منذ أربعین سنۃ باللیل“ چالیس سال سے ابوبکر نے رات میں اپنے بستر پر آرام نہیں کیا۔ ❶

دن ورات میں ایک ہزار نوافل پڑھتا

یحی بن مسکین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ما رأیت أحدا قط أکثر رکوعا وسجودا من مصعب بن ثابت کان یصلی فی کل یوم ولیلۃ آلف رکعۃ ویصوم الدھر.

ترجمہ: میں نے مصعب بن ثابت رحمہ اللہ سے زیادہ کسی کو رکوع وسجدہ کرنے والا نہیں دیکھا، آپ دن ورات میں ایک ہزار نوافل ادا کرتے اور ہمیشہ روزے رکھتے۔

زبیر بن بکار فرماتے ہیں کہ:

کان مصعب بن ثابت من اعبد أھل زمانہ صام خمسین سنۃ. ❷

ترجمہ: مصعب بن ثابت رحمہ اللہ اپنے زمانے کے عبادت گزار بندوں میں سے تھے، انہوں پچاس سال روزے رکھے۔

حضرت فضیل بن ریاض رحمہ اللہ کا ذوقِ عبادت

حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کے لیے مسجد میں ایک چٹائی بچھائی جاتی، آپ رات

❶ صفۃ الصفوۃ: ذکر المصطفین من طبقات أھل المدینۃ من التابعین ومن بعدھم، ج ۱ ص ۳۷۴، الرقم: ۱۷۵

❷ صفۃ الصفوۃ: ذکر المصطفین من طبقات أھل المدینۃ من التابعین ومن بعدھم، ج ۱ ص ۳۹۵، الرقم: ۱۸۸

کے اول حصہ میں نماز پڑھتے، پھر جب نیند کا غلبہ ہوتا تو اس بوریے پر کچھ دیر آرام فرماتے اور پھر نماز کے لیے کھڑے ہوجاتے، پھر غلبہ ہوتا تو لیٹ جاتے، پھر کھڑے ہوجاتے اور صبح تک یہی عمل فرماتے۔ ❶

تہجد کے چھوٹنے پر بستر پر نہ سونے کی قسم کھانا

ایک بزرگ سفر سے واپس تشریف لائے، گھر والوں نے ان کے آرام کے لیے بستر بچھادیا، وہ سوگئے، اس قدر نیند آئی کہ رات کی عبادت فوت ہوگئی "فَحَلَفَ أَنْ لَّا يَنَامَ بَعْدَهَا عَلَى فِرَاشٍ أَبَدًا" انہوں نے قسم کھائی کہ آئندہ کبھی بستر پر نہیں سوؤں گا۔ ❷

ایک غلام کا ذوق عبادت

کسی شخص نے ایک غلام خریدا تھا، تو اس غلام نے اپنے آقا سے تین شرطیں طے کیں، پہلی یہ کہ جب نماز کا وقت آئے تو آپ مجھے نہ روکیں گے۔ دوسری یہ کہ آپ مجھ سے صرف دن میں خدمت لے سکیں گے مگر رات کو مجھ پر یہ پابندی نہ ہوگی۔ تیسرے یہ کہ میرے رہنے کے لئے کوئی ایسا کمرہ عنایت فرمائیں گے جو میرا پسندیدہ ہو اور دوسرے شخص کو اس میں آنے کی اجازت نہ ہوگی۔

چنانچہ آقا نے غلام کی تینوں شرطیں منظور کرلیں اور غلام کو حکم دیا کہ اپنے رہنے کے لئے محل سرائے میں حسبِ دل خواہ کمرہ پسند کرلے، جس میں ایک سے ایک بہتر ساز و سامان کے ساتھ آراستہ تھا۔ پس غلام نے تمام کمروں کو دیکھ بھال کر اپنے لئے ایک ویران کمرہ پسند کیا جو بغیر چھت کے تھا، اس پر آقا نے دریافت کیا کہ آخر تم نے یہ

---

❶ صفة الصفوة: ذكر المصطفين من طبقات أهل مكة من التابعين ومن بعدهم، ج ۱ ص ۴۲۸، الرقم: ۲۱۸

❷ إحياء علوم الدين: كتاب ترتيب الأوراد وتفصيل إحياء الليل، ج ۱ ص ۳۵۵

ویران کمرہ کیوں پسند کیا؟ کمرے تو اور بھی بہت ہیں، اپنے آقا سے یہ بات سن کر غلام نے جواب دیا کہ میرے آقا! شاید آپ کو معلوم نہیں کہ ویران جگہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے آباد ہو جاتی ہے۔

اس کے بعد اس غلام نے اس ویران کمرہ میں رات کو رہنا شروع کر دیا اور یہ بات پہلے ہی طے ہو چکی تھی کہ رات کو غلام آزاد رہے گا، جب غلام کو اپنے پسندیدہ آزاد کمرہ میں رہتے ہوئے کچھ عرصہ گزر گیا، تو اس کے آقا نے ایک دن رات کو بزم احباب منعقد کی اور نصف شب کے بعد جب دوست احباب رخصت ہو گئے، تو مالک مکان چہل قدمی کرتا ہوا غلام کے کمرہ کی جانب جا نکلا، تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک نورانی قندیل نے اوپر سے آ کر کمرہ کی خالی چھت کو گھیر رکھا ہے اور غلام سجدہ میں پڑا ہوا اپنے رب سے دعا اور مناجات میں مصروف ہے کہ: میرے پروردگار! دن کو تو نے میرے آقا کی خدمت میرے ذمہ واجب کر دی ہے، اگر یہ خدمت میرے ذمہ نہ ہوتی تو میں رات دن تیری عبادت میں مشغول رہتا، لہذا تو میرا عذر قبول فرما۔

اس کا مالک تعجب کے ساتھ صبح صادق تک اس عجیب منظر کو دیکھتا رہا، چنانچہ صبح ہوتے ہی وہ نورانی قندیل آسمان پر چلی گئی اور چھت بند ہو گئی۔ مالک نے اپنی بیوی سے اس کا تذکرہ کیا اور دوسرے روز وہ مالک اور اس کی بیوی دونوں اس منظر کو دیکھنے گئے، تو اس شب میں بعینہ وہی منظر دیکھا جو پہلی شب میں مالک دیکھ چکا تھا۔

صبح ان دونوں نے غلام کو بلا کر کہا کہ: تو اللہ کے واسطے آزاد ہے تاکہ اپنی خواہش کے مطابق رات دن اللہ کی عبادت میں مشغول رہ سکے، جس سے تو معذرت کرتا رہتا ہے۔ اس کے ساتھ اس مالک اور اس کی بیوی نے غلام سے اس کی ان کرامتوں کا ذکر کیا جو رات کو وہ دونوں دیکھ چکے تھے۔

بس اب کیا تھا جب غلام کو معلوم ہوا کہ ان پر اس کا پردہ فاش ہو گیا ہے تو اس نے اسی وقت دربارِ الٰہی میں ہاتھ اٹھا کر دعا کی: اے میرے پروردگار! میں نے تجھ سے دعا کی تھی کہ میرا راز کسی پر نہ کھولو، مگر اب جبکہ میرا بھید دوسروں پر ظاہر ہو گیا جس کو میں مخفی رکھنا چاہتا تھا تو مجھ کو اپنے پاس بلا لے۔

چنانچہ اسی حالت میں اس کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی اور وہ واصل بحق ہو گیا، اللہ تعالیٰ اِن کی مغفرت فرمائے۔ (آمین) ❶

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ کا کثرت سے عبادت وریاضت

علامہ ابن رجب حنبلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آپ علومِ سلوک تصوف اور ان اشارات ودقائق کے عالم تھے، آپ بڑے عبادت گزار، شب بیدار، تہجد گزار، انتہائی لمبی نمازیں پڑھنے والے ذاکر وشاغل، رب کے آگے آہ زاری کرنے والے، رب سے محبت اور اس کے حضور توبہ وانابت کرنے والے، اس کے آگے عجز ونیاز احتیاط و افتقار کرنے والے، اور نہایت عبادت کرنے کے بعد بھی اس کے آگے عاجز وانکساری کرنے والے تھے، میں نے کسی کو آپ جیسی عبادت کرتے نہیں دیکھا، اپنی قید کے زمانہ میں آپ فکر وتدبر کے ساتھ قرآن کی تلاوت میں مشغول رہتے تھے۔

چنانچہ اس کی برکت سے آپ پر خیر کثیر کے دروازے کھلے اور آپ کو ذوقِ صحیح کا عظیم حصہ نصیب ہوا، اور اس سبب سے آپ اہلِ معارف کے علوم پر کلام کرنے پر اور ان کے دقائق وغوامض میں داخل ہونے پر بھرپور قدرت رکھتے تھے۔ آپ کی تصانیف ان تذکروں سے بھری پڑیں ہیں۔ ❷

---

❶ حکایتوں کا گلدستہ: ص ۴۶ تا ۴۸

❷ ذیل طبقات الحنابلة: ترجمة: شمس الدین أبو عبداللّٰہ بن قیم الجوزیة، ج۵ ص ۱۷۳

اکابر علمائے دیوبند کی شب بیداری اور ذوقِ عبادت

حضرت حاجی امداد اللہ رحمہ اللہ کا ذوقِ عبادت

حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمہ اللہ کو نسبت صلوٰتیہ حاصل تھی۔ ہر وقت نماز ہی کی لگن دل میں رہتی تھی۔ ایک مرتبہ حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اگر قیامت کے دن اللہ تعالی نے مجھ سے یہ سوال کیا کہ امداد اللہ مانگ کیا مانگتا ہے تو میں اللہ تعالیٰ سے یہی کہوں گا کہ مجھے آپ عرش کے نیچے ایک گز جگہ مصلے کے لیے عنایت فرمادیں تاکہ میں وہاں پر نماز پڑھتا رہوں۔

حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ کو نسبت صلوٰتیہ حاصل ہوگئی تھی اس نسبت کی وجہ سے ان کے قلب میں نماز کا ذوق پیدا ہوگیا تھا۔ اس لیے ان کے سامنے جنت اور جنت کے محلات اور اس کی حوریں سب ہیچ تھیں۔ بس قلب میں ہر وقت نماز ہی کا فکر رہتا تھا، اس کا مطلب یہ نہیں کہ دیگر اعمال کا ذوق نہیں تھا بلکہ ہر عمل خیر کا ذوق تھا۔ البتہ سب اعمال میں جس کا غلبہ تھا وہ نسبت صلوٰتیہ کا تھا۔

اسی لیے حدیث شریف میں فرمایا گیا ہے کہ سات قسم کے لوگ ایسے ہوں گے جو قیامت کے دن عرش کے سائے کے نیچے ہوں گے، ان میں دو قسم کے یہ لوگ بھی ہیں۔ پہلا وہ شخص جو اللہ ہی کے لیے کسی سے محبت کرتا ہے اور انہیں کے لیے کسی سے بغض رکھتا ہے اور دوسرا وہ شخص جس کا دل مسجد میں انکا رہتا ہے۔

یعنی جب مسجد سے نماز پڑھ کر آتا ہے تو انتظار کرتا رہتا ہے کب اذان ہو اور میں نماز کے لیے اللہ کے دربار میں حاضر ہو جاؤں اور یہ دولت اسی شخص کو ملتی ہے جس کے اندر نماز کی نسبت پیدا ہو جاتی ہے۔ ❶

❶ مجالس حکیم الاسلام: مجلس نمبر ۳۳، ج ۲ ص ۱۴۶، ۱۴۷

فائدہ: آدمی کو جس چیز سے محبت ہو جاتی ہے اسی سے دل لگی ہو جاتی ہے۔نماز اللہ تبارک وتعالی کے قرب ،محبت اور رحمت کے حصول کا اہم ذریعہ ہے ۔اس لیے حضرات اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالی کو اس سے بڑا لگاؤ ہو جاتا ہے اور نماز میں ہی چین اور سکون ملتا ہے۔ہمیں بھی چاہیے کہ اپنے اندر نماز کی محبت اور لگن پیدکریں اور یہ اسی وقت ہوسکتا ہے جب تمام نمازوں کومکمل پابندی کی جائے۔

علامہ قاسم نانوتوی رحمہ اللہ کا ذوقِ عبادت

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمہ اللہ کا دستور تھا کہ عشاء کے بعد دودھ استعمال فرماتے تھے، چنانچہ جوں ہی آپ تشریف لاتے اہلیہ محترمہ دودھ کا پیالہ لے کر حاضر ہوتیں ،مگر آپ ذوق عبادت میں نوافل کی نیت باندھ لیتے اور رات بھر اسی طرح عبادت میں گزار دیتے ،اہلیہ محترمہ کا بیان ہے کہ کبھی کبھی ایسا ہوتا کہ حضرت نے نوافل میں پوری شب گزار دی اور میں بھی پوری شب پیالہ لئے کھڑی کی کھڑی رہ گئی، اللہ اللہ بیوی ہوتو ایسی آج اس کا تصور کرنا بھی مشکل ہے، ہمارے اسلاف نے جہاں اوروں پر اثر ڈالا وہاں سب سے زیادہ اپنی بیوی ہی پر اثر ڈالا ،خود حضرت نانوتوی رحمہ اللہ ہی کی اہلیہ محترمہ کا واقعہ نقل کیا ہے کہ:

اذان کی ''حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ'' پر کام کو چھوڑ کر اس طرح اٹھ جاتی تھیں کہ گویا اس کام سے کبھی کوئی واسطہ ہی نہ تھا، بالکل ہر چیز سے بے گانہ بن جاتیں۔

فائدہ: کاش مسلمانوں کی تمام عورتوں میں دین کا یہی شغف پیدا ہو جاتا پھر مسلمانوں کے اعمال و اخلاق میں دیکھتے ہی دیکھتے ایک انقلاب عظیم پیدا ہو جاتا اور پوری مسلمان دنیا سنور جاتی۔ (۱)

---

(۱) ماہنامہ دار العلوم نومبر ۱۹۵۵ء، ص ۱۲

علامہ رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ کا ذوقِ عبادت وتلاوت

آپ بیتی میں حضرت گنگوہی قدس سرہ کے مجاہدات میں یہ لکھا گیا ہے کہ ریاضت ومجاہدہ کی یہ حالت تھی کہ دیکھنے والوں کو رحم آتا اور ترس کھایا کرتے تھے۔

چنانچہ اس پیرانہ سالی میں جبکہ آپ ستر سال کی عمر سے متجاوز ہو گئے تھے، کثرت عبادت کا یہ عالم تھا کہ دن بھر کا روزہ اور بعد مغرب چھ کی جگہ بیس رکعت صلوۃ الاوابین پڑھا کرتے تھے، جس میں تخمیناً دو پارے قرآن مجید سے کم تلاوت نہ ہوتی تھی۔ پھر اس کے ساتھ رکوع، سجدہ اتنا طویل کہ دیکھنے والوں کا سہو کا گمان ہوتا، نماز سے فارغ ہو کر مکان تک جانے اور کھانا کھانے کے لیے مکان پر ٹھہرنے کی مدت میں کئی پارے کلام مجید ختم کرتے تھے۔ پھر تھوڑی دیر بعد نماز عشاء اور صلوۃ التراویح جس میں گھنٹے سوا گھنٹے سے کم خرچ نہ ہوا تھا، تراویح سے فارغ ہو کر ساڑھے دس گیارہ بجے آرام فرماتے اور دو اڑھائی بجے خود ہی اُٹھ کھڑے ہوتے تھے بلکہ بعض دفعہ خدام نے ایک ہی بجے آپ کو وضو کرتے پایا۔ اس وقت اُٹھ کر اڑھائی تین گھنٹے تک تہجد میں مشغولیت رہتی تھی ۔بعض مرتبہ سحری کھانے کے لیے کسی خادم کو پانچ بجے جانے کا اتفاق ہوا تو آپ کو نماز ہی میں مشغول پایا۔ صلوۃ فجر کے بعد آٹھ ساڑھے آٹھ بجے تک وظائف اور مراقبہ وملاحظہ میں مصروفیت رہتی ، پھر اشراق پڑھتے اور چند ساعت استراحت فرماتے۔ اتنے میں ڈاک آجاتی تو خطوط کے جوابات اور فتاویٰ لکھواتے اور چاشت کی نماز سے فارغ ہو کر قیلولہ فرماتے تھے۔

ظہر کے بعد حجرہ شریفہ بند ہو جاتا اور تاعصر کلام اللہ کی تلاوت میں مشغول رہتے تھے، باوجود یہ کہ اس رمضان میں جس کا مجاہدہ لکھا گیا ہے پیرانہ سالی ونقاہت کے ساتھ وجع الورک کی تکلیف شدید کا یہ عالم تھا کہ استنجا گاہ سے حجرہ تک تشریف لانے میں حالانکہ

پندرہ سولہ قدم کا فاصلہ ہے مگر راہ میں بیٹھنے کی نوبت آتی تھی۔اس حالت پر فرائض تو فرائض نوافل بھی کبھی بیٹھ کر نہیں پڑھے۔

بارہا خدام نے عرض کیا کہ آج بیٹھ کر ادا فرماویں تو مناسب ہے، مگر آپ کا جواب یہی تھا ''نہیں جی یہ کم ہمتی کی بات ہے'' اللہ دے ہمت۔آخر ''اَفَلَا اَکُوْنَ عَبْداً شَکُوْراً'' کے قائل کی نیابت کوئی سہل نہ تھی جو اس ہمت کے بغیر حاصل ہو جاتی۔

یوں تو ماہِ رمضان المبارک میں آپ کی ہر عبادت میں بڑھوتری ہو جاتی تھی، مگر تلاوت کلام اللہ کا شغل خصوصیت کے ساتھ اس درجہ بڑھتا تھا کہ مکان تک آنے جانے میں کوئی بات نہ فرماتے تھے۔نمازوں میں اور نمازوں کے بعد تخمیناً نصف ختم قرآن مجید آپ کا یومیہ معمول قرار پایا تھا۔ ❶

مولانا عبدالرحمٰن خورجوی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں گنگوہ حاضر ہوا، رمضان کا مہینہ تھا اور تراویح میں ختم قرآن مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ ہی سنایا کرتے تھے، ایک شب آپ نے تراویح شروع کی، میں بھی جماعت میں شریک تھا، قرآن مجید پڑھتے پڑھتے آپ اس مقام پر پہنچے جہاں خوف وخشیت دلایا گیا تھا، جماعت میں سب پر اس قرأت کا اتنا اثر ہوا کہ کوئی رو رہا ہے، کسی کے بدن پر لرزہ طاری ہے، کوئی بے قرار اور کانپ رہا ہے، اس رکوع کے بعد جب آپ نے دوسرا رکوع شروع کیا جسمیں رحمت الٰہی کا بیان تھا تو اسوقت دفعتاً تمام جماعت پر سرور طاری ہو گیا، یہاں تک کہ بعض مقتدی ہنسی ضبط نہ کر سکے اور قہقہہ جاری ہو گیا۔ ❷

حضرت مولانا عاشق الٰہی میرٹھی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت اقدس مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ حجرہ شریفہ میں تلاوت قرآن میں مشغول تھے، آپ

❶ آپ بیتی: آپ بیتی نمبر۶ فصل نمبر۸، حضرت مولانا گنگوہی رحمہ اللہ کے مجاہدات: ج۲ص ۱۰۶

❷ تذکرۃ الرشید: ج۲ص ۱۹۸

کے خادم مولانا محمد یحیی صاحب پیچھے بیٹھے ہوئے تھے، میں بھی دبے پاؤں اس طرح خاموشی سے جا کر بیٹھا کہ حضرت نے آہٹ بھی نہ سنی، تھوڑی دیر میں مولانا محمد یحیی صاحب کسی ضرورت سے باہر تشریف لے گئے اور میں تنہا بیٹھا رہ گیا اور رفتہ رفتہ یہ نوبت پہنچی کہ آپ کا سارا جسم کانپنے لگا، بے اختیار آنسو بہنے لگے، آواز رک گئی، ہر چند آپ پڑھنا چاہتے مگر گریہ کا غلبہ حلق کو پکڑ لیتا تھا، اللہ گواہ ہے کہ خوف کی جو حالت اس وقت حضرت پر طاری تھی شاید وہ حالت اس کمزور اور ضعیف القلب شخص پر بھی طاری نہ ہوگی جو کسی خونخوار شیر کے سامنے پڑا ہو، اور جو خشیت آپ پر مسلط تھی غالباً کسی طاقتور اور ظالم و جابر دشمن بادشاہ کے سامنے کسی زبردست خطا کار غلام پر بھی ظاہر نہیں ہوگی۔ آپ کی اس حالت پر اتفاقیہ اور عمر بھر میں پہلی بار میری نظر پڑی تھی، میں اب تک بھی نہیں جانتا کہ آپ کس بات سے ڈرتے تھے اور کیوں کانپ رہے تھے؟ یہی قرآن مجید جس کو اول سے آخر تک مسلمان پڑھا کرتے ہیں، حضرت بھی پڑھ رہے تھے لیکن خدا جانے وہ مضمون کونسا اور کہاں ہے جس سے ایسا خوف یا خشیت پیدا ہو جاتی ہے؟ میں حضرت کا یہ حال دیکھ کر تھرا اٹھا اور کمال الحاح اور اخلاص کے ساتھ دعا مانگتا رہا کہ یا اللہ! کسی طرح مولانا محمد یحیی جلد آ جائیں، دعا دل سے نکلی تھی اس لئے فوراً قبول ہوگئی، شاید چند ہی لمحے گذرے ہوں گے کہ مولانا محمد یحیی صاحب جنہیں حجرہ میں ہر وقت آنے جانے کی اجازت تھی آ گئے، ادھر انہوں نے چوکھٹ پر قدم رکھا ادھر حضرت اس حالت کو ضبط فرما کر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔ ❶

حضرت شیخ الہند کی عبادت و ریاضت اور طویلِ قیام

رمضان المبارک میں حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب کی خاص حالت ہوتی

❶ تذکرۃ الرشید: ج ۲ ص ۱۹۲، ۱۹۳

تھی اور دن رات عبادتِ خداوندی کے سوا کوئی کام ہی نہ ہوتا۔ رات کا اکثر حصہ بلکہ تمام رات قرآن مجید سننے میں گزارتے۔ ایک مرتبہ تقلیل طعام، قلتِ منام اور پھر طولِ قیام سے رمضان المبارک میں نہایت ضعف ہوگیا۔ پاؤں کا ورم بہت زیادہ ہو گیا مگر قلبی شوق چین نہ لینے دیتا تھا۔ کثیر مقدار میں قرآن مجید سننے کے لئے مستعد تھے، آخر لاچار ہو کر مکان میں سے عورتوں نے مولوی حافظ کفایت اللہ صاحب سے کہلا بھیجا کہ آج کسی بہانہ سے قلیل مقدار قرآن پڑھنے پر بس کر دو۔ مولوی صاحب نے تھوڑا سا پڑھ کر اپنی طبیعت کی گرانی کا عذر کیا۔ حضرت کو دوسروں کی راحت کا بہت خیال رہتا تھا خوشی سے منظور کرلیا، اندر حافظ صاحب لیٹ گئے اور باہر حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ مگر تھوڑی دیر بعد وہ دیکھتے ہیں کہ:

''کوئی شخص آہستہ آہستہ پاؤں دبا رہا ہے''

انھوں نے ہوشیار ہو کر جب دیکھا کہ حضرت مولانا ہیں تو اُن کی حیرت وندامت کا کچھ ٹھکانہ نہ رہا وہ اُٹھ کر کھڑے ہو گئے اور حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ فرمانے لگے کہ:

''نہیں بھائی کیا حرج ہے تمھاری طبیعت اچھی نہیں ذرا راحت آ جائے گی''۔ ❶

علامہ خلیل احمد سہارنپوری رحمہ اللہ کا ذوقِ عبادت اور شب بیداری

ایک واقعہ بروایت مولانا منفعت علی صاحب نے بیان فرمایا کہ سخت ترین گرمی اور لو کا زمانہ تھا، رمضان المبارک کا مہینہ تھا، حضرت مولانا خلیل احمد صاحب قدس سرہ کی طبیعت ناساز چل رہی تھی، دست کی شدید تکلیف تھی، حضرت نے کئی روز تک دوا سے افطار پر قناعت کی کوئی غذا نہیں کھائی، جمعہ کا دن تھا مولانا عبداللہ جان وکیل بھی مدرسہ میں جمعہ پڑھنے آئے، انہوں نے دیکھا کہ چہرہ پر بیماری، ضعف و نقاہت کے آثار

❶ حیات شیخ الہند: رمضان المبارک میں آپ کے معمولات، ص ۲۴۳، ۲۴۴

نمایاں ہیں، وہ تو یہ حالت دیکھ کر ستون کے پیچھے ہو کر رونے لگے، اور مولانا حافظ عبد اللطیف صاحب ناظم مدرسہ مظاہر العلوم نے عرض کیا کہ حضرت کا کئی روز سے فاقہ ہے تکلیف زیادہ ہے، روزہ قضا فرمادیتے آخر ایسے وقت میں رخصت بھی ہے اور مولانا عبداللہ جان تو رو رہے ہیں، حضرت کا چہرہ فوراً متغیر ہو گیا اور فرمایا کہ حافظ صاحب کیسی بات کہتے ہیں ارے روزہ! اور پھر رمضان کا روزہ۔ اور پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مقلب القلوب ہیں کہ مولانا عبداللہ جان جیسا کوہ وقار انسان بھی متاثر ہو جائے۔ ❶

ایک مرتبہ علامہ خلیل احمد سہارنپوری رحمہ اللہ جے پور کے سفر میں تھے اور بندہ (مولانا عاشق الٰہی میرٹھی رحمہ اللہ) ہم رکاب تھا، گاڑی عشاء کے بعد پہنچی، میزبان نے ایک سرائے میں ہم کو لا اتارا، جس کی تنگ و تاریک کوٹھریوں میں نہ روشنی کا سامان تھا نہ کھانے پینے کا، رفیق سفر میزبان روشنی اور کھانے کا انتظام کرنے کے لئے سرائے سے باہر نکلے...... دھم سکھم چراغ جلایا...... ہرچند کہ مجھے حضرت کے ساتھ بارہا سفر کا اتفاق ہوا اور خوب جانتا تھا کہ آپ اپنے معمولات کے بہت ہی زیادہ پابند ہیں، مگر آج شب کی کوفت اور کلفت محسوس کر کے اس کا وہم بھی نہ ہوا کہ آپ تہجد کے لئے اٹھیں گے، چراغ جس نے کھانے کا ساتھ بھی ٹمٹما کر بمشکل دیا تھا، سلام کر گیا اور بجز اس کے چارہ نہ تھا کہ پڑ کر سوئے ہیں، صبح صادق سے گھنٹہ بھر پہلے دفعتاً آنکھ کھلی تو دیکھتا ہوں کہ آپ کی چارپائی خالی ہے، گھبرا کر اٹھا اور باہر ادھر ادھر دیکھا کہ کہاں تشریف لے گئے، تاروں کی جھلملاہٹ میں ذرا دور ایک مسجد نظر آئی اور میں اس طرف چل دیا، صحن میں قدم رکھا تو حضرت کی آواز کانوں میں پڑی کہ اندر گوشہ میں

❶ اکابر کا تقویٰ: فصل دوم، ص ۲۸، ۲۹

کھڑے ہوئے تلاوت فرما رہے ہے اور اپنے معبود کے سامنے غلامانہ حاضری کا معمول بجا لا رہے ہیں، آواز میں گریہ اور رعشہ تھا اور لہجہ میں خوف وخشیت ملا ہوا، مجھے خوف کے مارے پسینہ آ گیا کہ تف تیری جوانی پر! حضرت اب بڑھاپے اور ضعیفی میں اتنے مستعد اور تو عالم شباب میں اتنا کاہل اور کم ہمت۔ ❶

مولانا مظفر حسین کاندھلوی رحمہ اللہ کا سفر میں تہجد کا اہتمام

حضرت مولانا مظفر حسین صاحب کاندھلوی رحمہ اللہ اپنے معمولات کے نہایت پابند تھے۔ تہجد سفر میں بھی قضا نہ کرتے تھے، اس وقت ریل نہ تھی، لوگ بیل گاڑیوں میں سفر کرتے تھے، مولانا اس میں بھی تہجد پڑھتے تھے، مگر کبھی اس ضرورت کے لئے اس کو ٹھہرایا نہیں، کیوں کہ اس سے دوسروں کو حرج ہوتا، یا کم ازکم گاڑی بان کو تو حرج ہوتا اور عارفین کسی کی کلفت کو کبھی گوارا نہ کرتے، بس یہ کرتے کہ گاڑی سے آگے پیدل بڑھ جاتے اور دو رکعت پڑھ لیتے۔ جب گاڑی نزدیک آ جاتی اور آگے بڑھ جاتے پھر دو رکعت پڑھ لیتے، اس طرح تہجد کی نماز پڑھ لیتے، بھلا آج تو کوئی شیخ ایسا کر کے دکھا دیں؟

اول تو سفر میں تہجد ہی کون پڑھتا ہے؟ اور جو کسی کو شوق ہوا تو گھنٹہ بھر گاڑی کو روکوا کر رکھیں گے، تہجد اور راحت رسانی مخلوق دونوں کو جمع کر کے دکھاؤ؟ ❷

حضرت مفتی عزیز الرحمٰن رحمہ اللہ کا ذوقِ عبادت وتلاوت

حضرت مولانا سید مناظر احسن گیلانی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ’’احاطہ دارالعلوم میں بیتے ہوئے دن‘‘ میں اپنے اساتذہ کا تذکرہ بھی کیا ہے، ان اساتذہ میں حضرت مولانا

❶ تذکرۃ الخلیل: ادائے معمولات، ص ۵۶

❷ حضرت تھانوی رحمہ اللہ کے پسندیدہ واقعات: ص ۸۷

مفتی عزیز الرحمٰن قدس سرہ بھی شامل ہیں، ان کی تلاوت کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں، یہ وہ زمانہ تھا جب مولانا شبیر احمد عثمانی مرحوم پر صوفیانہ مشاغل کا غلبہ تھا، مفتی صاحب کی مسجد کے حجرے میں وہ چلہ کش تھے، فقیر بھی تراویح کے وقت حاضر ہو جاتا اور چند ٹوٹے پھوٹے سننے والے مسلمانوں کے ساتھ یہ بھی ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو جاتا، ایسا کیوں کرتا تھا نہ قرآت ہی میں کان کو کوئی خاص لذت ملتی تھی نہ کچھ اور تھا، لیکن دل یہی کہتا تھا کہ شاید زندگی میں پھر ایسے سیدھے سادے لہجے میں قرآن سننے کا موقع نہ ملے گا اور دل کا یہ فیصلہ صحیح تھا نمازیوں میں مولانا شبیر احمد بھی شریک رہتے تھے، اسی زمانے میں ایک دفعہ جو واقعہ پیش آیا اب بھی جب اسے سوچتا ہوں تو رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، دل کا پنپنے لگتا ہے مفتی صاحب قبلہ حسب دستور وہی اپنی نرم نرم سب رو آواز میں قرآن پڑھتے چلے جاتے تھے، اسی سلسلہ میں قرآنی آیت:

﴿وَبَرَزُوا لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ﴾ (ابرھیم: ۴۸)

ترجمہ: اور سب کے سب خدائے واحد وقہار کے سامنے پیش ہوں گے۔

پر پہنچے، نہیں کہہ سکتا کہ مفتی صاحب خود کس حال میں تھے کان میں قرآن کے یہ الفاظ پہنچے اور کچھ ایسا معلوم ہوا کہ کائنات کا سارا حجاب سامنے سے اچانک ہٹ گیا اور انسانیت کھل کر اپنے وجود کے آخری سرچشمے کے سامنے کھڑی ہے، گویا جو کچھ قرآن میں کہا گیا تھا محسوس ہوا کہ وہ آنکھوں کے سامنے ہے، اپنے آپ کو اس حال میں پا رہا تھا کہ شاید خیال یہی تھا کہ غالباً میرا یہ ذاتی حال ہے۔

مگر پتہ چلا کہ میری بغل میں جو نمازی کھڑے ہوئے تھے ان پر بھی کچھ اسی قسم کی کیفیت طاری تھی، مولانا شبیر احمد کی بے ساختہ چیخ نکل پڑی، یاد آ رہا ہے کہ چیخ کر غالباً وہ تو گر پڑے دوسرے نمازی بھی لرزہ براندام تھے، چیخ و پکار کا ہنگامہ ان میں بھی

برپا تھا لیکن مفتی صاحب کوہ وقار بنے ہوئے امام کی جگہ اسی طرح کھڑے تھے، جدید کیفیت ان پر جو تھی وہ صرف یہی تھی کہ خلافِ دستور بار بار اس آیت کو مسلسل دہراتے چلے جاتے تھے، جیسے جیسے دہراتے نمازیوں کی حالت غیر ہوتی تھی آخر صف درہم برہم ہوگئی، کوئی ادھر گرا ہوا تھا کوئی ادھر پڑا ہوا تھا، آہ آہ کی آواز مولانا شبیر احمد کی زبان سے نکل رہی تھی، صف پر ایک طرف وہ بھی پڑے ہوئے تھے، کچھ دیر کے بعد لوگ اپنے آپ میں واپس ہوئے تازہ وضو کر کے پھر نئے سرے سے صف میں شریک ہوئے، جہاں تک خیال آتا ہے مفتی صاحب دار و گیر، چیخ و پکار، صیحہ اور نعرہ کے ان تمام ہنگاموں میں اپنی جگہ کھڑے ہوئے اس آیت کریمہ کی تلاوت میں مشغول رہے، جب دوبارہ صف بندی ہوئی تب پھر آگے بڑھے۔ ❶

شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ کا ذوقِ عبادت اور طول قیام

مرض الوفات میں حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ لیٹے ہوئے تھے اور اُن کے داماد مولوی سید رشید الدین الحمید مدظلہ بدن دبا رہے تھے، حضرت شیخ نے دریافت فرمایا: کیا اذان ہوگئی؟ اُنہوں نے عرض کیا!

''جی ہاں! مگر ابھی دو تین منٹ گزرے ہوں گے، ابھی تو کافی وقت ہے آپ تھوڑی دیر اور آرام فرمالیں۔''

حضرت شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا:

''نہیں بھائی جب تک نماز سے فراغت نہیں ہوجاتی طبیعت میں اُلجھن اور پریشان رہتی ہے۔'' ❷

---

❶ احاطہ دارالعلوم میں بیتے ہوئے دن: ملکوتی تلاوتِ قرآن، ص۱۹۰، ۱۹۱

❷ حکایات وعملیات مدنی رحمہ اللہ: ص۹۱

حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمہ اللہ ماہِ رمضان کے دوران نماز فرض اور وتر خود پڑھاتے تھے، تراویح میں ابتدائی آٹھ رکعات میں حضرت مولانا عبدالجلیل صاحب ایک پارہ سناتے تھے، بقیہ بارہ رکعات میں اسی پارہ کا اعادہ حضرت خود فرماتے تھے۔ نماز تراویح بارہ سے ساڑھے بارہ بجے رات ختم ہوتی تھی۔ وتر کے بعد حضرت طویل دعا فرماتے تھے، ایک بجے تہجد کی نماز ت شروع ہو جاتی تھی، درمیانی وقفہ میں لوگ آرام کرتے تھے، حضرت گھر میں تشریف لے جاتے تھے اور چائے نوش فرما کر نماز تہجد کے لئے تیار ہو جاتے تھے اور اس وقفہ میں بھی جو وقت بچتا وہ تلاوتِ قرآن مجید میں صرف ہوتا تھا۔ نماز تہجد میں بھی پہلے مولانا عبدالجلیل صاحب سناتے تھے۔ ان کے بعد حضرت تہجد کے ختم پر بھی دعا کافی دیر تک مانگتے تھے اور بسا اوقات حضرت پر رقّت طاری ہو جایا کرتی تھی۔

دن میں حضرت بہ مشکل دو گھنٹے آرام فرماتے ہوں گے اور افطارِ صوم کے بعد سے نماز فجر کے بعد تک تو سنا بھی نہیں کہ حضرت کی پشت مبارک پلنگ سے آشنا ہوئی ہو۔ اسی سال کی عمر اور مجاہدات کا یہ عالم۔ اللہ اکبر پورا ماہِ صیام اسی طرح سے گزرتا تھا۔ یہ معمولات حضرت کی طبیعت ثانیہ ہو گئے تھے، خواہ علالت ہی کیوں نہ ہو ان کا ترک کرنا حضرت کے لئے بے حد تکلیف دہ ہوتا اور عمل سے سکون حاصل ہوتا تھا۔

چاند رات کو لوگوں نے عرض کیا کہ:

’’حضرت! آج بھی تہجد با جماعت ادا فرمائیں۔‘‘

ارشاد فرمایا کہ:

’’رمضان المبارک کے علاوہ نوافل کا با جماعت ادا فرمانا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے۔‘‘

بے حد اصرار کیا کہ:

حضرت خود جماعت کا انتظام نہ فرمائیں صرف حضرت تہجد پڑھنا شروع کر دیں جن لوگوں کو اس کا شوق ہوگا وہ بعد کو شامل ہو جائیں گے۔

فرمایا کہ:

''یہ بھی جماعت ہی کی صورت ہے''

اس لئے صاف انکار فرمادیا اور تہجد کے وقت باہر تشریف لائے۔

فائدہ: غرضیکہ حضرت شیخ الاسلام مدنی کی طبیعت کبھی خلاف سنت کام پر آمادہ نہیں ہوتی تھی۔ ❶

حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ کا ذوقِ عبادت

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے حالات میں لکھا ہے کہ آپ جمعہ کے دن اور رمضان المبارک کے مہینے میں اس عالم ناسوت میں تشریف لائے اور خداوند ذوالجلال نے اپنے اس پاکباز بندے کو جمعہ ہی کے دن اور رمضان المبارک ہی کے مہینے میں اپنے پاس بلالیا۔ ۱۷ رمضان المبارک ۱۳۸۱ھ جمعہ کے روز آپ اپنا تحریر فرمودہ خطبہ لے کر مسجد میں تشریف لے گئے ۔آپ کے صاحبزادہ حضرت مولانا عبیداللہ صاحب انور نے حجرہ میں پہنچ کر عرض کیا کہ میں آپ کے لیے پانی گرم کر دوں؟ فرمایا آج میں تندرست ہوں خود ہی گرم کرلوں گا۔لہذا آپ نے غسل کا خود ہی انتظام فرمایا۔ گیارہ بجے کے بعد طبیعت خراب ہوگئی۔

حافظ حمیداللہ صاحب نے جمعہ پڑھایا۔ آپ کو گھر لایا گیا، حالت زیادہ خراب ہوگئی۔ آپ پر سکرات طاری ہوگیا، جب ہوش آتا تو اپنے صاحبزادہ سے فرماتے مولوی

❶ حکایت الاسلاف: ص ۲۳۹ بحوالہ روز نامہ نئی دنیا دہلی: ص ۳۰۶

انور! میں نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ مٹی کا ڈھیلا پاس لائے تو آپ نے تیمّم فرمایا اور نماز کی نیت باندھ لی۔ پھر غشی طاری ہوگئی اور چارپائی پر گر گئے۔

دوبارہ ہوش آیا تو فرمانے لگے میں نے نماز نہیں پڑھی۔ پھر بیہوشی کے عالم میں چارپائی پر لیٹ گئے اور ہاتھ آگے بڑھایا جیسے کسی سے مصافحہ کر رہے ہوں۔ چنانچہ اسی محویت میں جان عزیز جان آفریں کے سپرد کر دی۔ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ. [1]

حضرت امیر شریعت کی رقت آمیز تلاوت کا ہندوں پر اثر

۱۹۸۲ء میں میں ایم، بی، بی، ایس کا طالب علم تھا، ملتان کے ایک باغ میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری مرحوم کی تقریر تھی، میرے والد صاحب مجھے ساتھ لے گئے، بخاری مرحوم نے عشاء کی نماز کے بعد تقریر شروع کی اور جب فجر کی اذانیں ختم ہوئیں تو ختم کی، رات کے تقریباً ایک بجے اکثر لوگ سونے لگے، تو بخاری صاحب نے سورۃ یٰسین کی تلاوت شروع کی۔

اللہ نے بخاری مرحوم کی زبان میں اتنا اثر رکھا تھا کہ سارا مجمع جاگ اٹھا اور لوگ رو رہے تھے۔

اسی اثناء میں سارے مجمع کے اوپر ایک سفید رنگ کا بادل جو درختوں کی بلندی پر تھا چھا گیا اس بادل میں سفید روشنیاں نظر آرہی تھیں۔

میں نے والد صاحب سے اس بادل کے متعلق پوچھا: تو وہ بھی یہ نظارہ دیکھ کر حیران ہو گئے۔

چنانچہ سارے مجمع نے یہ نظارہ دیکھا، تقریباً ایک گھنٹہ تک یہ بادل لوگوں پر چھایا رہا، جب بخاری صاحب نے یٰسین ختم کی تو بادل یکدم غائب ہو گیا، اس کے بعد بخاری

[1] خطبات حضرت لاہوری: ج۱ ص ۲۸، ۲۹

صاحب نے بتایا کہ اللہ کی دوسری مخلوق اللہ کا کلام سننے آئی تھی یعنی فرشتے۔

میرے والد صاحب نے بتایا کہ ۱۹۴۲ء میں راجن پور میں شدھی تحریک زور پکڑ گئی ہندو مسلمانوں کو جبراً ہندو بنا رہے تھے۔

چنانچہ چھ یا سات خاندان ہندو بن گئے سر پر چوٹیاں رکھ لیں اور مندروں میں جا کر بتوں کی پوجا شروع کردی، مسلمانوں میں بہت اضطراب پھیل گیا، راجن پور کا ڈاکٹر سکھ تھا A-C ہندو تھا اور پولیس بھی ہندو تھی، مسلمان کچھ بھی نہیں کر سکتے تھے مسلمانوں کی میٹنگ ہوئی اور میرے والد صاحب کو سید عطاء اللہ شاہ بخاری کو لانے کے لئے بھیجا گیا۔

چنانچہ شاہ جی مرحوم جب راجن پور تشریف لائے تو لوگ ان کی تقریر سننے کے لئے بڑی تعداد میں اکھٹے ہوئے، شاہ جی مرحوم نے حسب معمول سورہ یٰسین پڑھی، اللہ کے اس کلام کا اتنا اثر ہوا کہ نہ صرف مرتد مسلمان خاندان واپس اسلام میں داخل ہوئے بلکہ کچھ ہندو بھی اللہ کا کلام سن کر مسلمان ہوگئے، ہندوؤں پر شاہ جی مرحوم کا رعب چھا گیا اور شدھی تحریک ختم ہوگئی۔ ❶

مولانا محمد یحیی کاندھلوی رحمہ اللہ کا قیام اللیل میں دس سپاروں کی تلاوت

حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمہ اللہ کے والد ماجد حضرت مولانا محمد یحییٰ صاحب کاندھلوی قدس سرہٗ کے حالات میں مولانا عاشق الٰہی صاحب قدس سرہٗ لکھتے ہیں کہ آپ نے سات برس کی عمر میں قرآن شریف حفظ کرلیا تھا، اور اس کے بعد چھ مہینے تک مسلسل اپنے والد کی طرف سے مامور رہے کہ جب تک پورا قرآن حفظ نہ پڑھ لوگے روٹی نہ ملے گی ہاں ختم کے بعد تمام دن چھٹی، مولانا فرمایا کرتے تھے کہ میں شوق

❶ ناقابل فراموش سچے واقعات: ۳۶۰، ۳۶۱

سے فارسی پڑھا کرتا تھا، حفظ قرآن کے زمانے میں بھی آپ نے والدہ سے پوشیدہ فارسی پڑھی اور قصص از خود دیکھ لیے تھے اور اس کے باوجود حفظِ قرآن کے سبق پر اثر نہیں آنے دیا۔

ایک مرتبہ میری درخواست پر رمضان میں قرآن شریف سنانے کے لیے میرٹھ تشریف لائے، تو میں نے دیکھا دن بھر میں چلتے پھرتے پورا قرآن مجید ختم فرما لیتے اور افطار کا وقت ہوتا تو ان کی زبان پر " قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ " ہوتی تھی، ریل سے اترے تو عشاء کا وقت ہو گیا تھا، ہمیشہ باوضو رہنے کی عادت تھی اس لیے مسجد میں قدم رکھتے ہی مصلّے پر آ گئے اور تین گھنٹہ میں دس پارے ایسے صاف اور رواں پڑھے کہ نہ کہیں لکنت تھی نہ متشابہ، گویا قرآن شریف سامنے کھلا رکھا ہے اور باطمینان پڑھ رہے ہیں، تیسرے دن ختم فرما کر روانہ ہو گئے کہ نہ دور کی ضرورت تھی نہ سامع کی۔ ❶

چھ ماہ تک مسلسل روزانہ ایک قرآن کریم تلاوت کرنا

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد صاحب نور اللہ مرقدہ سے بھی بارہا سنا ہے اور اپنے گھر کی بوڑھیوں سے بھی سنا ہے کہ میرے والد صاحب رحمہ اللہ کا جب دودھ چھڑایا گیا تو پاؤ سپارہ حفظ ہو چکا تھا، اور ساتویں برس کی عمر میں قرآنِ شریف پورا حفظ ہو چکا تھا، اور وہ اپنے والد یعنی میرے دادا صاحب سے فارسی کا معتد بہ حصہ بوستان، سکندر نامہ وغیرہ پڑھ چکے تھے، فرمایا کرتے تھے کہ میرے والد صاحب نے قرآن شریف ختم ہونے کے بعد یہ ارشاد فرما دیا تھا کہ ایک قرآن شریف روزانہ پڑھ لیا کرو باقی تمام دن چھٹی، میں گرمی کے موسم میں صبح کی نماز کے بعد مکان کی چھت پر بیٹھا کرتا تھا اور چھ سات گھنٹے میں قرآن

---

❶ تذکرۃ الخلیل: رمضان میں روزانہ ختم قرآن، ص ۲۰۴

شریف پورا کر کے دو پہر روٹی کھاتا تھا اور شام کو اپنی خوشی سے فارسی پڑھا کرتا تھا، چھ ماہ تک مسلسل یہی معمول رہا۔ ❶

علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ کا ذوقِ عبادت اور شب بیداری

شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ کو بچپن ہی سے لہو ولعب اور کھیل کود سے سخت نفرت تھی۔ بڑے ہوئے تو تعلیم میں مشغول ہو گئے، تعلیم کا چسکا اس قدر بڑھا کہ تمام دن دارالعلوم دیو بند میں رہتے۔ تعلیم کے وقت درس حاصل کرتے اور چھٹی کے بعد اساتذہ کی خدمت کرتے اور اُن سے درس اخلاقیات لیتے۔ شام کو گھر آتے تو رات رات بھر عبادت کا شغل جاری رکھتے۔ جب کثرتِ شب بیداری حد سے تجاوز کر گئی تو والدہ محترمہ نے محسوس کیا کہ عبادت گزار بیٹے کی صحت روز بروز گرتی جارہی ہے۔ منع کیا کہ:

''بیٹا! اس قدر شب بیداری تمھاری تندرستی خراب کر دے گی اس میں کمی کرو''

لیکن حالت بدستور دیکھ کر ماں نے رات کو کثرتِ عبادت میں کمی کرنے پر زیادہ اصرار کیا تو آپ نے کہا:

''اماں! اگر آپ مجھ کو حقیقی آرام دینا چاہتی ہیں تو شب بیداری سے منع نہ فرمائیں، اس ریاضت وعبادت سے مجھے جب اس فانی زندگی میں آرام ملتا ہے۔ تو میں یقین کرتا ہوں کہ آئندہ زندگی میں بھی حقیقی آرام میسر آجائے گا۔''

والدہ اس جواب سے خاموش ہو گئیں۔ مامتا کی ماری ماں بیٹے کی تندرستی بگڑ جانے کے اندیشہ سے بے چین تھیں۔ ایک مرتبہ شفیق استاد حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور تمام صورت حال سے مطلع کر کے

❶ فضائل اعمال: حکایاتِ صحابہ: ص ۱۸۰

کہنے لگیں: ''حضرت! وہ کہنا نہیں مانتا۔ آپ اُس کو منع فرمائیں۔''

حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ نے زاہد مرتاض شاگرد سے فرمایا کہ:

''شبیر! تم نے اپنی شب بیداری کی وجہ سے اپنی والدہ کو شکایت کا موقعہ دیا ہے۔''

حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ ان کلمات کو سُن کر بے اختیار رو پڑے۔ ❶

شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب رحمہ اللہ کا ذوقِ عبادت

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب قدس سرہٗ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے اپنی یکسوئی وتنہائی کا رمضان بہت یاد آتا ہے۔ اس زمانے میں میرے عزیز مخلص دوست حکیم طیب رامپوری، میرے دوسرے مخلص مولوی عامر سلمہ کے والد، اس زمانے میں اُن کی آمد ورفت بہت کثرت سے تھی اور چونکہ بہت مختصر وقت کے لئے آتے تھے اور سیاسیات کی خبریں بہت مختصر الفاظ میں جلدی جلدی سنا جاتے تھے، اس لئے اُن کی آمد میں میرے یہاں کوئی پابندی نہیں تھی۔ ایک مرتبہ رمضان میں آٹھ، نو بجے صبح کو آئے، مولوی نصیر سے کہا، کیواڑ کھلوا دو، اس نے کہا رمضان ہے۔ خود زنجیر کھڑ کھڑانے کا ارادہ کیا، مولوی نصیر نے منع کیا اور یہ بھی کہا کہ یا تو وہ سو رہے ہوں گے تو نیند خراب ہوگی اور اگر اٹھ گئے ہوں گے تو نفلوں کی نیت باندھ لی ہوگی۔ کھڑ کھڑاتے رہو، اس پر وہ خفا ہو کر مدرسہ چلے گئے، راستہ میں مولانا منظور احمد صاحب ملے، انھوں نے کہا:

''حکیم جی تم کہاں آگئے، شیخ کے یہاں تو رمضان ہے۔''

اس پر کچھ سوچ پیدا ہوائی اور مولوی نصیر پر غصہ کم ہوا، اس کے بعد حضرت ناظم صاحب رحمہ اللہ کی خدمت میں پہونچے، وہ ڈاک لکھوا رہے تھے، فرمایا:

❶ حیات شیخ الاسلام شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ، ص ۱۲

''حکیم جی! کہاں آ گئے؟ شیخ کے یہاں تو رمضان ہے؟''

وہاں سے اُٹھ کر مفتی محمود صاحب کے حجرے میں گئے۔ مفتی صاحب کا قیام اس زمانے میں مدرسہ قدیم کے مجرے میں تھا۔ مفتی جی نے بھی یہی فقرہ دہرایا۔ حکیم جی نے پوچھا، آخر رمضان میں کوئی وقت ملاقات کا ہوسکتا ہے یا نہیں؟

مفتی جی نے کہا: ''تراویح کے بعد آدھا گھنٹہ'' حکیم صاحب نے کہا کہ مجھے تو رامپور واپس جانا ہے۔ تب مفتی جی نے کہا ہے ظہر کی نماز سے پندرہ منٹ پہلے تشریف لائیں گے اس وقت مل لینا یا ظہر کی نماز کے بعد گھر جاتے ہوئے راستے میں مل لینا، وہ ظہر کی نماز سے پہلے مسجد میں آئے تو میں نیت باندھ چکا تھا۔ ظہر کی نماز کے بعد میں نے پھر سنتوں کی نیت باندھ لی، بڑی دیر تک انھوں نے انتظار کیا، مگر جب دیکھا کہ رکوع کا ذکر ہی نہیں ہے، اس لئے کہ اس زمانہ میں سنتوں میں دو دفعہ پارہ پڑھنے کا معمول تھا، یہ دیکھ کر وہ مٹر گشت میں چلے گئے، وہ واپس آتے تو میں اپنے کمرہ میں پہنچ کر قرآن پاک سنانے میں مشغول ہو گیا تھا وہ بہت کھٹ کھٹ کر کے اوپر چڑھے اور جاتے ہی بہت زور سے کہا:

بھائی جی! ''اَلسّلامُ عَلَیْکُمْ'' بات نہیں کرتا صرف ایک فقرہ کہوں گا۔ رمضان تو اللہ کے فضل سے ہمارے یہاں بھی آتا ہے، مگر یوں بخار کی طرح کہیں نہیں آتا۔

''اَلسّلَامُ عَلَیْکُمْ'' جا رہا ہوں۔ عید کے بعد ملوں گا:

میں نے کہا: ''وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ'' اور پھر قرآن سنانے میں مشغول ہو گیا۔ [1]

علامہ یوسف بنوری رحمہ اللہ اور تہجد کا اہتمام ذوقِ تلاوت

شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق سکندر صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

[1] صحبتے با اولیاء: ص ۳۴

میں نے افریقہ کے ایک طویل سفر میں دیکھا کہ تہجد سے فارغ ہو کر بیٹھے ہیں، زار و قطار رو رہے ہیں اور فرماتے جا رہے ہیں کہ ہم نے اللہ کے لیے کیا کیا؟ ہم نے اللہ کے لیے کیا کیا؟ نماز کے اہتمام کا یہ حال تھا کہ زمبیا ائیر پورٹ سے جب شہر کی طرف روانہ ہوئے تو وہاں کے حضرات نے عرض کیا کہ عصر کی نماز شہر میں پہنچ کر پڑھیں گے، مگر ائیر پورٹ شہر سے کافی دور تھا۔ جب راستہ میں دیکھا کہ سورج کے متغیر ہونے کا خطرہ ہے تو سختی سے موٹریں رکوا دیں اور تیمّم فرمایا اور ایک طرف گھاس پر باجماعت نماز ادا کی اور فرمایا کہ اب اطمینان ہو گیا۔ سفر و حضر میں تہجد کی نماز آپ کا مستقل معمول تھا۔ پہلی دو رکعت خفیف ہوتیں، دوسری دو میں سورہ یٰسین تلاوت فرماتے۔ باقی رکعت میں مختلف سورتیں پڑھتے۔ ❶

حضرت بنوری رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ جب میں دیوبند میں طالب علم تھا، تو ایک روز میں نے فجر کی نماز ایک چھوٹی سی کچی عمارت کی مسجد میں پڑھی، جہاں جمعہ کی نماز نہیں ہوتی تھی۔ نماز کے بعد میں نے اپنی چادر اس کچے فرش پر بچھا دی اور قرآن کریم کی تلاوت شروع کر دی۔ جمعہ کی نماز تک اسی ایک ہی نشست میں ایک ہی ہیئت پر ۲۶ پارے پڑھ لئے اور چونکہ جمعہ کی نماز کے لئے کسی دوسری مسجد میں جانا تھا اس لئے پورا نہ کر سکا ورنہ پورا قرآن ختم کر لیتا۔ ❷

حضرت شیخ ہالیجوی رحمہ اللہ اور تہجد کا اہتمام

نماز تہجد پابندی سے ادا فرماتے، تہجد کے سلسلے میں فرماتے تھے کہ جب میں نے تہجد پڑھنے کا ارادہ کیا تو ابتداءً چند سال تک غلبہ نوم کی وجہ سے آنکھیں بند ہو جاتی تھیں

❶ ماہنامہ بینات: خصوصی نمبر، ص ۴۵۹، ۴۶۰

❷ جمال یوسف ص: ۱۰۳

لیکن پختہ ارادہ کی وجہ سے روزانہ اٹھتا اور نیم خواب، نیم بیدار کی حالت میں نماز تہجد ادا کرتا۔ کبھی رکوع وسجود کی بھی خبر نہ ہوتی مگر الحمدللہ اٹھنا پابندی سے ہوتا۔ کچھ عرصہ کے بعد نیند کا غلبہ جاتا رہا لیکن جب سے نماز تہجد شروع کی اب تک قضا نہیں ہوئی اور حدیث مبارک: " أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللّٰهِ أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ. " سب سے محبوب عمل اللہ کے نزدیک دائمی عمل ہے اگرچہ کم ہو۔ ❶

ان واقعات سے اندازہ لگائیں کہ اسلاف میں کتنا عبادت کا جذبہ تھا، مرد تو مرد انکی خواتین میں عبادت کا کتنا ذوق تھا۔

خواتین اسلام کی شب بیداری اور ذوقِ عبادت کے ایمان افروز واقعات

حضرت حفصہ بنت سیرین رحمہا اللہ کی شب بیداری اور ذوقِ عبادت

حضرت حفصہ بنت سیرین رحمہا اللہ اپنی عبادت کی جگہ میں داخل ہوتیں ظہر اور عصر، مغرب، عشاء، فجر ادا کرتیں پھر بیٹھی رہتیں حتی کہ دن چڑھ جاتا پھر باہر آتیں، اور یہ نکلنا ان کی نیند اور ان کے وضو کے لئے ہوتا، پھر نماز کے وقت دوبارہ آجاتیں:

مہدی بن میمون رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَكَثَتْ حَفْصَةُ فِيْ مُصَلَّاهَا ثَلَاثِيْنَ سَنَةً لَا تَخْرُجُ إِلَّا لِحَاجَةٍ أَوْ لِقَائِلَةٍ.

ترجمہ: حفصہ اپنی عبادت کی جگہ میں تیس سال رہیں، صرف اپنی ضروری حاجت اور قیلولہ کے لئے نکلتیں۔

عبدالکریم بن معاویہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

ذُكِرَ لِيْ عَنْ حَفْصَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَقْرَأُ نِصْفَ الْقُرْآنِ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ وَكَانَتْ

❶ تذکرہ شیخ ہالیجوی رحمہ اللہ: ص۱۳۲

تَصُومُ الدَّهرَ وَتفْطُرُ الْعِيدَيْنِ وَأَيَّامَ التَّشْرِيقِ. ❶

ترجمہ: مجھے بتایا گیا کہ حفصہ ہر رات آدھا قرآن پڑھتی ہے اور سوائے عیدین اور ایام تشریق کے ہمیشہ روزے رکھتی ہے (عیدین، یوم الفطر یوم الاضحیٰ اور ایام تشریق گیارہ، بارہ اور تیرہ ذی الحجہ ان میں روزے رکھنا شرعاً ممنوع ہے۔)

ہشام بن حسان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ سِيرِينَ تُسْرِجُ سِرَاجَهَا مِنَ اللَّيْلِ، ثُمَّ تَقُومُ فِي مُصَلَّاهَا وَرُبَّمَا طُفِئُ السِّرَاجُ فَيُضِيءُ الْبَيْتُ لَهَا حَتَّى تُصْبِحَ. ❷

ترجمہ: حفصہ بنت سیرین رات کو دیا جلاتیں پھر اپنے مصلی پر کھڑی ہو جاتیں، بسا اوقات چراغ بجھا دیتی تھی اور صبح تک اِن کا گھر روشن رہتا تھا۔

حضرت معاذہ عدویہ دن رات میں چھ سو رکعات نوافل پڑھتی تھیں

حضرت معاذہ عدویہ جب دن آتا تو کہتی تھیں آج میں مرجاؤں گی یہاں تک کہ شام ہو جاتی تھی، اور جب رات آتی تو کہتی اس رات کو میں مرجاؤں گی، نہیں سوتی یہاں تک کہ صبح ہو جاتی تھی، اور جب سردی آجاتی تو سردی سے بچاؤ نہ کرنے والے کپڑے پہن لیتی، پھر سردی اس کو نیند سے منع کر دیتی، رات بھر نماز پڑھتی رہتی، جب نیند غلبہ کرنے لگتی تو گھر کے اندر چکر لگانے لگ جاتی اور کہتی تھی:

يا نفس! النوم أمامك لو قدمت لطالت رقدتك في القبر على سرور. قالت: فهي كذلك حتى تصبح. تصلي في كل يوم وليلة

❶ صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من عابدات البصرة، ترجمة: حفصة بنت سيرين، ج۲ ص ۲۴۱، ۲۴۲

❷ صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من عابدات البصرة، الترجمة: حفصة بنت سيرين، ج۲ ص ۲۴۳، رقم الترجمة: ۵۸۵

ستمائة ركعة وتقرأ جزء ها من الليل تقوم به. وكانت تقول عجبت لعين تنام وقد عرفت طول الرقاد في ظلم القبور. ❶

ترجمہ: اے میرے نفس! نیند کرنے کا موقع آگے ہے، اگر نیک اعمال آگے بھیجے تو قبر میں بڑی راحت کے ساتھ نیند ہوگی، اسی طرح اپنے آپ کو مخاطب کر کے کہتی رہتیں یہاں تک کہ صبح ہو جاتی۔ آپ دن رات میں چھ سو رکعات نوافل پڑھتیں تھیں، رات کے ایک حصے میں قرآنِ کریم کی تلاوت کرتیں، کہتی تھیں تعجب ہے آنکھوں پر انہیں کیسے نیند آ جاتی ہے حالانکہ قبر کے اندھیروں میں لمبی نیند کرنی ہے۔

ایک خاتون کا ذوقِ عبادت اور گریہ وزاری

ابو ہاشم قرشی رحمہ اللہ کہتے ہیں: یمن سے ایک عورت ہمارے یہاں آئی اس کا نام سریہ تھا، وہ ہمارے گھروں میں سے ایک گھر میں مقیم ہوئی۔ میں رات کو اس کے رونے اور گریہ وزاری کرنے کی آوازیں سنا کرتا تھا۔ ایک دن میں نے اپنے نوکر سے کہا: جا کر دیکھو یہ عورت کیا کرتی ہے۔ نوکر نے جا کر دیکھا، وہ کچھ بھی نہیں کر رہی تھی سوائے اس کہ اس کا چہرہ آسمان کی طرف تھا اور قبلہ رخ کھڑی ہوئی یہ کہہ رہی تھی:

خَلَقْتَ سَرِيَّةً ثُمَّ غَذَيْتَهَا بِنِعْمَتِكَ مِنْ حَالٍ إِلَى حَالٍ وَكُلُّ أَحْوَالِكَ لَهَا حَسَنَةٌ وَكُلُّ بَلَائِكَ عِنْدَهَا جَمِيْلٌ وَهِيَ مَعَ ذٰلِكَ مُتَعَرِّضَةً لِسَخَطِكَ بِالثَّوْبِ عَلَى مَعَاصِيْكَ فَلْتَةً بَعْدَ فَلْتَةً أَتَرَاهَا تَظُنُّ أَنَّكَ لَا تَرَى فِعَالَهَا وَأَنْتَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْر. ❷

❶ صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من عابدات البصرة، ترجمة: معاذة بنت عبد الله العدوية، ج۲ ص ۲۴۰

❷ إحياء علوم الدين: كتاب المرقبة والمحاسبة، المقام الأول، ج۴ ص ۴۱۴، ۴۱۵

ترجمہ: تو نے سریہ کو پیدا کیا، پھر اسکو اپنی نعمتوں سے غذا دی اور ایک حال سے دوسرے حال کی طرف منتقل کیا، تیرے تمام احوال اس کے حق میں اچھے ہیں اور تیرے مصائب اس کے نزدیک حسن سلوک ہیں، اس کے باوجود وہ خود کو تیرے غضب کا ہدف بناتی ہے اور معاصی پر جرات کر کے تیری ناراضگی مول لیتی ہے، کیا تو یہ سمجھتا ہے کہ وہ یہ گمان رکھتی ہے کہ تو اس کے افعال نہ دیکھتا ہوگا، حالاں کہ تو علیم وخبیر ہے اور ہر چیز پر قادر ہے۔

حضرت ام طلق کا دن رات میں چار سو رکعات نوافل پڑھنا

ام طلق دوسری صدی ہجری میں نہایت عبادت گزار اور خدارسیدہ خاتون گزری ہیں، نماز کے معاملے میں ان کا ذوقِ عبادت انتہاء کو پہنچا ہوا تھا، محمد بن سنان باہلی شعبہ بن دخان کے حوالے سے بیان کرتے ہیں:

أن أم طلق كانت تصلي في كل يوم وليلة أربعمائة ركعة، وتقرأ من القرآن ما شاء الله. ❶

ترجمہ: ام طلق دن رات میں چار سو نوافل پڑھتی تھیں اور مقدور بھر تلاوت قرآن پاک بھی کرتی تھیں۔

تبع تابعین کی مقدس جماعت کے مشہور بزرگ حضرت سفیان بن عیینہ (متوفی ۱۹۸ھ) ام مطلق کے ہم عصر تھے اور گاہے گاہے کسب فیض کے لئے ان کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے، ایک دن ام طلق نے ان سے فرمایا اے سفیان! تم قرآن مجید کی تلاوت کس خوش الحانی سے کرتے ہو لیکن ڈرتے رہو کہ کہیں یہی چیز قیامت کے دن تمہارے لئے وبال نہ ہو جائے، حضرت سفیان یہ سن کر رونے لگے یہاں تک

❶ صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من عابدات البصرة، ترجمة: اُم طلق، ج ۲ ص ۲۵۰، ۲۵۲

کہ بے ہوش ہو گئے۔

عاصم حجدری کا بیان ہے کہ ام طلق فرمایا کرتی تھیں کہ انسانی دل بادشاہ ہے اگر تم اس کو قابو میں رکھو اور یہی غلام ہے اگر تم اس کی پیروی کرو۔

ایک خاتون کا ذوقِ عبادت اور راتوں کو طویل قیام

حضرت عون بن ابو عمران جونی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَتْ أُمِّي تَقُومُ اللَّيْلَ فَتُصَلِّي حَتَّى تَعْصِبَ رِجْلَيْهَا وَسَاقَيْهَا بِالْخِرَقِ، فَيَقُولُ لَهَا أَبُو عِمْرَانَ: دُونَكَ هَذَا يَا هَذِهِ، فَتَقُولُ لَهُ: هَذَا عِنْدَ طُولِ الْقِيَامِ فِي الْمَوْقِفِ قَلِيلٌ فَيَسْكُتُ عَنْهَا. ❶

ترجمہ: میری والدہ پوری رات کھڑے ہو کر نماز پڑھتی حتی کہ اپنے پاؤں اور پنڈلیوں کو کپڑے سے باندھ لیتی۔ ابو عمران اس سے کہتے: اس کے بغیر بھی آپ رہ سکتی ہیں، والدہ کہتی: یہ قیام و تکلیف اس مقابلے میں بہت کم ہے جو قیامت کے دن اللہ کے سامنے پیشی کے وقت ہوگا، لہذا وہ خاموش ہو جاتا۔

ایک باندی کا ذوقِ عبادت اور محبت الٰہی

عبداللہ بن حسن رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میری ایک رومی باندی تھی اور میں اسے پسند کرتا تھا، ایک شب وہ میرے پہلو میں لیٹی ہوئی تھی، میری آنکھ لگ گئی، رات کے کسی پہر آنکھ کھلی تو میں نے محسوس کیا کہ وہ بستر پر نہیں ہے۔ میں اسے تلاش کرنے کے لیے بستر سے اٹھا، میں نے دیکھا کہ وہ سجدے میں پڑی ہوئی یہ کہہ رہی ہے کہ اے اللہ! "**بِحُبِّكَ لِيْ اِلَّا مَا غَفَرْتَ لِيْ ذُنُوْبِيْ**" اس محبت کی وجہ سے جو تجھے میرے ساتھ ہے، میری مغفرت فرما۔ میں نے کہا: یوں مت کہہ کہ جو محبت تجھے میرے ساتھ

❶ شعب الإيمان: الصلاة، ج۴ ص ۵۳۲، الرقم: ۲۹۵۵

ہے بلکہ یوں کہہ کہ جو محبت مجھے تیرے ساتھ ہے، وہ کہنے لگی:

يَا مَوْلَايَ بِحُبِّهِ لِيْ أَخْرَجَنِيْ مِنَ الشِّرْكِ إِلَى الْإِسْلَامِ وَبِحُبِّهِ لِيْ أَيْقَظَ عَيْنِيْ وَكَثِيْرٌ مِنْ خَلْقِهِ نِيَامٌ. ❶

ترجمہ: اے میرے آقا! اسی محبت کی وجہ سے اس نے مجھے شرک سے نکال کر اسلام تک پہنچایا اور اس محبت کی وجہ سے اس نے میری آنکھ کو جاگنے کی قوت بخشی، جب کہ اس کی مخلوق خوابِ راحت میں مست ہے۔

حضرت رابعہ بصریہ کا دن و رات میں ایک ہزار نوافل پڑھنا

حضرت رابعہ بصریہ رحمہ اللہ دن رات چوبیس گھنٹے میں ایک ہزار رکعتیں پڑھا کرتی تھیں، اور یہ فرمایا کرتی تھیں کہ اللہ کی قسم! اتنی نماز پڑھنے سے میری غرض صرف ثواب حاصل کرنا نہیں بلکہ یہ چند رکعتیں اس لیے پڑھ لیتی ہوں تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن دوسرے انبیاء کرام علیہ السلام کے سامنے یہ فرما کر مجھے سرخ رو فرمائیں کہ دیکھو میری امت کی ایک ادنیٰ سی عورت کی یہ عبادت تھی۔ ❷

رات کا قیام قربِ الٰہی کا ذریعہ ہے

ایک روز حضرت ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ نے جنابِ الٰہی میں عرض کیا کہ: الٰہی! جنت میں جو عورت میری رفیق ہوگی اسے مجھے دکھا دیجئے! چنانچہ خواب میں ان سے کہا گیا کہ: جنت میں جو عورت تمہاری رفیقہ ہوگی وہ نہایت ہی بدصورت ہے، جس کا نام سلامہ ہے اور فلاں جگہ میں بکریاں چرا رہی ہے، یہی عورت جنت میں تمہاری رفاقت کرے گی۔ جب ابراہیم رحمہ اللہ نیند سے بیدار ہوئے تو خواب میں بتائی ہوئی جگہ کی

❶ إحياء علوم الدين: كتاب المرقبة والمحاسبة، المقام الأول، ج ۴ ص ۴۱۴

❷ الكواكب الدرية في تراجم السادة الصوفية للمناوي: ج ۱ ص ۲۸۶

جانب چل نکلے، وہاں پہنچ کر دیکھا تو واقعی ایک سیاہ فام عورت جس کو دیکھ کر ابراہیم بن ادہم نے سلام کیا ،تو عورت نے جواب میں کہا: وعلیکم السلام یا ابراہیم! یہ سن کر ابراہیم نے دریافت کیا کہ تجھے یہ کس نے بتایا کہ میں ابراہیم ہوں؟ عورت نے جواب دیا: جس نے تجھے اس بات کی خبر دی کہ میں جنت میں تیری رفیق ہوں گی ،اسی نے مجھے یہ بھی بتادیا کہ تو ابراہیم ہے، (یہ اس عورت کی کرامت تھی کہ رب العالمین نے اِسے غیبی طور پر مطلع کردیا) یہ سن کہ ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ نے اس عورت سے کہا: اے سلامہ! مجھے کچھ نصیحت کرو! تو اس نے کہا کہ: شب بیداری اور رات کے قیام پر مداومت کیجئے ، کیونکہ رات کا قیام بندے کو اپنے رب کی طرف پہنچا دیتا ہے، تجھے اگر محبت الٰہی کا دعوی ہے تو نیند اپنے اوپر حرام کرلے۔ کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ اے داؤد! جو شخص میری محبت کا دعوی کرے اور رات کی تاریکی میں پڑ کر سو جائے تو وہ اپنے دعوی میں جھوٹا ہے اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ جب رات کی تاریکی چاروں طرف پھیل جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ جبرائیل علیہ السلام سے فرماتا ہے کہ: اے جبرائیل! اشجارِ معلومہ کو حرکت دے۔ جب جبرائیل علیہ السلام انہیں حرکت دیتے ہیں تو زندہ دل عاشق اٹھ کر محبوب کے دروازے پر آ کھڑے ہوتے ہیں رب تعالی کے سامنے آہ وزاری کرتے ہیں۔ ❶

حضرت حبیب رحمہ اللہ کی اہلیہ کا اپنے شوہر کو تہجد کے لئے جگانا

حضرت حبیب رحمہ اللہ کی بیوی بڑی عبادت گزار اور اللہ کی مقبول بندی تھی۔ رات کے وقت اپنے خاوند کو یہ کہہ کر جگایا کرتی تھی:

ذهب الليل وبين أيدينا طريق بعيد وزادنا قليل وقوافل الصالحين قد

---

❶ نزهة المجالس ومنتخب النفائس: باب فضل الصلوات ليلا ونهارا، ج ا ص ۱۲۰

سارت قدامنا و نحن قد بقينا. ❶

ترجمہ: اٹھئے! رات گزر گئی اور آپ کے سامنے راستہ طویل ہے اور زادِ راہ قلیل اور اللہ والوں کے قافلے چلے گئے اور ہم پیچھے رہ گئے۔

حضرت حبیبہ عدویہ کی شب بیداری اور اللہ تعالیٰ سے مناجات

حضرت حبیبہ عدویہ رحمہا اللہ جب عشاء کی نماز سے فارغ ہو جاتیں تو اپنے کپڑوں کو اپنے اوپر اچھی طرح لپیٹ کر چھت پر کھڑی ہو جاتیں اور دُعا میں مشغول ہو جاتیں اور کہتیں:

إلهي قد غارت النجوم ونامت العيون وغلقت الملوك أبوابها وخلا كل حبيب بحبيبه وهذا مقامي بين يديك ثم تقبل على صلاتها فإذا طلع الفجر قالت إلهي هذا الليل قد أدبر وهذا النهار قد أسفر فليت شعري أقبلت مني ليلتي فأهنا أم رددتها علي فأعزى وعزتك لهذا دأبي ودأبك ما أبقيتني وعزتك لو انتهرتني عن بابك ما برحت لما وقع في نفسي من جودك وكرمك. ❷

ترجمہ: اے اللہ! ستارے گم ہو گئے اور آنکھیں سو گئیں، بادشاہوں نے اپنے دروازے بند کر دیئے اور ہر شخص اپنے محبوب کے ساتھ تخلیہ میں چلا گیا اور میں تیرے سامنے کھڑی ہوں۔ یہ کہہ کر نماز شروع کر دیتیں اور ساری رات نماز پڑھتیں، جب صبح صادق ہو جاتی تو کہتیں یا اللہ رات چلی گئی اور دن روشن ہو گیا، کاش مجھے یہ معلوم ہو جاتا کہ میری رات تو نے قبول فرمائی تا کہ میں اپنے کو مبارکباد دوں، یا تو نے رد فرما دی

❶ لطائف المعارف لابن رجب: المجلس الأول، الفصل الثاني في فضل قيام الليل ص ٤٨

❷ طبقات الصوفية للسلمي: ترجمة: حبية العدوية، ج ١ ص ٤١٣

تا کہ میں اپنی تعزیت کروں۔ تیری عزت کی قسم! میں تو ہمیشہ اس طرح کرتی رہوں گی، تیری عزت کی قسم! اگر تو مجھے اپنے دروازے سے دھتکار دے تب بھی تیرے کرم اور تیری بخشش کا جو حال مجھے معلوم ہے اس کی وجہ سے میں تیرے در سے نہیں ہٹوں گی۔

حضرت میمونہ سوداء کی عبادت وریاضت

حضرت عبدالواحد بن زید رحمہ اللہ کا بیان ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اللہ سے دعا کی اے اللہ! بہشت میں جو شخص میرا رفیق ہوگا مجھے دنیا میں دکھلا دیجئے، حکم ہوا کہ تیری رفیقِ بہشت میمونہ سوداء ہے، میں نے پوچھا وہ کہاں ہے؟ جواب ملا وہ کوفہ میں ہے، فلاں قبیلے میں، میں نے وہاں جا کر پوچھا لوگوں نے کہا وہ دیوانی ہے بکریاں چراتی ہے، میں جنگل میں پہنچا تو دیکھا کہ وہ کھڑی ہوئی نماز پڑھ رہی ہے اور بھیڑیئے اور بکریاں ایک جگہ ملی جلی پھر رہی ہیں، جب سلام پھیرا تو فرمایا کہ اے عبدالواحد! اب جاؤ ملنے کا وعدہ بہشت میں ہے، مجھے تعجب ہوا کہ اِسے میرا نام کیسے معلوم ہوگیا، کہنے لگیں تم کو معلوم نہیں جن روحوں میں وہاں جان پہچان ہو چکی ہے ان میں الفت ہوتی ہے، میں نے کہا میں بھیڑیئے اور بکریاں ایک جگہ دیکھتا ہوں یہ کیا بات ہے؟ کہنے لگیں:

إليک عنی فإنی أصلحت ما بینی و بین سیدی فأصلح بین الذئاب والغنم. ❶

ترجمہ: جاؤ اپنا کام کرو، میں نے اپنا معاملہ حق تعالیٰ سے درست کرلیا، اللہ تعالیٰ نے میری بکریوں کا معاملہ بھیڑیوں کے ساتھ درست کردیا۔

❶ صفة الصفوة: ذکر المصطفیات من عقلاء المجانین المتعبدات الکوفیات، ترجمة: جمیمونة السوداء، ج ۲ ص ۵ ۱ ۱

حضرت رحلہ عابدہ کثرتِ عبادت کی وجہ سے اپاہج اور بینا ہوگئی

حضرت خواص رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہم رحلہ عابدہ کے یہاں گئے، انہوں نے اتنے روزے رکھے تھے کہ سیاہ پڑگئی تھیں اور اس قدر آنسو بہائے تھے کہ آنکھوں سے محروم ہوگئی تھیں اور اس قدر نمازیں پڑھی تھیں کہ چلنے پھرنے سے معذور ہوگئی تھیں۔ جس وقت ہم لوگ ان کے پاس پہنچے وہ بیٹھی ہوئی نماز پڑھ رہی تھیں، ہم نے انہیں سلام کیا اور اللہ تعالیٰ کے عفو کرم اور فضل واحسان پر کچھ گفتگو کی تاکہ وہ اپنے نفس پر قدرے نرمی کریں۔ ہماری بات سن کر انہوں نے ایک چیخ ماری اور کہنے لگیں کہ "عِلْمِيْ بِنَفْسِيْ قَرْحُ فُؤَادِيْ وَكَلْمُ كَبِدِيْ وَاللّٰهِ لَوَدِدْتُّ أَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَخْلُقْنِيْ وَلَمْ أَكُ شَيْئًا مَذْكُوْرًا" میں اپنے نفس سے زیادہ واقف ہوں، اس لیے میرا دل زخمی ہے اور کلیجہ چھلنی ہے۔ سوچتی ہوں، کاش! اللہ تعالیٰ مجھے پیدا نہ فرماتا اور میں کوئی قابل ذکر چیز نہ ہوئی، پھر وہ نماز پڑھنے لگیں۔ ❶

حضرت شعوانہ رحمہا اللہ کی عبادت وریاضت اور خشیتِ الٰہی

یحییٰ بن بسطام رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں شعوانہ کی مجلس میں حاضر ہوتا تھا اور دیکھتا تھا کہ وہ کس قدر روتی ہیں اور کس شدت سے گریہ وزاری کرتی ہیں۔ ایک دن میں نے اپنے ایک ساتھی عمران بن مسلم سے کہا کہ کسی دن تنہائی میں ملاقات کرکے ہم ان سے کہیں گے کہ وہ اپنے نفس کے ساتھ تھوڑی نرمی کا معاملہ کریں، ساتھی نے میری اس تجویز سے اتفاق کیا، چنانچہ ایک موقع تلاش کرکے ہم لوگ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ کیا اچھا ہوا گر آپ نفس کے ساتھ نرمی برتیں اور اس گریہ وزاری میں کچھ کمی کریں، یہ بات سن کر وہ رونے لگیں اور کہنے لگیں:

❶ إحياء علوم الدين: كتاب المرقبة والمحاسبة، المقام الأول، ج۴ ص ۴۱۶

واللّٰہ لوددت أنی أبکی حتی تنفد دموعی، ثم أبکی الدماء حتی لا تبقی فی جسدی جارحة فیها قطرة من دم، وأنی لی البکاء ؟ قال: فلم تزل تردد ذلک حتی ساقطة مغشیا علیها. ❶

ترجمہ: اللہ کی قسم! اس قدر رونا چاہتی ہوں کہ میرے آنسو خشک ہو جائیں، پھر خون کے آنسو روؤں، یہاں تک کہ میرے جسم سے خون کا ایک ایک قطرہ آنسو بن کر آنکھ سے بہہ جائے، لیکن میں کہاں روتی ہوں، مجھے رونا کب نصیب ہوتا ہے؟ یہ جملے انہوں نے کئی مرتبہ کہے، یہاں تک کہ بیہوش ہوکر گر پڑیں۔

ایک رومی کنیز کی شب بیداری اور مغفرت کی عجیب دُعا

عبیداللہ بن حسن العنبری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میری ایک رومی باندی تھی اور میں اُسے پسند کرتا تھا۔ ایک شب وہ میرے پہلو میں لیٹی ہوئی تھی، میری آنکھ لگ گئی، رات کے کسی پہر آنکھ کھلی تو میں نے محسوس کیا کہ وہ بستر پر نہیں ہے۔ میں اُسے تلاش کرنے بستر سے اُٹھا، میں نے دیکھا وہ سجدے میں پڑی ہوئی ہے یہ کہہ رہی ہے، اے اللہ! اس محبت کی وجہ سے جو تجھے میرے ساتھ ہے میری مغفرت فرما۔ میں نے کہا یوں مت کہہ کہ جو محبت تجھے میرے ساتھ ہے بلکہ یوں کہہ جو محبت مجھے تیرے ساتھ ہے، وہ کہنے لگی:

یَاحُبَّہٗ لِیْ أَخْرَجَنِیْ مِنَ الشِّرْکِ إِلَی الْإِسْلَامِ وَبِحُبِّہٖ لِیْ أَیْقَظَ عَیْنِیْ وَأَنَامَ عَیْنَکَ.

ترجمہ: اے میرے محبوب! اسی محبت کی وجہ سے اُس نے مجھے شرک سے نکال کر اسلام

❶ صفة الصفوة: ذکر المصطفیات من أهل الأبلة، ترجمة: شعوانة، ج ۲ ص ۲۶۳، ۲۶۴

تک پہنچایا اور اسی محبت کی وجہ سے اس نے میری آنکھ کو جاگنے کی قوت بخشی جبکہ آپ کی آنکھ سو رہی تھی۔

میں نے اس سے کہا جا تو اللہ کی رضا کے لئے آزاد ہے، اس نے کہا:

يَامَوْلَا أَسَأْتَ إِلَيَّ كَانَ لِيْ أَجْرَانِ صَارَلِيْ أَجْرٌ وَاحِدٌ. ❶

ترجمہ: اے میرے مولا! آپ نے (مجھے آزاد کر کے) برا کیا، پہلے میرے لئے عبادت میں دگنا اجر تھا اور اب میرے لئے ایک اجر ہے۔

حضرت معاذ عدویہ رحمہا اللہ کا دن رات عبادات و ریاضت

حضرت معاذ عدویہ رحمہا اللہ دن نکلنے پر کہتی: یہ وہ دن ہے جس میں مجھے مرنا ہے، پھر وہ شام تک کچھ نہ کھاتیں، یہاں تک کہ رات آجاتی۔ وہ رات کے متعلق بھی یہی کہتیں کہ مجھے آج رات مرنا ہے۔ یہ کہہ کر نماز شروع کر دیتیں اور صبح تک پڑھتی رہتیں۔ ❷

نئی نویلی دلہن ہونے کے باوجود شب بھر عبادت

حضرت ریاح القیسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ذكرت لى امرأة فتزوجتها، فكانت إذا صلت العشاء الآخرة تطيبت وتدخنت ولبست ثيابها ثم تأتينى فتقول: ألك حاجة؟ فإن قلت: نعم، كانت معى، وإن قلت: لا، قامت فنزعت ثيابها ثم صفت بين قدميها حتى تصبح. ❸

---

❶ تاريخ بغداد: ترجمة: عبيدالله بن الحسن بن الحصين، ج١٠ ص٣٠٩، رقم الترجمة: ٥۴٥٦

❷ إحياء علوم الدين: كتاب المراقبة والمحاسبة، ج۴ ص۴١٥

❸ صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من عابدات البصرة المعروفات، ترجمة: امرأة رياح القيسي، ج٢ ص٢٥٥

ترجمہ: مجھ سے ایک عورت کا ذکر کیا گیا تو میں نے اس سے نکاح کرلیا۔ پھر جب بھی وہ عشاء کی نماز سے فارغ ہوتی تو عطر لگاتی دھونی لیتی اور خوبصورت لباس پہن کر میرے پاس آکر کہتی: کیا تمہاری کوئی ضرورت ہے؟ (مراد ازدواجی تعلق ہے) اگر میں کہتا ہاں، تو وہ میرا ساتھ دیتی، اور اگر میں کہتا نہیں، تو وہ اٹھتی اپنے کپڑے بدلتی اور نماز کے لئے کھڑی ہوجاتی یہاں تک کہ صبح ہوجاتی۔

فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں کسی دنیاوی معاملے کے بارے میں بہت مغموم تھا، تو اس نے مجھ سے کہا: میں دیکھ رہی ہوں کہ آپ ایک دنیاوی امر کے لئے فکرمند اور مغموم ہیں۔ شمیط نے مجھے دھوکہ دے دیا۔ (شمیط وہ تھے جنہوں نے ریاح القیسی رحمہ اللہ سے ان کی شادی کروائی تھی۔) پھر انہوں نے اپنے سر کی اوڑھنی سے ایک باریک سا دھاگہ نکالا اور بولیں کہ دنیا میری نظروں میں اس سے بھی زیادہ حقیر اور بے وقعت ہے۔

حضرت ریاح القیسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس روز ان کی رخصتی ہوئی اس کی اگلی صبح ہی وہ آٹا گوندھنے بیٹھ گئیں، تو حضرت ریاح القیسی رحمہ اللہ نے ان سے کہا: ان کاموں کے لئے کوئی عورت رکھ لو، انہوں نے جواب دیا:

میں نے ریاح القیسی رحمہ اللہ سے نکاح کیا ہے کسی ضدی جابر شخص سے نہیں۔ پھر جب رات ہوئی تو حضرت ریاح رحمہ اللہ ان کا امتحان لینے کی غرض سے سو گئے، اور وہ نماز وقیام میں مشغول ہوگئیں۔ جب ایک تہائی رات گزری تو انہوں نے اپنے شوہر کو پکارا اٹھو ریاح، انہوں نے جواب دیا: ابھی اُٹھتا ہوں پھر رات کا دوسرا پہر گزرنے تک وہ عبادت میں مشغول ہوگئیں، جب رات کا دوسرا پہر بھی گزر گیا تو پھر پکارا: اٹھو ریاح، انہوں نے کہا: ابھی اُٹھتا ہوں مگر نہیں اٹھے، وہ پھر عبادت میں مشغول ہو

گئیں، اور رات کا تیسرا پہر گزرنے کے بعد پھر انہیں آواز لگائی: اٹھو ریاح، انہوں نے کہا ابھی اٹھتا ہوں، وہ پھر عبادت میں مشغول ہوگئیں۔ جب رات کا چوتھا پہر بھی گزر گیا تو انہوں نے پھر انہیں آواز لگائی: اٹھو ریاح، انہوں نے کہا: ابھی اٹھتا ہوں، مگر اُٹھے نہیں۔

وہ پھر اپنے نماز و قیام میں مشغول ہوگئیں۔ جب رات کا پانچواں پہر بھی گزر گیا تو انہوں نے پھر پکارا:

مَضَى اللَّيْلُ وَعَسْكَرُ الْمُحْسِنُوْنَ وَأَنْتَ نَائِمٌ، لَيْتَ شَعْرِىْ مَنْ غَرَّنِىْ بِکَ يَارِيَاح قَالَ: وَقَامَتِ الرُّبْعَ الْبَاقِىْ. ❶

ترجمہ: اٹھو ریاح کہ رات گزر چکی ہے اور نیک لوگ جمع ہو چکے ہیں، جب کہ تم ابھی تک سو رہے ہو؟ کاش کہ مجھے اس کے بارے میں علم ہو جاتا جس نے تمہارے بارے میں دھوکے میں رکھا ریاح (یعنی مجھے تو بتلایا گیا تھا کہ تم بڑے عبادت گزار ہو) اور یہ کہہ کر وہ رات کے بقیہ حصے کو بھی اپنی عبادت سے منور کرنے لگیں۔

حضرت بریرہ رحمہا اللہ کا ذوقِ عبادت اور کثرتِ بکاء

حضرت ابن العلاء رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میری چچازاد بہن بریرہ بڑی عبادت گزار و نہایت پرہیز گار خاتون تھیں۔ وہ کثرت سے تلاوت کلام اللہ کیا کرتی تھیں اور تلاوت کے دوران مسلسل روتی رہتیں۔ زیادہ رونے کے باعث ان کی آنکھیں ضائع ہوگئیں تھیں۔ ایک مرتبہ ہم سب چچازاد بھائیوں نے پروگرام بنایا کہ بریرہ کے پاس جائیں گے اور اس قدر رونے پر اسے ملامت کریں گے۔ چنانچہ ہم سب اس کے یہاں پہنچے

❶ صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من عابدات البصرة المعروفات، ترجمة: امرأة رياح القيسى، ج ٢ ص ٢٥٥

اور اس کی خیر و عافیت دریافت کی۔ اس نے کہا: ہم اجنبی مہمان زمین پر پڑے ہوئے ہیں اور منتظر ہیں کہ کوئی ہمیں بلائے اور ہم جائیں۔ ہم نے اس سے کہا کہ اس طرح کب تک روتی رہوگی۔ اب تو آنکھیں بھی چلی گئیں، اس نے کہا: ''إِن يَّكُنْ لِعَيْنِيْ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ فَمَا يَضُرُّهُمَا مَاذَهَبَ مِنْهُمَا فِي الدُّنْيَا وَإِنْ كَانَ لَهُمَا عِنْدَ اللّٰهِ شَرٌّ فَسَيَزِيْدُهُمَا بُكَاءً أَطْوَلَ مِنْ هٰذَا'' اگر اللہ تعالیٰ کے یہاں میری آنکھوں کے لیے کچھ بہتری ہے تو مجھے ان کے ضائع جانے پر کوئی ملال نہیں ہے اور اگر اللہ کے یہاں ان کی کچھ برائی ہے تو پھر انہیں اور رونا چاہیے۔ [1]

ہم میں سے کسی شخص نے کہا: یہاں سے چلو اس کا حال دوسرا ہے، اس کا حال ہمارے جیسا نہیں ہے۔

اُم حسان کی صاحبزادی کا استغناء، عبادت و مناجات اور نصیحت

حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اُم حسان الاسدیہ کی بیٹی کی پیشانی پر بکثرت سجدہ کی بناء پر بکری کے گھٹنے پر پڑے گٹے جیسا نشان تھا، ان کے گھریلو حالات اور غربت کو دیکھ کر میں نے ان سے کہا: کیوں نہ تم عبداللہ بن شہاب بن عبد اللہ کے پاس جاؤ اور ان کے نام ایک رقعہ لکھو تا کہ وہ تمہیں اپنے مال کی زکوۃ میں سے کچھ حصہ دے دیں، جس سے تمہاری یہ حالت بدل جائے جس میں، میں تمہیں دیکھ رہا ہوں؟

تو اس خاتون نے فوراً ابرملا کہا:

یا سفیان قد کان لک فی قلبی رجحان کثیر فقد أذهب اللّٰه برجحانک من قلبی، یا سفیان تأمرنی أن أسأل الدنیا من لا یملکها؟

---

[1] إحياء علوم الدين: كتاب المراقبة والمحاسبة، المقام الأول، ج۴ ص ۴۱۵

قال سفيان: وكان إذا جن عليها الليل دخلت محرابا لها وأغلقت عليها ثم نادت: إلهي خلا كل حبيب بحبيبه، وأنا خالية بك يا محبوب، فما كان من سخن يسخن من عصاك إلا جهنم، ولا عذاب إلا النار. ❶

ترجمہ: اے سفیان! آپ کے لئے میرے دل میں بڑی عقیدت تھی مگر اب اللہ تعالی نے میرے دل سے آپ کی عقیدت کو زائل کر دیا۔ اے سفیان! مجھے اُس شخص سے دنیا طلب کرنے کے لئے کہہ رہے ہیں جو اس کا مالک نہیں ہے۔ جب کہ قسم اس کی عزت وجلال کی میں تو دنیا کے اصل مالک سے بھی دنیا طلب کرتے ہوئے شرماتی ہوں۔ سفیان فرماتے ہیں: جب رات ہو چکی تو وہ اپنی عبادت گاہ میں داخل ہوگئی اور دروازہ بند کرلیا۔ پھر اللہ تعالی کو پکارتے ہوئے بولیں: میرے معبود! ہر محبوب اپنے محبوب کے ساتھ ہے، اور اے میرے محبوب! میں تیرے ساتھ تنہا ہوں، تیری معصیت کرنے والوں کے لئے دوزخ کے سوا کوئی قید خانہ نہیں جس میں تو انہیں قید کرے، اور آگ کے سوا ان کے لئے کوئی عذاب نہیں۔

حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تین دن کے بعد میں ان کے پاس گیا تو بھوک کے آثار ان کے چہرے سے نمایاں تھے۔ میں نے ان سے کہا: اے ام حسان کی بیٹی! آپ کو اس سے زیادہ نہیں ملے گا جو موسی اور خضر علیہما السلام کو اس وقت ملا تھا جب وہ بستی والوں کے پاس کھانا طلب کرنے کے لئے گئے تھے۔ تو وہ فوراً بولیں: اے سفیان! الحمد للہ کہو، میں نے کہہ دیا، الحمد للہ تو وہ پھر بولیں: تم نے اس کے شکر کا

❶ صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من عابدات البصرة المعروفات، ترجمة: ابنة أم حسان الأسدية، ج ۲ ص ۲۵٦

اعتراف کیا؟ میں نے کہا: ہاں، تو وہ بولیں: تمہیں شکر کرنے کی توفیق ہوئی تو اس پر بھی شکر واجب ہے، اور دونوں شکرانوں پر بھی ایک شکر واجب ہے جو کبھی ختم نہ ہو۔

حضرت سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! مجھے اپنے علم کے قاصر ہونے کا احساس ہوا اور میری زبان لڑکھڑا کر رہ گئی کہ جب بھی کسی نعمت کے اعتراف میں، میں شکر ادا کروں تو اس شکر ادا کرنے کی توفیق پر بھی ایک شکر واجب ہو جاتا ہے۔

میں باہر جانے کے لئے جیسے ہی پلٹا وہ مجھ سے کہنے لگیں:

يا سفيان كفى بالمرء جهلا أن يعجب بعلمه، وكفى بالمرء علما أن يخشى اللّٰه. اعلم أنه لن تنقى القلوب من الردى حتى تكون الهموم كلها في اللّٰه هما واحدا. ❶

ترجمہ: اے سفیان! انسان کی جہالت کے ثبوت کے لئے اتنا کافی ہے کہ وہ اپنے عمل پر غرور وتکبر کا شکار ہو جائے، اور انسان کی علمیت کی دلیل کے لئے اتنا کافی ہے کہ اس کے دل میں خوفِ خدا ہو، جان لو کہ اس وقت دلوں کی صفائی نہیں ہوگی جب تک کہ سارے ھم اور غم صرف اللہ کے لئے ایک غم میں نہ ڈھل جائیں۔

سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! مجھے اپنا آپ بڑا چھوٹا محسوس ہوا۔

حضرت شعوانہ کا ذوقِ عبادت اور خشیتِ الٰہی

یحیی بن بسطام رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں شعوانہ رحمہا اللہ کی مجلس میں حاضر ہوتا تھا اور دیکھتا تھا کہ وہ کس قدر روتی ہیں اور کس شدت سے گریہ وزاری کرتی ہیں۔ ایک دن میں نے اپنے ایک ساتھی سے کہا کہ کسی دن پس پردہ ملاقات کر کے ہم ان سے کہیں

❶ صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من عابدات البصرة المعروفات، ترجمة: ابنة أم حسان الأسدية، ج ۲ ص ۲۵۶

گے کہ وہ اپنے نفس کے ساتھ تھوڑی نرمی کا معاملہ کریں، ساتھی نے میری اس تجویز سے اتفاق کیا، چنانچہ ایک موقع پر تلاش کر کے ہم لوگ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ کیا اچھا ہوتا اگر آپ نفس کے ساتھ نرمی برتیں اور اس گریہ وزاری میں کچھ کمی کرتیں، جو آپ چاہتی ہیں اس نرمی سے اس پر بڑی مدد ملے گی۔ یہ بات سن کر وہ رونے لگیں اور کہنے لگیں: بخدا میں اس قدر رونا چاہتی ہوں کہ میرے آنسو خشک ہو جائیں۔ پھر خون کے آنسو روؤں، یہاں تک کہ میرے جسم سے خون کا ایک ایک قطرہ آنسو بن کر آنکھ سے بہہ جائے لیکن میں کہاں روتی ہوں۔ مجھے رونا کب نصیب ہوتا ہے؟ یہ جملے انہوں نے کئی مرتبہ کہے اور بے ہوش ہوئیں۔ ❶

ایک باندی کی حبِّ الٰہی اور ذوقِ عبادت

شیخ محمد بن حسین بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک سال میں حج کو گیا، ایک روز مکہ معظّمہ کے بازاروں میں پھر رہا تھا، ایک مرد بوڑھا ایک لونڈی کا ہاتھ پکڑے نظر آیا، لونڈی کا رنگ بدلا ہوا، جسم دبلا اس کی چہرے سے نور چمکتا اور روشنی ظاہر تھی، وہ مرد ضعیف پکار رہا تھا کہ کوئی طالب لونڈی کا ہے، کوئی اس کی رغبت کرنے والا ہے، کوئی بیس دینار سے بڑھنے والا ہے، میں اس لونڈی کے سب عیبوں سے بری الذمہ ہوں۔ راوی کا بیان ہے میں اس کے قریب گیا اور کہا قیمت لونڈی کی معلوم ہوگئی، اس میں عیب کیا ہے؟ کہا: یہ لونڈی مجنونہ ہے، غمگین رہتی ہے، راتوں کو عبادت کرتی، دن کو روزہ رکھتی، نہ کچھ کھاتی ہے نہ پیتی ہے، ہر جگہ تنہا اکیلی رہنے کی عادی ہے، جب میں نے یہ کلام سنا میرے دل نے اس کو چاہا، میں نے قیمت دے کر اس کو خرید لیا اور اس کو اپنے گھر لے گیا، لونڈی کو سر کو جھکائے دیکھا، پھر اس نے اپنا سر میری جانب

❶ إحياء علوم الدين: كتاب المراقبة والمحاسبة، المقام الأول، ج ۴ ص ۴۱۴

اٹھا کر کہا اے میرے چھوٹے مولیٰ! خدا تم پر رحم کرے، تم کہاں کے رہنے والے ہو؟ میں نے کہا: عراق میں رہتا ہوں، کہا کونسا عراق بصرے والا عراق یا کوفے والا، میں نے کہا نہ بصرے والا نہ کوفے والا، پھر لونڈی نے کہا شاید تم مدینہ السلام بغداد میں رہتے ہو، میں نے کہا ہاں! کہا واہ واہ! وہ شہر زاہدوں عابدوں کا ہے، راوی کہتے ہیں مجھ کو تعجب ہوا، میں نے کہا لونڈی حجروں کی رہنے والی، ایک حجرے سے دوسرے حجرے میں بلائی جانے والی زاہدوں عابدوں کو کیسے پہچانتی ہے؟ پھر میں نے اس کی طرف متوجہ ہو کر دل لگی سے پوچھا: تم بزرگوں میں کس کس کو پہچانتی ہو؟ کہا میں مالک بن دینار، بشر حافی، صالح مزنی، معروف کرخی، محمد بن حسین بغدادی، رابعہ عدویہ، شعوانہ، میمونہ اور بزرگوں کو پہچانتی ہوں، میں نے کہا ان بزرگوں سے تمہاری کیسی شناخت ہے؟ لونڈی نے کہا اے جوان کیسے نہ پہچانوں اللہ کی قسم! یہ لوگ دلوں کے طبیب ہیں، محبّ کو محبوب کی راہ دکھلانے والے ہیں، پھر میں نے کہا اے لونڈی میں محمد بن حسین ہوں، کہا میں نے خدا سے دعا مانگی تھی اے ابو عبداللہ کہ خدا تم کو مجھ سے ملا دے، تمہاری وہ خوش آواز جس سے لوگوں کے دل زندہ ہوتے تھے اور سننے والوں کی آنکھیں روتی تھیں کیسی ہوئی، میں نے کہا اپنے حال پر ہے، کہا تم کو خدا کی قسم مجھ کو کچھ قرآن شریف کی آیتیں سناؤ، میں نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھی، اس نے بڑی زور سے چیخ ماری اور بے ہوش ہوگئی، میں نے اس کے منہ پر پانی چھڑکا، ہوش میں آئی پھر کہا اے ابو عبداللہ! یہ تو اس کا نام ہے، کیا حال ہوگا اگر میں اس کو پہچانوں اور جنت میں اس کو دیکھوں اور پڑھو خدا تم پر رحم کرے، میں نے یہ آیت پڑھی۔ پھر اس نے کہا اے ابو عبداللہ! ہم نے نہ کسی بت کو پوجا اور نہ کسی معبود کو قبول کیا، پڑھے جاؤ، خدا تم پر رحم کرے، میں نے یہ آیت پڑھی:

﴿وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكُمْ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ نَارًا أَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا وَإِنْ يَسْتَغِيثُوا يُغَاثُوا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَاءَتْ مُرْتَفَقًا﴾(الکھف: ۲۹)

ترجمہ: اور کہہ دو کہ حق تو تمہارے رب کی طرف سے آ چکا ہے۔ اب جو چاہے ایمان لے آئے اور جو چاہے کفر اختیار کرے۔ ہم نے بیشک (ایسے) ظالموں کے لیے آگ تیار کر رکھی ہے جس کی قناتیں ان کو گھیرے میں لے لیں گی، اور اگر وہ فریاد کریں گے تو ان کی فریاد کا جواب ایسے پانی سے دیا جائے گا جو تیل کی تلچھٹ جیسا ہوگا، (اور) چہروں کو بھون کر رکھ دے گا۔ کیسا بدترین پانی، اور کیسی بری آرام گاہ!

پھر کہا اے ابوعبداللہ! تم نے اپنے نفس کے ساتھ ناامیدی لازم کر لی ہے، اپنے دل کو خوف اور امید کے درمیان آرام دو اور کچھ پڑھو، خدا تم پر رحم کرے، پھر میں نے پڑھا:

﴿وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ مُسْفِرَةٌ ضَاحِكَةٌ مُسْتَبْشِرَةٌ﴾(عبس: ۳۸، ۳۹)

ترجمہ: اس روز کتنے چہرے تو چمکتے دمکتے ہوں گے۔ ہنستے، خوشی مناتے ہوئے۔

اور پڑھنا﴿وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾(القیامۃ: ۲۲، ۲۳)

ترجمہ: اس دن بہت سے چہرے شاداب ہوں گے۔ اپنے پروردگار کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔

پھر کہا مجھ کو کس قدر شوق اس کے ملنے کا ہوگا، جس دن وہ اپنے دوستوں کے واسطے ظاہر ہوگا اور پڑھو خدا تم پر رحم کرے، پھر میں نے پڑھا:

﴿يَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُخَلَّدُونَ. بِأَكْوَابٍ وَأَبَارِيقَ وَكَأْسٍ مِنْ مَعِينٍ. لَا يُصَدَّعُونَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُونَ. وَفَاكِهَةٍ مِمَّا يَتَخَيَّرُونَ. وَلَحْمِ طَيْرٍ مِمَّا

يَشْتَهُونَ. وَحُورٌ عِينٌ. كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُونِ. جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ. لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا تَأْثِيمًا. إِلَّا قِيلًا سَلَامًا سَلَامًا. وَأَصْحَابُ الْيَمِينِ مَا أَصْحَابُ الْيَمِينِ﴾ (الواقعۃ:۱۷تا۲۷)

ترجمہ: سدا رہنے والے لڑکے ان کے سامنے گردش میں ہوں گے۔ ایسی شراب کے پیالے، جگ اور جام لے کر۔ جس سے نہ ان کے سر میں درد ہوگا، اور نہ ان کے ہوش اڑیں گے۔ اور وہ پھل لے کر جو وہ پسند کریں۔ اور پرندوں کا وہ گوشت لے کر جس کو ان کا دل چاہے۔ اور وہ بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں۔ ایسی جیسے چھپا کر رکھے ہوئے موتی یہ سب بدلہ ہوگا ان کاموں کا جو وہ کیا کرتے تھے۔ وہ اس جنت میں نہ کوئی بیہودہ بات سنیں گے۔ اور نہ کوئی گناہ کی بات۔ ہاں جو بات ہوگی، سلامتی ہی سلامتی کی ہوگی۔ اور وہ جو دائیں ہاتھ والے ہوں گے، کیا کہنا ان دائیں ہاتھ والوں کا۔

پھر کہا اے ابوعبداللہ! میں خیال کرتی ہوں تم نے حور کو پیغام دیا ہے، کچھ ان کے مہر کے واسطے بھی خرچ کیا ہے، میں نے کہا اے لونڈی مجھ کو بتا دے وہ کیا چیز ہے؟ میں تو بالکل مفلس ہوں؟ کہا شب بیداری اپنے اوپر لازم کرو اور ہمیشہ روزہ رکھا کرو اور فقیر اور مسکینوں سے محبت کرتے رہو۔ راوی کا بیان ہے پھر وہ لونڈی بے ہوش ہوگئی، میں نے پاس جا کر دیکھا تو اِس کا انتقال ہو چکا تھا۔ مجھ کو اس کے مرنے کا بڑا غم ہوا، بازار گیا تا کہ اس کے کفن دفن کا سامان لاؤں، واپس آ کر کیا دیکھتا ہوں کہ وہ کفنائی ہوئی، خوشبو لگی ہوئی ہے، سبز دو حلے اس پر پڑے ہیں، کفن میں دو سطروں میں لکھا ہے سطر اول "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه" دوسرے پر ﴿اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾ ترجمہ: یاد رکھو کہ جو اللہ کے دوست ہیں ان کو نہ

کوئی خوف ہوگا نہ وہ غمگین ہوں۔

میں نے اپنے دوستوں کے ساتھ اس کا جنازہ اٹھایا اور نماز پڑھ کر دفن کر دیا، اس کی سرہانے میں نے سورۃ یٰسین پڑھی اور اپنے حجرے میں غمگین روتا ہوا واپس آیا، پھر دو رکعت نماز پڑھکر سویا، خواب میں دیکھتا کہ وہ لونڈی بہشت میں ہے، جنتی حلے پہنے، خوبصورت تخت پر ہے، سندس استبرق کا لباس سر پر تاج مرصع موتی جواہرات ٹکے ہوئے، پاؤں میں سرخ یاقوت کی جوتی، اس سے عنبر و مشک کی خوشبو آرہی تھی، چہرہ اس کا ماہتاب و آفتاب سے زیادہ روشن تھا، میں نے کہا ٹھہرو کس عمل نے اس مرتبہ پر تجھ کو پہنچایا؟ کہا فقیروں مسکینوں کی محبت، کثرتِ استغفار، مسلمانوں کی راہ سے اس کی ایذا دینے والی چیز دور کرنے نے مجھ کو اس مرتبہ پر پہنچایا ہے۔ ❶

کثرتِ عبادت کے سبب جنت میں اعزاز و اکرام

محمد بن معاذ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مجھ سے ایک عبادت گزار خاتون نے بیان کیا کہ میں نے خواب دیکھا گویا مجھے جنت میں داخل کیا گیا ہے۔ تمام اہلِ جنت اپنے اپنے دروازوں پر کھڑے ہیں، میں نے کہا کہ جنت والوں کو کیا ہو گیا؟ یہ دروازوں میں کیوں کھڑے ہوئے ہیں؟ کسی کہنے والے نے کہا کہ جنت والے اس عورت کو دیکھنے کے لیے اپنے محلوں سے باہر نکل آئے ہیں جس کے لیے جنتیں سجائی گئی ہیں۔ میں نے کہا: وہ کون عورت ہے جس کا زبردست اعزاز منظور ہے؟ جواب دیا گیا کہ وہ ایک سیاہ فارم باندی ہے جسے شعوانہ کہتے ہیں، میں نے کہا: اللہ وہ تو میری بہن ہے۔ میں ابھی یہ گفتگو کر رہی تھی کہ وہ ایک اونٹنی پر سوار ہو کر ہوا کے دوش پر اڑتی ہوئی آئی۔ میں نے اس سے کہا کہ اے بہن شعوانہ میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کر، وہ مجھے تیرے ساتھ

❶ روض الریاحین: الحکایۃ العشرون بعد المائۃ، ص: ۱۴۳

ملا دے۔اس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا کہ ”لَمْ یَأْنِ لِقُدومِکِ وَلٰکِنْ احْفَظِیْ عَنِّیْ اِثْنَتَیْنِ أَلْزِمِیْ الْحُزْنَ قَلْبَکَ وَقَدِّمِیْ مُحَبَّۃَ اللّٰہِ عَلٰی هَوَاکِ وَلَایَضُرَّکِ مَتٰی مُتِّ“ ابھی تیرے یہاں آنے کا وقت نہیں آیا۔البتہ میری دو باتیں یاد رکھ: ایک تو یہ کہ دل کو ہمیشہ غم زدہ رکھنا اور دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کو اپنی خواہش نفس پر مقدم رکھنا۔ پھر ان شاء اللہ تجھے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔خواہ کسی بھی وقت تیری موت آئے۔ (1)

ایک باندی نے ایک شب میں تیرہ سپارے تلاوت کر کے جان دے دی

ایک شخص نے کہا کہ رمضان المبارک میں ہم کو ایک روٹی پکانے والی کی ضرورت ہوئی، میں باندی خرید کر لانے کے خیال سے بازار گیا تاکہ میری ضرورت پوری ہو، اتفاق سے ایک باندی بہت ہی کم قیمت میں مل گئی اور خرید لی، لیکن اس کی شکل وصورت سے وحشی پن برستا تھا، اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کسی معشوق کے فراق میں مبتلا ہے، دن تو گزر گیا، جب رات آئی تو عشاء کے بعد اس نے نماز شروع کر دی اور پہلی رکعت میں پوری سورہ بقرہ ختم کی اور وہ قرآن کریم ایسے ذوق وشوق اور محبت سے پڑھتی تھی کہ ایسی قرأت میں نے اپنی زندگی میں بہت کم سنی ہے، دوسری رکعت شروع کی اور اس میں پوری سورہ آل عمران ختم کی۔ تیسری رکعت شروع کی، اور اس میں پوری سورہ نساء ختم کی، میں حیران ہو کر اس کی کیفیت کو دیکھ رہا تھا کہ شاید سوا پانچ پارہ ختم کر کے دم لے گی، لیکن اس اللہ کی بندی نے اب دوبارہ نیت باندھ لی اور جب پڑھتے پڑھتے تیرہویں پارے کی سورہ ابراہیم کی اس آیت پر پہنچی:

﴿وَيُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ يَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ

---

(1) إحياء علوم الدين: كتاب المرقبة والمحاسبة، المقام الأول، ج ۴ ص ۴۱۴

كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ وَمِنْ وَّرَآئِهٖ عَذَابٌ غَلِيْظٌ﴾ (ابراهيم: ۱۷)

ترجمہ: اور (وہاں) اسے پیپ کا پانی پلایا جائے گا، وہ اسے گھونٹ گھونٹ کر کے پیے گا، اور اسے ایسا محسوس ہوگا کہ وہ اسے حلق سے اتار نہیں سکے گا، موت اس پر ہر طرف سے آ رہی ہوگی، مگر وہ مرے گا نہیں، اور اس کے آگے (ہمیشہ) ایک اور سخت عذاب موجود ہوگا۔

اس کے پڑھتے ہی فوراً بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑی، میرے گھر والے گھبرا کر اس کو اٹھانے کے لیے دوڑ کر گئے۔ قریب پہنچ کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ فوت ہو گئی اور جسم بے جان پڑا ہوا تھا۔ اِنّا لِلّٰهِ وَاِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ .[1]

اس واقعہ سے اندازہ کریں کہ عبادت کا کیسا ذوق تھا کہ ایک شب میں تیرہ سپارے تلاوت کر کے نماز میں جان دے دی۔

مولانا محمد الیاس رحمہ اللہ کی والدہ کی ذوقِ عبادت وتلاوت

مولانا کی والدہ محترمہ بی صفیہ بڑی جیدہ حافظہ تھیں، انہوں نے قرآن مجید شادی کے بعد مولانا یحییٰ صاحب کی شیر خوارگی کے زمانہ میں حفظ کیا تھا اور ایسا اچھا یاد کیا تھا کہ معمولی حافظ ان کے مقابلہ میں نہیں ٹھہر سکتا، معمول تھا کہ رمضان میں روزانہ پورا قرآن مجید اور دس پارے مزید پڑھ لیا کرتی تھیں، اس طرح ہر رمضان میں چالیس قرآن مجید ختم کرتی تھیں، رواں اتنا تھا کہ گھر کے کام کاج اور انتظامات میں فرق نہ آتا تھا، بلکہ اہتمام تھا کہ تلاوت کے وقت ہاتھ سے کچھ نہ کچھ کام کرتی رہتیں، رمضان کے علاوہ امور خانہ داری کے ساتھ روزانہ کے معمولات یہ تھے۔

درود شریف پانچ ہزار بار، اسم ذات اللہ پانچ ہزار بار، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۱۹۰۰، یا مغنی ۱۱۰۰ بار، لا الہ الا اللہ ۱۲۰۰ بار، یا حی یا قیوم ۲۰۰ بار، حسبی اللہ ونعم الوکیل ۵۰۰ بار،

[1] روض الرياحين: الحكاية التاسعة والسبعون بعدالثلاث مئة، ص ۳۰۴

سبحان اللہ ۲۰۰ بار، الحمد للہ ۲۰۰ بار، لا الہ الا اللہ ۲۰۰ بار، اللہ اکبر ۲۰۰ بار، استغفار ۵۰۰ بار، ”اُفَوِّضُ أَمْرِیْ إِلَی اللّٰہِ“ ۱۰۰ بار، ”حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل“ ۱۰۰ بار، ”رَبِّ إِنِّی مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ“ ۱۰۰ بار، ”رَبِّ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ“ ۱۰۰ بار، ”لَا اِلٰـہَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَکَ إِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ“ ۱۰۰ بار، اس کے علاوہ قرآن مجید کی ایک منزل روزانہ تلاوت کا معمول تھا۔ ❶

❶ مولانا الیاس اور ان کی دینی دعوت: ص ۵۱

مولانا محمد نعمان صاحب کی تالیفات

مولانا محمد نعمان صاحب کے علمی و تحقیقی بیانات، تعارفِ کتب، دروس و محاضرات اور تحریری بیانات جمع کے لئے ان واٹس ایپ نمبرز پر رابطہ کریں۔

0311-2645500 | 0319-1982676